۲ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۲ھ

سر رشتۂ علم و ہنر آفتاب بلند
خراماں شود او بر فلک برند

دبدبۂ آصفی

جلد ۱ نمبر ۶ سنہ ۱۳۱۲ ہجری

اعلیحضرت نظام الملک آصفجاہ میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ
کی تقریب سالگرہ مبارک کی تہنیت مین یہ ماہواری رسالہ
جسمین نظم و نثر کے اخلاقی علمی سوشیل ظریفانہ مضامین درج ہونگے اور جسکے بانی مبانی
عالیجناب راجۂ راجایان مہاراجہ کشن پرشاد بہادر المتخلص بہ شاد پیشکار و وزیر
افواج سرکار عالی تلمیذ حضرت آصف ظل سبحانی ہین حسب الارشاد
مہاراجہ محتشم الیہ بہ نگرانی ٹھاکر پرشاد صاحب شوق

محبوب پریس حیدرآباد دکن علاقہ پیشکاری

سے شائع ہوا

فہرست مضامین دبدبۂ آصفی نمبر ۱۴ (۱)



تم سلامت رہو ہزار برس

ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

جشن سالگرہ حضور شاہ گردون اقتدار

اور

ڈیوڑھی مہاراجہ پیشکار

تمام حیدرآباد نے جشن سالگرہ مبارک کی خوشیان منائین۔ گھر گھر شادیانے بجے۔ ہم کسی ایک امیر کا کسی دوسرے امیر سے مقابلہ نہین کرنا چاہتے۔

لیکن جو صاحب ہمارے سرکار مہاراجہ نامدار کی ڈیوڑھی مین اس تقریب سعید کے موقع فرخ پر شریک ہوے تھے اون کے دلون سے پوچھئے کہ کل شہر کا کارونگ کٹارونگ کٹا انتہا سے زیادہ خوش تھا اور سب کی باچھین کھلی جاتی تھین۔ خصوصاً جس وقت حاضرین جلسہ مہاراجہ بہادر کی بشرے کی طرف دیکھتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ کل دنیا کا حاصل معدن و بحر آج مہاراجہ پیشکار بہادر کی ڈیوڑھی

مبارک دن آگیا۔

پہلے روز حضور وزیر فوج نے دہ پنیطیر اسپیچ دی کہ بابد و شاید۔ اس اسپیچ کے بعد سرکار کے بلند اقبال راجہ چند اپرشاد بہادر نے اسپیچ دی۔ سب دعا مانگتے تھے کہ یا اللہ اس ہونہار صاحبزادے کو صدوسی سال کی عمر عطا کر۔

بعد ازاں پنڈت رتن ناتھہ صاحب سرشار لکھنوی نے عالیجناب راجہ چند اپرشاد بہادر کی اسپیچ کا ادب کے ساتھہ جواب عرض کیا۔ اور چیرز کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

اڈیٹر

اسپیچ مہاراجہ بہادر

ہے سالگرہ حضور پر نور کی آج
وہ جو شاہان دہر کے ہین سرتاج
ہو سالگرہ ایسی قیامت تک شاد
ہو شاہ دکن کا ربع مسکون پہ راج

حضرات۔

اسوقت قلم کی باچھیں کھلی جاتی ہین۔ معشوقان طنّاز کے مزاج کیطرح بل کہا رہا ہے۔ ہر طرف خوشوقتی اور طرب ہے۔ ہر در و دیوار سرشار ہے۔ گلستان دکن پر ابر فرحت چھایا ہے ہوا کے جھونکے ختن اور تاتار کو شرماتے۔ دماغ کو طبلۂ عطّار بناتے ہین۔ بلبل گلون کو لئے ہوئے شاد ہین۔ ہر سمت خوشی کے شادیانے بج رہے ہین شرق سے غرب۔ اور غرب سے شرق تک باد نوروزی چل رہی ہے۔ باد صبا خوشبو دار پنکھا جھل رہی ہے۔ گھر گھر عید ہے واقعی عید ہے۔ آج کی شب ہم لوگون کے لئے کسیطرح شب قدر سے کم نہین۔ یہہ شب ہمارے لئے گویا شب معراج ہے۔ کیونکہ ہمارا ماہ مسرت آج اوج پر ہے۔ خورشید نصف النہار پر یہ شب شرف رکھتی ہے

اور کیون نہو۔ آج خاقان ابن خاقان ابن خاقان اعلیحضرت قدر قدرت ہز ہائنس نواب میر محبوب علیخان آصف جاہ شاہ کجکلاہ قلمرو دکن خلد اللہ ملکہ کی تینتیسوین سالگرہ فرخ ہے ۔

برین مژدہ گر جان فشانم رواست
کہ این مژدہ آسایش جان ماست

یون تو امیرون وزیرون بادشاہون کی سالگرہ مین جشن ہمایون ہوتا ہی ہی - اور ہونا ہی چاہیے۔ مگر یہ سالگرہ کوئی معمولی سالگرہ نہین ہے۔ جو جوش عقیدت رعایاے دکن نے اس موقع پر دلی راسخ الاعتقادی۔ اور سچی اور پکی۔ راسخ الاعتقادی سے ظاہر کیا ہے۔ اوس سے ہر ہی خواہ ریاست ہر خیر اندیش۔ ہر خیر طلب کا کلیجا ہاتھ بھر کا ہو گیا۔ جو نقش مراحم خسروانہ حضور لامع النور کا ہم لوگون کی لوحۂ دل پر مرتسم ہے۔ اوسکا مٹنا محال۔ بلکہ محض محال ہے۔ پھر رعایا جان نثار کرنیکو اپنا فخر و افتخار۔ اور ذریعۂ سعادت دارین نہ سمجھے تو سخت استعجاب کا مقام ہے۔ مگر دل کو دل سے راہ ہے۔ جسطرح رعایاے قلمرو حیدر آباد دکن اپنے بادشاہ جمجاہ کی تہ دل سے خیر طلب ہے۔ اوسی طرح اعلیحضرت حضور نظام بھی اپنی رعایا پر ہر حالت ہر حال اور ہر موقع پر نظر عنایت مبذول رکھتے ہین۔ اس سے بڑھکر خوشی کا موقع

اور کیا ہوسکتا ہے۔ کہ اتنی بڑی ریاست رفیعہ کا ہر فرد لبشر۔ دامے درمے۔ قدمے سخنے۔ اس خوشی مین شریک ہے۔ یہ بات ہر رئیس اور ہر بادشاہ۔ اور ہر والی ملک کو حاصل نہین ہوسکتی۔ اس سے زیادہ خوش نصیبی ریاست اور اہل ریاست کے لئے اور کیا ہوسکتی ہے۔

حیدرآباد فرخندہ بنیاد دنیا کے بہت بڑے غدار بزرگ۔ اور زرخیز شہرون مین ہے اس اتنے بڑے شہر ہند سواد کے ہر فرقہ اور ہر ملت کے لوگ۔ اعلیٰ اور ادنیٰ بڑے اور چھوٹے اس جشن فرخ کی مسرت مین ہمہ تن محو ہوکر۔ دعاگوئے دولت ابد مدت۔ اعلیحضرت ہین۔ اور جسقدر کل رعایا خوش ہے۔ اسیقدر حضور پرنور بھی خوش ہین۔ اللہ تا روز حشر خوش رکھے۔

اب فرمائے۔ ہماری خوشی دہ چند کیون نہ افزون ہو۔ کہ ہمارا بادشاہ ہم سے خوش ہے۔ اور ہم اپنے بادشاہ کے جان نثار خیر خواہ ہین۔ جب ہمارا بادشاہ ہم سے خوش ہے تو اسمین کیا شک ہے کہ ہمارا پروردگار بھی ہم سے خوش ہے۔

کشور دکن کے جتنی کتب تاریخ ہین۔ از آدم تا ایندم۔ اُن سب کے دفتر کھولئے۔ اور ورق اولٹئے تو سب صاحب خود معترف ہونگے۔ کہ آج تک کسی فرمانفرمائے دکن کی سالگرہ کا جشن مبارک

اس دہوم دہام - اور تزک و احتشام اور کر و فر کے ساتھہ نہین منعقد ہوا - عام جوش مسرت ہے -

عیدست ونشاط و طرب و فرخ عام ست

اس جوش مسرت کا کیا سبب ہے - اسکا سبب یہ ہے کہ حضور بندگانعالی خلد اللہ ملکہٗ ہر دل عزیز ہین - رستم نے ہمکو کب شکست دی تھی - کہ ہم اوسکی بہادری کے قایل ہین - نوشیروان نے ہمارے ساتھہ کیا انصاف کیا - کہ نوشیروان عادل - نوشیروان عادل - کہتے کہتے ہماری زبان تہکتی ہے - حاتم طائی نے ہمین کون گنج بخش دیا - کہ ہم اوسکی تعریف مین آجتک رطب اللسان ہین - ہر دلعزیزی - ہر دل عزیزی - جتنے بادشاہ اسوقت دنیا مین ہین - اُن سب مین رعایا انہین پر جان دینے کو تیار ہے - جو ہر دل عزیز ہین اور اون سب مین ہمارے بادشاہ کا درجہ کسی سے کم نہین ہے - ع

ہزار شکر خدا صد ہزار شکر خدا

خدایا برحمت نظر کردہ کہ این سایہ بر خلق گستردہ

واضح ہو کہ - سلاطین تیموریہ - اور بادشاہان نیشاپوری کے عہد مین - اہل ہنود کی رسم کے مطابق جلال الدین اکبر بادشاہ غازی اور شاہ جہان - اور جہانگیر - برابر تلادان کرتے تھے اپنے آپ کو

سیم و زر سے لوٹ لٹتے تھے۔ اور خیرات کرتے تھے۔ یہہ بات
اہل اسلام کے خلاف نہ تھی۔ خیرات ہر آئینہ ہر ملت مین جائز
ہے۔ اور اہل ہنود کی تو رسم ہی ہے۔ ہمارے بادشاہ گو ملاوا
نہین کرتے۔ مگر خیرات کا دروازہ وا رہتا ہے۔ اور خود بہ نفس
نفیس محتاجون کو دست مبارک سے دیتے ہین۔ اس مرتبہ ایک
نئی تاریخی بات ہوئی۔ کہ کل رعایائے حضور نے شرکت کی۔ اور
ایثار و سخا اور جود کی کوئی حد نہین۔ بلے شک۔ لاریب۔ اور بلاشبہ
یہہ جشن فرخ ہر سال ترقی روز بہ کریگا۔ اور جسقدر اس تقریب
سعید سالگرہ اعلیحضرت کو ترقی ہوگی۔ اُسیقدر بادشاہ اور رعایا
کے درمیان مین رابطہ خلوص۔ اور راسخ الاعتقادی بھی ترقی
پائیگا۔ یا اللہ تو ایسا ہی کر اس سے کوئی فرد بشر انکار نہین کرسکتا
کہ یہہ شب یادگار شب ہے۔ حیدرآباد کی کل راتون کی یادگار۔ کل راتون
کی فخر و افتخار۔ کل راتون کی ذریعۂ اعزاز۔ کل راتون کی سرمایۂ ناز۔
کل راتون کی انتخاب۔ کل راتون مین آفتاب ہے۔ روز روشن
اسکے مقابل مین مات ہے۔

آجکی رات۔ باغ دکن کا جوبن بہار پر ہے۔ صیاد و گلچین دونون
باغ باغ ہین۔ ہر کہ و مہ اس مبارک تقریب کی خوشی منانے مین

اسقدر مصروف ہے۔ کہ مارے خوشی کے جامے سے باہر ہے۔ کیا صرف اس ہی باغ فرحت افزا۔ دل کشا مین ایسے مسرت بخش سامان ہین اور رہو رہی ہین۔ ہاہین۔ نہین۔ نہین۔ آجکی شب یگانہ وبیگانہ سب کے گہرون مین شادیانے بج رہے ہین۔ یہانتک نازنینان ماہرو دلربایان پریوش۔ اور خاتونان عصمت کوش۔ پاک نظر۔ جوراز سربستہ کیطرح اپنے گہرون مین راج کررہی ہین وہ بھی اپنے اپنے گہرون مین اس مبارک خوشی کی شادی منارہی ہین۔ اور بڑے زور وشور کی ساتہہ اپنے آقا ولی نعمی اعلیحضرت کے سلامتی کا جام نوش کررہی ہین۔ جن مین نوخیز ہونہار۔ کنوارن اور بیاہی نوجوان کے پتلے پتلے نازک ہونٹ بھی اس جام کے نوش کرنیمین مصروف ہین۔ اور بہت خوشی کے ساتھہ نعرۂ (چیرز) بلند کرلیتے ہین خلاصہ یہ کہ زن وفرزند۔ اطفال وپیران کہن سال اس جلسۂ فرخ کی خوشی مین دلی عقیدت سے سعادت دارین حاصل کررہے ہین۔

الغرض جو عقیدت مندی کا خیال رعایاے ملک دکن کو حضور لامع النور نظام سے ہے وہ اللہ کرے۔ کُل سلطنتونکی رعایا کو اپنے بادشاہ کے ساتہہ ہو۔

آخر مین جناب باری سے دعا ہے کہ یا خدا۔ تو ہمارے حضور جمجاہ

ہمارے خسرو خاقان کلاہ نواب میر محبوب علیخان شاہ دکن کو ابد الآباد
تک سکندر اقبال - اور فایز بمرام رکہہ - آمین ثم آمین - ع
این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد
بالنون والصاد - ۵

رہین تا بروز جزا با مراد پہلین پہولین اور بخت یاور رہے	مرے پیارے آقا حضور نظام بحق محمدؐ علیہ السلام

اسپیچ راجہ چندو پرشاد بہادر

حضرت قیصر جاہی اور حاضرین

قبل اسکے کہ مین یہہ چند سطور پڑہنے کی جرات کرون۔ مجھے یہہ کہدینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ نہ مجھکو اسکا ربط ہے۔ اور نہ عادت لیکن چونکہ اعلیحضرت کی سالگرہ مبارک کی نسبت چند سطور عرض کرنے کو حاضر ہون۔ جنکا نمک ہم نمکخوار پشت ہا پشت سے کہاتے ہین لہذا بادشاہ جمجاہ کا نام نامی میرا پشت و پناہ ہوگا۔

حضور کی بتیس سالگرہین فضل الٰہی سے ہوئین۔ اور اللہ کی عنایت سے آج تیتیسوین سالگرہ ہے۔ خدا کرے ابد الآباد تک ہم خانہ زادان و اور رعایا کو یہہ دن دیکہنا نصیب ہو۔ آمین۔ لیکن جو جوش راسخ الاعتقادی امسال یعنے اب کی سالگرہ مین ہوا ہے۔ وہ کبہی خلف سے سلف تک نہین ہوا تہا۔ گو جشن سالگرہ مین رعایا کا خوشی کرنا کوئی نئی بات نہین ہے۔ مگر جون جون ہمارے بادشاہ کے عدل و انصاف اور رحم گستری کو ترقی ہوتی جاتی ہے۔ اُسقدر رعایا کا جوش

خیر خواہی بھی ترقی پاتا ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ روز بروز یوماً فیوماً رعایائے دکن کو اپنے بادشاہ کی خیر خواہی کا خیال دل مین جاگزین ہوتا جاتا ہے بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ آج ہی حضور لامع النور اعلیحضرت کی بھی سالگرہ ہے۔ اور آج ہی ہمارے مبارک پرچہ دبدبۂ آصفی کی بھی سالگرہ ہے۔ جو شاہ جم جاہ کے نام نامی سے شائع ہوا ہے۔ یہ اس ہونہار بچے کی پہلی سالگرہ ہے۔ ایک بات فدوی سرکار سے عرض کرنا چاہتا ہے اگرچہ چھوٹا منہہ بڑی بات نہو۔ وہ یہہ کہ چونکہ پیر و مرشد برحق خاقان قلمرو دکن خلد اللہ ملکہ و دولتہ کی سالگرہ مبارک چھٹی تاریخ کو ہوتی ہے لہذا۔ میری رائے یہہ ہے۔ کہ دبدبۂ آصفی بھی ہر مہینہ کی چھٹی تاریخ کو نکلا کرے۔

مین یہ بھی دست بستہ عرض پرداز ہون کہ خداوند نعمت حضور بندگانعالی متعالی کی تصویر ہر پرچے کے ساتھہ رہا کرے۔ تاکہ حضور بندگانعالی کی شبیہ مبارک سے نہ صرف اہل دکن بلکہ تمام ہندوستان کی آنکھون کو نور موفور حاصل ہو۔

اب مین اللہ سے دعا مانگتا ہون۔ کہ جب تک شمس و قمر مین نور ہے۔ ہمارے بادشاہ جم جاہ ہر امر مین فائز بمرام رہین۔ مع اولاد و خیر خواہان دولت۔

اسپیچ راجہ چندو پرشاد بہادر

حضرت قیصر جاہی اور حاضرین

قبل اسکے کہ مین یہہ چند سطور پڑہنے کی جرات کرون ۔ مجھے یہہ کہدینا مناسب معلوم ہوتا ہے ۔ کہ نہ مجہکو اسکا ربط ہے ۔ اور نہ عادت لیکن چونکہ اعلیحضرت کی سالگرہ مبارک کی نسبت چند سطور عرض کرنے کو حاضر ہون ۔ جبکا نمک ہم نمکخوار پشت ہا پشت سے کہاتے ہین لہذا بادشاہ جمجاہ کا نام نامی میرا پشت و پناہ ہوگا ۔

حضور کی بتیس سالگرہین فضل الہی سے ہوئین ۔ اور اللہ کی عنایت سے آج تیتیسوین سالگرہ ہے ۔ خدا کرے ابدالآباد تک ہم خانہ زادون اور رعایا کو یہہ دن دیکہنا نصیب ہو ۔ آمین ۔ لیکن جو جوش راسخ الاعتقادی امسال یعنے اب کی سالگرہ مین ہوا ہے ۔ وہ کبہی خلف سے سلف تک نہین ہوا تہا ۔ گو جشن سالگرہ مین رعایا کا خوشی کرنا کوئی نئی بات نہین ہے ۔ مگر جون جون ہمارے بادشاہ کے عدل و انصاف اور رحم گستری کو ترقی ہوتی جاتی ہے ۔ اسیقدر رعایا کا جوش

خیر خواہی بھی ترقی پاتا ہے۔
اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ روز بروز لوگاً فیوماً رعایائے دکن کو اپنی بادشاہ کی خیر خواہی کا خیال دل مین جاگزین ہوتا جاتا ہے بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ آج ہی حضور لامع النور اعلیحضرت کی بھی سالگرہ ہے۔ اور آج ہی ہمارے مبارک پرچہ دبدبۂ آصفی کی بھی سالگرہ ہے۔ جو شاہ جم جاہ کے نام نامی سے شائع ہوا ہے۔ یہ اس ہونہار بچے کی پہلی سالگرہ ہے۔ ایک بات فدوی سرکار سے عرض کرنا چاہتا ہے اگرچہ چھوٹا منہ بڑی بات نہو۔ وہ یہہ کہ چونکہ پیرو مرشد برحق خاقان قلمرو دکن خلد اللہ ملکہ و دولتہ کی سالگرہ مبارک چھٹی تاریخ کو ہوتی ہے لہذا۔ میری رائے یہہ ہے۔ کہ دبدبۂ آصفی بھی ہر مہینہ کی چھٹی تاریخ کو نکلا کرے۔
مین یہ بھی دست بستہ عرض پرداز ہون کہ خداوند نعمت حضور بندگانعالی متعالی کی تصویر ہر پرچے کے ساتھہ رہا کرے۔ تاکہ حضور بندگانعالی کی شبیہ مبارک سے نہ صرف اہل دکن بلکہ تمام ہندوستان کی آنکھون کو نور موفور حاصل ہو۔
اب مین اللہ سے دعا مانگتا ہون۔ کہ جب تک شمس و قمر مین نور ہے۔ ہمارے بادشاہ جم جاہ ہر امر مین فائز المرام رہین۔ مع اولاد و خیر خواہان دولت۔

اور دوسری دعا یہ ہے۔ کہ جو حق خیرسگالی و خیراندیشی حضور لامع النور کا سرکار ادا کرلیتے ہین۔ اوس سے دہ چند بڑھ کر مین رہون۔

اسپیچ سرشار لکھنوی بجواب راجہ چند پرشاد بہادر

راجہ بہادر نامدار اور سامعین ذی وقار۔ مجھے آپکو اس امر کی یقین دلانے اور اس بات کا ثبوت بہم پہونچانے کی کوئی ضرورت نہین کہ مین حیدرآبادی نہین ہون کشمیری الاصل ہون۔ لیکن میرا خدا اور مین۔ کہ جو مسرت آپ سب رعایاے دکن کو اس موقع تقریب سالگرہ مبارک شاہ جم جاہ دکن پر ہی وہی مسرت مجھہ پردیسی کو ہی۔ مین جانتا ہون یا میرا دل جانتا ہی۔ ع

دل من داند و من دانم و داند دل من۔

مین ساڑے تین برس سی آپ کے ملک مین یہان مقیم ہون مین غور سے دیکھتا آتا ہون۔ کہ جو جوش خیر سگالی گورنمنٹ حضور نظام کی ساتھہ روز افزون ترقی کرتا جاتا ہی۔ یہ اعلیحضرت قدر قدرت خلد اللہ کے اقبال اور رعایا کی نمک حلالی کا نتیجہ احسن ہے۔

راجہ بہادر یہ بات آپ نے خوب پیدا کی کہ آج ہی ہمارے

اعلیٰ حضرت کی بھی مبارک سالگرہ ہے۔ اور آج ہی ہماری پرچہ دبدبۂ آصفی کی بھی سالگرہ ہے جو شاہ جمجاہ کے نام نامی سے شایع ہوا ہے۔

یہ تو ظاہر ہے۔ کہ رعایا کو بادشاہ سے دلی ہمدردی ہوتی ہے۔ اور ہونی چاہئے۔ رعایا مثل بچون کی۔ اور بادشاہ وقت مثل پدر شفیق کی ہے۔ مگر یہان ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جسقدر خیال راسخ الاعتقادی و عقیدت مندی یہان کی رعایا کی دلونمین جاگزین ہے۔ اسقدر اور ملکون کی رعایا کو کیون نہین ہے اسکے دو سبب ہین۔

ایک یہ کہ رعایا آسودہ ہے۔ اور اپنے بادشاہ جم جاہ کی عہد دولت مین چین سے بسر کرتی ہے۔ ع

بے غم وز دلے غم کالا

دوسرا سبب یہ ہے کہ انکا رحم دل اور منصف مزاج اور بے تعصب فرمان فرما انکے آرام و آسایش و بہبود بہت مدنظر رکھتا ہے۔

عدالت کا دروازہ کہلا ہوا ہے۔ انصاف کرنیکی تاکید اکید ہے۔ غیر منصف۔ اور راشی۔ اور بیرحم اہلکار اپنے کیفر کردار کو پہونچتے ہین۔ عدالت کے ساتھہ سیاست بہی ہے۔ سر رشتہ تعلیم کو بہت

کچھہ ترقی ہو رہی ہے - حقدار حق پلتے ہین - ہندو مسلمان شیعون سنیون مین کبھی جھگڑا نہین ہوتا ہی - عیسی بدین خود -
موسی بدین خود
اسکا یہ سبب ہی - کہ حضور بندگانعالی مسلک صلح کل کے سالک ہین - میر محبوب علی خان بہادر سچے ہین - سنت و جماعت ہین مگر حضور نظام شاہ جگلاہ دکن کو ہندو مسلمان شیعہ سنی سی کوئی بحث نہین ہے - حضور کا جو کچھہ عقیدۂ مذہبی ہے - وہ حضور کی ذات تک محدود ہی - رعایا سے کوئی سروکار نہین - یہ بادشاہونکا خاص جوہر ہی - اور ہونا چاہئے حضور بندگان عالی نے اعلی درجہ کا فن شاعری حاصل کر کے اپنی شمشیر قابلیت خداداد کی جوہر دکھادئی - اور یہ تو تمام جہان پر روشن ہی - کہ حضور بندگانعالی فن سپاہگری مین یکتا ہین - اپنی آپ ہی نظیر ہین - اللهم زد فزد ہی - ع
جرات لازم ہی بادشاہی کیلئے
پولٹیکل امور مین ایسا دماغ پایا ہی - کہ آپکی لیاقت کی قسم کہانا چاہئے - بات کی تہ کو اسقدر جلد پہونچ جاتی ہین - کہ معلوم ہوتا ہے - گویا دس بیس برس سی اس مسئلہ پر غور کر رہی تھے - جس بادشاہ مین اتنے صفات حمیدہ و برگزیدہ ہون - اسپر رعایا جان کیون نہ دے

دلی خوشی اور پورا جوش خیر خواہی اسبات پر دال ہی - کہ رعایا انتہا سے زیادہ خیر سگال ہے - آج وہ مبارک دن ہے کہ حیدرآباد مین گھر گھر خوشی کر شادیانے بج رہی ہین -

بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہم جس رئیس گردون مدار کی ڈیوڑہی مین بیٹھے اسپیچین دیرہے اور سن رہی ہین عمدہ کھانے اور فواکہ کھا رہی ہین - محفل رقص وسرود کا لطف اٹھا رہے ہین - اُس سے بڑھ کر خیر خواہ ریاست رفیعہ اور کوئی نہین ہی اگر کوئی ہے بھی تو مہاراجہ پیشکار بہادر وزیر افواج دام اقبالہ سے بڑہکر نہین ہوگا - اس موقع پر جو خیرات ہماری سرکار نے کی - اور توڑون کے منہہ کہولدئے قریب قریب اسیطرح یادگار رہیگا - جسطرح فرخ روز جشن سالگرہ حضور دام اقبالہم یاد رہیگا - چہوٹے سرکار آپکا یہ نادر فقرہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے - جنکا نمک ہم پشتہا سے کھاتے ہین وہ بادشاہ جم جاہ سپہر البسطت وپناہ ہوگا -

اب زیادہ طول دینے کی ضرورت نہین ہے - کہ ہمارے سرکار ابد قرار اپنی نادر اسپیچ مین شرح وبسط کے ساتھ کُل ضروری امور فرما چکے ہین حق تعالے حضور جمجاہ خاقان کلاہ خلد اللہ ملکہ

مع خیر خواہان ریاست ابد الآباد تک قائم رکھے - آمین -
اسپیچین تو ہو چکین اب سب صاحب آئینہ خانہ مبارک مین
تشریف لیچلین اور لطف چراغان دیکھین - لولیان شوخ و شنگ
رشک مہ و نشان فرنگ - پریرو و پری خو و پریزاد غیرت
حسینان خلخ و نوشاد کی حسن و جمال کے نظارہ سے آنکھون کو نور بخشین
اور گوش دل نغمہ باریدی سے سرور حاصل کرین - فقط

رسم سالگرہ کی تاریخ

یہ رسم ایک قدیم زمانہ سے چلی آتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس رسم کی بنیاد آغاز مین مذہبی خیالات پر قائم ہوئی اور اسکا اثر مذہبی حیثیت سی ایک قوم سے دوسری قوم مین منتقل ہوتا رہا۔

سب سی پہلے اس رسم کی تاریخ جم کے وقت مین معلوم ہوتی ہے کیانیون مین اسکے متعلق تین روایتین مشہور ہین۔

اول یہ کہ اللہ تعالی نے جس روز دنیا کو پیدا کیا۔ ان مین وہ دن متبرک خیال کیا جاتا تھا۔ اور اس روز وہ عید کیا کرتے تھے طرح طرح کے نیا دیا نے بجاتے اور خوشیان مناتے تھے۔

دوسری روایت یہ ہے کہ جس روز حضرت آدم علیہ السلام کو خدا نے پیدا کیا۔ وہ اپنے دادا کے پیدایشی دن کی بزرگی مانتے اور عید کرتے تھے

تیسری روایت یہ ہے کہ جم دنیا کی سیر کو چلا۔ جب آذربائجان

مین پہونچا تو مرصع تخت پر زرین تاج سر پر رکھکر ایک میدان مین بیٹھا۔ آفتاب غروب ہو رہا تھا۔ اسکی شعاعین اُسکے تاج پر پڑین تو معلوم ہوا کہ ایک دوسرا آفتاب نکل آیا۔ اور چونکہ زبان پہلوی مین کرن کو شید کہتے ہین اسلیے جم کے نام پر اس لفظ کو بڑہا دیا۔ اور وہ جم سے جمشید ہو گیا اور اس روز کی تعظیم ہونے لگی۔

اہل فنیشیا مین بھی یہ رسم قدیم زمانہ سے چلے آتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ ایکال۔ بادشاہ صُور کے وقت مین جو سنہ قبل حضرت مسیح و حضرت داود علیہما السلام کا ہمعصر تھا یہ رسم جاری تھی۔

ملکہ ڈائیڈو صور سے اپنے بھائی پگمیلین کی ظلم سے بھاگ کے افریقہ چلی گئی اور سلطنت کارتیج کی بنیاد ڈالی۔ یہ رسم ملکہ موصوفہ کے ساتھہ صور سے افریقہ مین منتقل ہوئی ہوگی۔ اور چونکہ یونانیون نے بھی پہلے پہل فنیشیا والون سے کسب کمالات کیا اور تہذیب سیکھی ۔۔۔ اور انکے مذہب پر بھی اہل فنیشیا کا اثر پڑا تھا اسلئے یقین ہے کہ مذہبی رسوم کے ساتھہ دیوتاؤن اور بزرگون کی سالگرہ کی رسم بھی انہین سے سیکھی ہوگی اہل فنیشیا بعض دیوتاؤن کی یاد مین سالانہ جلسہ کیا کرتے تھے اور عید مناتے تھے۔ یونانیون نے نئے دیوتاؤن کی پرستش شروع کی مگر سالانہ جلسہ اور جشن کی ترتیب ویسی ہی معلوم ہوتی ہے جیسی اہل فنیشیا مین تھی

ابرین قوم مین اس رسم نے ایک ایسا پختہ مذہبی رنگ پکڑا تھا کہ رفتہ رفتہ ہرمنی وزیشتی کی سال گرہ گویا ایک مذہبی لوازمات سے ہوگئی - ممکن ہے کہ اوہنون نے اپنے ایرانی بہائیون سے اس رسم کو اخذ کیا ہو - مگر اسکی کوئی صریح دلیل معلوم نہین ہوتی -

رومانیون مین یہ رسم یونان کیطرف سے آئی ہوئی معلوم ہوتی ہے جولین شہنشاہ روم کے زمانہ مین یہ رسم نہایت دہوم سے ہوا کرتی تھی لوگ عمدہ کپڑے پہنتے تھے - جلوس نکالتے - آپس مین ملتے - ایک دوسرے کو تحفے دیتے تھے - اوراس خوشی مین تمام ممالک محروسہ مین تعطیل ہوتی تھی -

عیسائیون مین بھی یہ رسم مذہبی حیثیت سے شروع ہوئی - اور ۲۵ دسمبر کو جو حضرت عیسٰے علیہ السلام کی پیدایش کا دن ہے خوشی مناتے ہین - اس رسم کو پوپ ٹیلیس فورس نے ۱۳۰ع مین جاری کیا -

عربون مین اس رسم کا اثر معلوم نہین ہوتا - اور بنی امیہ اور بنی عباس دونون کے زمانہ مین اس رسم کا پتا کہین صریح طور پر نہین معلوم ہوتا - مگر ساتوین صدی ہجری مین جنگ صلیبی کے وقت معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیون کے میل جول سے جو دو صدیون تک عرض مقدس مین رہا مسلمانون نے اس رسم کو اخذ کیا ہو تو تعجب

نہین ہے - مگر مذہبی حیثیت سے یہ رسم ایک زمانہ قدیم سے مسلمانون
مین بھی جاری ہوگئی تھی - اور مجلس میلاد شریف کے جلسے اور ولی اللہ
اور بزرگان دین کا پیدایش کے دن کی تعظیم مسلمانون مین بہت اگلے
وقت سے چلی آتی ہے -

مغلون نے اس رسم کو تاتاری ترکون سے لیا - اور خاندان
چغتائیہ پر ہندون کا بہت زور اثر ہوا - خاندان چغتائیہ مین اس
رسم کے ادا کرنیکی اسقدر دہوم ہوتی تھی کہ غیر ممالک کے سیاح اور
سفرا کی آنکھین خیرہ ہو جاتی تھین - مغلون مین جشن کیوقت بڑا اسامان
ہوتا تھا - امرار دربار اپنی نشست کی جگہ کو نہایت اہتمام سے آراستہ
کرتے اور خود پادشاہ سلامت دربار مین جلوہ افروز ہوتے تھے
ہر طرح کا سامان عیش جمع کیا جاتا تھا - اور دور دور سے رجواڑے
اور صوبہ وار اس جلسہ مین شریک ہونے کو حاضر دربار ہوتی
ہور نذر پیش کرکے بادشاہ کی خوشنودی حاصل کرتی تھی - اطلس کی
بکری اس کثرت سے ہوتی تھی کہ تجار چند ہی روز مین بڑا نفع حاصل
کرلیتے تھے - اور دربار کے مکان کی دیوارین اطلس سے منڈھی
ہوتی تھین -

اس روز تلادان کی رسم بھی ادا کیجاتی تھی - بادشاہ اور بڑے بڑے

امرا بڑے بڑے ترازو مین بیٹھتے اور سونا چاندی اور قیمتی پتھر باٹ کی جگہہ استعمال کئے جاتے اور یہ سارا مال فقرا اور غربا پر صدقہ کیا جاتا۔

امرا کی عورتین محل مین دوکانین لگاتین۔ اور شاہزادیان خریدنے کو آیا کرتی تہین۔ سب سے بڑی بات اس خرید وفروخت مین یہ ہوتی تھی کہ قیمت طے کرنیمین شاہزادیان اور یہ دوکان والیان ایک ایک پیسہ کیلئے جھگڑے کرتی اور ایک دوسرے پر آوازے کستی تہین۔ کوئی کہتی تھی کہین اور جاکر خرید لیجئے۔ آپ ان چیزون کی کیا قدر جانین۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی عمر ترکاری خریدنے مین صرف ہوئی ہے۔ دوسری جواب دیتی کہ یہ بیگم صاحبہ تو بڑی گران فروش ہین۔ دوسری دوکان مین چلو جہان سستے دامون چیزین بلسکین۔ مگر جب قیمت طے ہوجاتی تو روپیون کی جگہہ اشرفیان دیجاتی تہین۔ اس رسم کا اختتام ہاتھیون کی لڑائی پر ہوتا تھا۔ دو مست ہاتھی آپس مین لڑائے جاتے تھے۔ اور اس تماشہ کیلئے بڑا اہتمام کیا جاتا تھا۔

وہ رسمین جنمین مذہبی اثر تھا باقی رہگئین۔ مگر زوال دولت کی ساتھہ یہ رسم بھی ہندوستان سے گویا مفقود ہوگئی۔ اب پھر یہ یورب کے طرف سے یوروپین لباس مین آئی ہے۔

یورپ مین اس رسم کا ایسا رواج ہوا کہ صرف سلاطین کی سالگرہ نہین بلکہ بڑے بڑے نامور آدمیونکی چاہے وہ کسی صیغہ کا ہو سالگرہ ہوا کرتی ہے۔ اور صرف آدمیون پر منحصر نہین بلکہ ہر مبارک اور مفید کام کی سالگرہ ہوتی ہے۔ رفاہ عام کے جلسے۔ مفید عام کام۔ یہانتک کہ بڑی بڑے فتوحات کی بھی سالگرہ ہوتی اور خوشی منائی جاتی ہے۔

کشن پرشاد عفی عنہ

قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ

روح یک ایسی چیز ہے کہ ہر بنی نوع انسان اوسکا محتاج ہے اور بغیر اوسکے وجود ہر ذی[1] روح کا معدوم۔ آوسکی پیدائش کیونکر ہوتی ہے اور اصل مادہ اسکا کیا ہے اسمین بہت اختلاف ہے۔ اگرچہ اکثر حکما و اطبا اسبات پر متفق ہین (کہ روح اک جسم لطیف بخاری ہے جو لطافت اخلاط محمودہ سے بر سبیل بخار جوف الیسر قلب مین پیدا ہوتی ہے اسپر دلیل یہ لاتے ہین کہ غذا کہانے سے (جو مادہ تولید اخلاط ہے) روح باقی رہتی اور اوسکو قوت حاصل ہوتی ہے اور نہ کھانے سے فانی و زایل ہو جاتی ہے۔ مگر یہ قول بھی صحیح معلوم نہین ہوتا قول مذکور

[1] ذی روح کا لفظ اسلیے لکھا گیا کہ حکما اور فلاسفرونکی راے ہے سواے اشرف المخلوقات کے اور کسی مین روح نہین ہے۔ جنمین ضاحکہ اور ناطقہ نہین وہ ذی روح نہین۔

اڈیٹر

سے پایا جاتا ہے کہ پیدایش روح پیدایش قوی[1] و اعضا پر موقوف ہی حالانکہ سب کا اتفاق ہے کہ وجود قوی کا ارواح سے ہے پس اسصورت مین دور لازم آیا اور یہ محال ہے۔ اور نیز اگر روح کو جسم بخاری کہین تو عمل و فائدہ و نفوذ اوسکا تمام بدن مین غیر منتظم اور مثل دوسرے ابخرات کے اوسکا بھی حال ہوتا یعنے یا تو اعضا حارہ مین ہوتی یا بر وقت غلبۂ حرارت بالکل تحلیل ہو جاتی اور کبھی اعضا باردہ مین ہوتی یا بر وقت غلبۂ برودت کے غلیظ اور منجمد ہو جاتی۔ ماورا اسکے اگر کوئی سوء مزاج حصوصاً بارد قلب پر غالب آئے تو (بوجہ عاجز ہونے قلب کے تبخیر و تلطیف سے[2]) دفعتاً پیدایش مین جمیع ارواح کے نقصان و فتور واقع ہوتا اور اس فتور کے وجہ سے تمامی افعال مین نقصان و فتور لازم آتا۔ حالانکہ کسی سوء مزاج قلب مین حتیٰ افعال طبعیہ مین فتور نہین ہوتا بلکہ بحال خود

ف۱ تعریف مین روح کے یہ بتلایا گیا کہ تولید روح کی بخارات لطیف اخلاط محمودہ سے ہے اور حال یہ کہ پیدایش اخلاط کی غذا سے ہے اور یہ استحالہ بدون اسکی قواتی ارلعبہ معدہ و جگر وغیرہ اعضا اپنا پورا نہ کرین کم پس اسصورت مین روح کے پیدایش کیلئے قوی و اعضا کی احتیاج ضروری ہی اور از روئے اتفاق جمہور وجود قوی کو ارواح کا وجود ضروری ہی۔ اسلئے دور لازم آیا وہذا محال۔

ف۲ غلبہ برودت عارضی ہے جب حرارت اصلی قلب مغلوب ہو جائیگی تو بالضرور تلطیف و تبخیر و تولید روح کیلئے قلب عاجز رہیگا۔

رہتی ہین۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ روح جسم بخاری نہین۔ جب جسم بخاری نہین ہے تو یہ کہین کہ جسم ہوائی ہے کیونکہ حکما متقدمین متفق ہین کہ روح ایک جسم ہوائی ہے جو ہوائے مستنشقہ طبقہ غیر بسیط سے پیدا ہوتی ہے۔ اوسپر دلیل یہ لاتے ہین کہ تنفس سے روح کو قوت ہوتی ہے اور عدم تنفس سے ضعیف اور فانی ہو جاتی ہے اور جب کسی کو غشی ہوئی ہو اوسکے منہہ پر پانی کے چھینٹے دینے سے (اس وجہ کہ یہ عمل استنشاقی مادہ روح کو جو ہوا ہے تنبہ کرتا ہے) ہوش آجاتا ہے اور ڈوبا ہوا آدمی بوجہ عدم استنشاق ہوا کے مرجاتا ہے۔ لیکن یہ تعریف بھی صادق نہین آتی اسواسطے کہ عدم تنفس سے ضعف وفانی ہونا روح کا یا عدم استنشاق ہوا سے غریق کا مرجانا مادۂ روح کے نہ پہونچنے کی وجہ سے نہین بلکہ فنا ہونا اوسکا یا غریق کا مرجانا بسبب احتراق واختناق روح کے ہے اور نیز ہوا جسم عنصری و بسیط ہے اور بسیط کا جزو مرکب ہونا یعنے بدن مین روح ہو جانا غیر ممکن ہے علاوہ بر ان روح اگر استنشاق ہوا سے پیدا ہوتی تو بقاء حیات کے لئے غذا کہانے کے بغیر صرف ہوا کا استنشاق کافی تھا اور انسان کو غذا کہانے کی کوئی ضرورت نہ تھی پس اسصورت مین روح کو جسم ہوائی بھی نہین کہہ سکتے (ویسئلونک عن الروح۔ قل الروح من امر ربی ـــ) بہت صحیح اور بجا ہے اسکے سوا سب اقوال لقول

مولانا سه پائے استدلالیان چوبین بود ٭ پائے چوبین سخت بے تمکین بود ٭ محض عقلی استدلال موجب ضلال ہے۔ فقط باقی آئندہ۔

ابو شفا (حکیم) رکن الدین احمد عفی عنہ

مختصر حالات ملکہ وکٹوریہ

سنہ ۱۸۷۸ء مین ملکہ نے عدن[1] اور سوئیز کو اپنے نگرانی مین کر کے اس مین تار برقی جاری کر دی ــــ ملکہ نے اپنے سلطنت کے اضافہ مین جزایر سائپرس[2] شامل فرمایا ملکہ کے چند اور سیاح اور لایق مشیر ون

[1] عدن پہلے سلطنت ترکی کا فری سرحدی مقام تھا جو کناری بحر عرب پر واقع ہی - ملکہ معظمہ کو جانیوالی مسافرون کو عدن خوب ہی یاد پڑتا ہو گا - آبادی ۱۰۰ ہزار برطانیہ کا ٹپہ خانہ ہے - اسی کو بازو بحر احمر کے دہانہ پر جزیرہ پیرم ملکہ کی قبضہ و اقتدار مین ہی نہر سوئیز - بحر احمر کی پوری طول شمالی پر واقع ہی - یہ نہر پہلے خدیو مصر کی قبضہ مین تھی اور اب اسمین بلحاظ عہد نامہ یوریپ کی کل تجارتی بار برداری کی جہازات آتے ہین - توفیق پادشاہ اسمٰعیل بادشاہ اسی نہر کے بدولت انگلنڈ کی قرضدار ہو گئے اس نہر کو ایک فرانسی انجنیر نہایت ہی لیاقت سی کاٹ کر بنایا ہی اور بحر مدیٹرنین اور بحر احمر سے ملایا ہے -

نوٹ دوم بر صفحہ دیگر

سلنے دریائے سفر مین اسٹریلیتا[۶] - دریافت کرکے مملکت برطانیہ مین شامل
کرادیا - اور پادری صاحبون سلنے افریقہ مین قدم رنجہ فرماکر اور بہت سارا
روپیہ خسرچ کرکے مہذب پیرایہ مین -

[۵] یہ جزیرہ مڈیٹرن مین کے مشرقی حصہ یعنے لیونٹ مین واقع ہے - اور دولت علیہ
عثمانیہ کے علاقہ کا تھا -

[۶] اسٹریلیتا کی لفظی معنی جنوبی ایشیا ہے یہ ملک کئی جزایر سے ملاکر ایک بنایا گیا - مگر
یہ تینون حصون مین منقسم کرکے اُن کے نام باعتبار حصص - اسٹریلیا - ٹاسمینا - نیوزیلینڈ
رکھی گئی ہین - اسٹریلیا کے معنی صدر لینڈ (جنوبی زمین ہی) یہ دنیا مین عظیم جزیرہ ہی - اور
بعض مورخ اسکو اقلیم بتاتے ہین - طولاً ۲۵۰۰ میل اور عرضاً ۲۰۰۰ میل ہی - ڈچ
کی سیاحون سلنے پہلے ۱۶۰۶ء مین دریافت کیا ہتا اور نیوزیلینڈ اسوقت کہتی تھے -
بسبب خط استوا کی نزدیک ہوسلنے کے یہ ملک گرمی اور شباہت مین پورا حبش کا نمونہ
ہے - شمالی آدھا حصہ اس ملک کا منطقہ حارہ مین ہے - ۱۸۵۱ء مین طلائی معدنیات
کی تحقیقات ملکہ سلنے فرمائی - طلائی معدنیات جسقدر ان جزایر مین ہین کہین روی زمین
پر اسقدر نہین ہین - چاندی - تانبا - ٹن - کوئلہ - کے کانین بہی ہین - محاصل معدنیات
۶ کرور سالانہ اب ہے - کانگروا ایک عجیب جانور اس جزیرہ مین پیدا ہوتا ہے - آبادی
۳۰ لاکھ ہے -

محمد رفیع الدین رفعت وکیل

شوق کی ہی صدق دل سے یہ دعا
ایسی تقریریں ہون لاکھون الخدا

آمین۔ لوگ آمین پر ختم کلام کرتے ہین ہم نے آمین ہی سے پہلی بسم اللہ شروع کی۔ آمین کے معنی۔ یا خدا تو ایسا ہی کر۔ مین کہتا ہونکہ یا خدا تو اس سے بڑھکر دعا قبول کر میرا دل گواہی دیتا ہی اور مثل میرے میرا دل کبھی جھوٹی گواہی نہین دیتا)۔ کہ دعا قبل میرے مضمون لکھنے کے قبول ہو گئی۔ صد شکر خدا لم ولد ولم یولد۔ یا خدا تو مجھہ بندہ ناچیز کی سن لی۔

حضرات۔ مین جب سے پیدا ہوا اور میری پیدایش کو کم زمانہ نہین گذرا تب سے مین نے کبھی اسقدر خوشی کا دن نہین دیکھا اور مجھے پورا یقین ہی کہ خلف تک میرے اسلاف حضور لامع النور کی بدولت ایسے ہی دن دیکھین اور دکن مین ایسی ہی خوشیان ہمیشہ رہین۔

حضور خلد اللہ ملکہٗ نے جو اسپیچ زبان فیض ترجمان سے
فرمائے اسکا ایک فقرہ ایسا ہے کہ۔ جب تک میری رگ جان
مثل قلم متحرک رہے اور میری دوات تن مین سرخی خون باقی
رہے مین تمہاری ہر قسم کی ترقی و بہبودی کے کامون مین ہمہ
تن مصروف رہونگا۔ بیت

ز مشکلات طریقت عنان متاب ای دل — کہ مرد راہ نیندیشد از نشیب و فراز

اگر ہر بن موسے رعایا اس فقرے پر اپنے آپ کو نچھاور کرے تو
می زیبد۔ عین سعادت ہے۔ بیت

اگر ہر موئے من گردد زبانے — ز لطفت دانم بہر یک داستانے

قاعدہ عام ہے کہ کوئی رعایا اُسوقت تک بادشاہ پر سے جان نثار
کرنے کو آمادہ نہین ہوتی جب تک اسکو یہ یقین نہوتا کہ ہمارا بادشاہ
ہمارے گاڑہے وقت ہمارے آڑے آئیگا اور زیردست کو زبردست
سے بچائے گا مظلوم کا دست تعدی ظالم پر دراز نہونے دیگا۔
اب اس سے اپنی آپ نتیجہ نکال لیجئے۔ کہ یہان کی رعایا کا حضور والا
کی نسبت کیا خیال ہے۔ فدوی کی تو رائے ہے کہ گلستان
سعدی بھر مین حضور نے یہ شعر منتخب کرلیا ہے۔ بیت

رعیت چو بیخ است سلطان درخت — درخت اے پسر باشد از بیخ سخت

یہ شعر بھی اعلیٰ حضرت کو حفظ ہی۔ بیت

رعایت دریغ از رعیت مدار

مُرادِ دلِ دادخواہان برار

خدا حضور کو کروروں برس کی عمر عطا کرے۔

ٹھاکر پرشاد شوق مہتمم رسالہ دبدبۂ آصفی

حضرات

۱۔ مضامین جلد نہ آنے سے ترتیب مین ذرا وقت ہوتی ہے صاحبان نامہ نگار اسکا خیال رکھین کہ مضمون ایسے وقت پہونچ جائین کہ ہمکو تقدیم و تاخیر کا موقع ملے ۔

۲۔ اگر کسی نمبر کا رسالہ وقت پر کسی صاحب کے پاس نہ پہونچے تو ہمکو اطلاع دین ۔

اڈیٹر

مایوس مریضون کو مژدہ

یہ ادویہ شرطاً حصول صحت بادا ے نقد قیمت یا بذریعہ ویلیو پی ایبل پارسل

دار الشفا و کٹری یونانی ڈاکٹر حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما میونسپل کمشنر لاہور سے طلب کرو

شربت مقوی اعصاب

جو لوگ عیاشی و کثرت مباشرت وطفولیت کی بدعنوانیون سے اپنے رگون کے تباہ کر کے مثانہ دل ودماغ معدہ کو بگاڑ چکے ہین اسکو پیکر رقت کمزوری سستی کو دور کر کے بوڑھے جوان اور جوان نوجوان ہو جاتے ہین اس سے بہتر کوئی مقوی دوائی نہین ہے قیمت فی بوتل (للعہ)

طلاع نادر

اسکی مالش سے جبین کی بدکاریون کے نقص دور ہو کر نئے سرے سے طاقت پیدا ہوتی ہے یہ مقامی علاج ہے قیمت فی تولہ (للعہ)

حب آتشک

اگر کوئی بیسی بلا منہ دکھی و دست مرض دور ہو کر پھر عمر بھر کوئی تکلیف نہین پہونچا چہرہ کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے دوائی دو ہفتہ کے لیے (للعہ)

جریان الرحم کی دوا

جب کوئی عورت دائم المرض رنگ زرد گوناگون شکایت مین مبتلا ہو دو ہفتے کی خوراک اور رکھنی کی دوا کی قیمت دو روپیہ

بخار دنگی حکمی علاج

۴ رتی گردیے مینے دسینہ اگر بخار دور

در دسر در دکمر وغیرہ کا فور ۲ تولہ عصہ

دردسر کی دوا

دردسر جلد دور ہو - (عصہ)

سوزاک نو و قرحہ

۲۶ گھنٹہ مین ریم جلن وغیرہ دکھ درد ہو جسم مین طاقت دل مین ٹھنڈک پیدا ہوتی ہے صندل ہڈی وغیرہ سے جو درد کمر ضعف وغیرہ ہوتا ہے وہ اس دوا سے نہین ہوتا (صہ)

روغن اعجاز

زخم کیسا خراب ہو اسکے لگانے سے بہ ہوگا کہنہ دنون مین بھر جاتا ہے ناسور بھگندر بواسیر - کان کا بہنا - درد کیڑے بدبو دور ہو جاتا ہے پھوڑا نکلتے ہی بیٹھ جاتا ہے قیمت دو تولہ (عماں)

ہیر آئیل

دلربا خوشبو کی علاوہ بال سیاہ کو سفید نہین ہونے دیتا - نزلہ - زکام - ریزش - ضعف بصر - ضعف دماغ کو دور کرتا ہے اسکے لگانے سے تحریک نزلہ بند ہو جاتا ہے فی شیشی (سے)

حب دافع جریان

رقت - سرعت - درد کمر - دردسر وغیرہ دور ہو جاتا ہے - دو ہفتہ (عصہ)

خارش کی دوا

کھجلی خشک ہو یا تر اسکی مالش سے دو روز مین آرام دو تولہ (عصہ)

پلیگ یعنی طاعون

اس مہلک مرض سے بچنے کی لئے ایک عرق ہمنے تجربہ کیا ہے جسکے سوا مریض تندرست اور تندرستی مین گر پینے والے مریض نہین ہوتے فی شیشی (عصہ)

سرمہ ممیرا - کراماتی

اسکے لگانے سے آنکھین روشن ہو جاتی ہین دھند جالا خارش - پانی جانا پھولا ضعف بصارت دور ہو جاتا ہے - موتیا نہین اترتا فی تولہ (عماں)

جوہر عشبہ

مصفی خون درجہ اول ہے آتشک و سوزاک کے بعد درد مفاصل چہرہ پر سیاہی پھوڑے پھنسیان خارش وغیرہ دور ہو کر سرخ خون پیدا کرتا ہے قیمت - (سے)

سنون مستحکم دندان

ہلتے دانت مضبوط ہو جاتے ہین بدبو میل دور ہو کر موتی کی طرح چمکنے لگتے ہین گوشت خورہ اور مسوڑوں کی خرابی دور رہنا گوشت پیدا ہو جاتا ہے تولہ (عصہ)

حب بواسیر

خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی مسون کا درد بیٹھ کا فرد فرسب موقوف ہو جاتا ہے دو ہفتہ کی قیمت دو روپیہ - (عماں)

حب دافع طحال

پیٹ کی سختی دکھی اشتہا - کمزوری

وغیرہ سب دور ہو جاتے ہین ﴿عسہ﴾

حب قائم مقام افیون

افیون و چانڈو بلا تکلیف چھوٹ جاتا ہی
فی تولہ ﴿ صہ ﴾

رعنا

یہ دوا لاجواب سے ہی کہ چہرہ کی کیل
مہاسے - چھائیان - کلف بدنما داغ
اور سیاہی کو دور کر کے چہرہ کو خوبصورت
جلد کو نرم بنا دیتا ہی قیمت ایک چھٹانک ﴿عہ﴾

حب دائمی قبض

ایک گولی کی کھانیسے ایک اجابت کھلکر آجاتی
ہی جس سے پیٹ ہلکا ہو جاتا ہی - درد سر
دوران سر - پیٹ کا گولہ - دل کا دھڑکنا
سستی قراقر - یرقان وغیرہ دور ہو جاتا
ہے - دو درجن ﴿ عـہ ﴾

حب ذیابطیس

بار بار پیشاب کا آنا اور شکر کا پیدا ہونا رک
جاتا ہی لاغری اور کمی باہ وغیرہ کی خرابیان
دور فی تولہ ﴿ عـہ ﴾

ملذذ

حالل معمول پر قادر و قابض ہو سکتا ہی
عورت فریفتہ و مفتون ہو جاتی ہی اور
فریقین کو جو حظ آتا ہی وہ قابل بیان نہین
فی تولہ ﴿ عـہ ﴾

پاکدامن

قاطع جوش شہوت بوڑہی خاوند
نوجوان بی بی کیلئے یا بیوہ عورت کی عصمت
قائم رکھنے کیلئے آزمایش کرین
فی تولہ ﴿ عـہ ﴾

حرز جان

بقاء قوت انسانی کی قوتوں کی قوانین سے
لوگ ناواقف نظر آتے حالانکہ سب اسکی
حاجتمند ہین اگر آپ قوت باہ کو قائم رکھنا
چاہتے ہین اور اولاد خوبصورت خوب سیرت
خاندان کی عادات و شہرہ آبائی پر پیدا
کرنا مقصود ہے تو اسکو مطالعہ کیجئے -
حجم ۸۰ صفحہ ﴿ سہ ﴾

حلل المشکلات

یہ کتاب بیکارون کو نوکری بیمار و تنگو
راحت لاغرونکو تنومندی تعلیم یافتہ خبر آئ
کی دلی بہدونکا فوٹو آج کل کی زمانہ کا غالب
اپنے اور دوسرون کی دل کی بہید بتلا
تبلاتی ہی - اور آپ کسطرح تندرست رہ سکتے ہون -

تمام درخواستین ڈاکٹر حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء میونسپل کمشنر و اڈیٹر
حافظ صحت لاہور موچی دروازہ اعوان منزل -

نوٹس

یہ رسالہ ہر مہینے کی پہلی تاریخ ماہ ہلالی کو شایع ہوگا کل حقوق بحق پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار لکھنوی محفوظ ہین اسکا منافع عالیجناب مہاراجہ پیشکار صاحب بہادر نے پنڈت سرشار صاحب کو بطیب خاطر عطا فرمایا اور پنڈت صاحب نے قیمت سالانہ حسب ذیل قرار دی -

۱- امراے عظام سے . . . . عـہ

۲- پبلک سے . . . . ے؍

۳- باہر والون سے اسکے علاوہ محصول ڈاک

ف ۱- جو صاحب سب سے اعلی مضمون یا ترجمہ روانہ فرمائنگے انکو ایک اشرفی پیش کیجائیگی

ف ۲- ناپسند مضمون نہ طبع ہوگا نہ واپس -

اطلاع - مضامین اور قیمت و درخواست خریداری بنام راے ٹھاکر پرشاد صاحب شوق محبوب پریس علاقہ مہاراجہ بہادر پیشکار و وزیر افواج سرکار عالی پہونچنی چاہئے -

العظمۃ للہ

بعہد حضرت مستطاب معلی القاب خدامان نواب میر ... پرنس

بتاریخ ... عید جوبلی ... صبح کو

دبدبۂ آصفی

سنہ ۱۳۱۶ ہجری

اعلیحضرت نظام الملک آصفجاہ میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ
کی تقریب سالگرہ مبارک کی تہنیت میں یہ ماہواری رسالہ جسمین نظم و نثر کے اخلاقی
علمی و تحصیل ظریفانہ مضامین درج ہونگے اور جسکے بانی مبانی عالیجناب راجہ راجایان مہاراجہ
کشن پرشاد بہادر المتخلص بہ شاد تلمیذ حضرت آصف ظل سبحانی پیشکار و وزیر
افواج سرکار عالی ہیں حسب ارشاد مہاراجہ معتشم الیہ زیر نگرانی ٹھاکر پرشاد صاحب شوق

محبوب پریس حیدرآباد علاقہ پیشکاری سے
شائع ہوا

فہرست مضامین دبدبۂ آصفی نمبر (۲)



تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

وید

ناظرین کو ہم نثر کے اسٹیج پر مختلف خوشنما اور دلچسپ سین دکھا چکے ہین اب ہندؤن کے (وید) کا پرُمذاق سین کھینچکر دکھاتے ہین۔

وہو ہذا

وید (سنسکرت مادہ ود) کے معنی ہین۔ جاننا۔ یعنے اَلعِلمُ دانستن۔ جاننا۔ یہ ایک ایسا محیط لفظ ہی کہ جسکے معنی اور اوسکی تشریح و توضیح کے لئے ایک دفتر چاہئے۔ مگر اہل بصیرت اور صاحبدلون نے یہان خدا کی ذات کو جاننے کے لئے کہا ہے یعنے علم معرفت سے آگاہ ہونا اور اُسکی کُنہِ حقیقت کو پہونچنا دوید دوسرے مادہ کی رو سے وہ علم ہے جسمین سچائی کی شہادت خود پائی جاتی ہے یعنے الہامی علم۔

اگرچہ یہ لفظ بعض حالتون مین اِس معنی مین اِستعمال کیاجاتا

ہی مگر درحقیقت یہ لفظ تمام علوم (اٹھارون وید) پر ہندؤن کے صادق آتا ہے۔ یہ چارون وید حسب ذیل ہین۔

رگ۔ یجس۔ سامن۔ اور اتھرون۔ رگ وید۔ (مادہ۔ رگ معنی تعریف۔ یہ اوس وقت پڑہا جاتا ہے جسوقت دیوتاؤن کی تعریف کی جاتی ہے۔ اسکو وید کی رچائین[1] کہتے ہین۔

یجس (مادہ یاج معنی قربانی) اسمین قربانی[2] کے متعلق بیان ہے اور اسمین وہ راگ ہین۔ جو ماہتاب کی حالت بدر اور تغیرات کے وقت گاے جاتے ہین اور اسمین ہدایتین کی گئی ہین کہ ان طریقون سے روح آواگون[3] سے نجات پاتی ہے اور اننت[4] جیون کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔

سامن وید۔ اس مین وہ گیت ہین جو راگ کے ساتھ گاے جاتے ہین۔

---

[1] ثنا۔

[2] قربانی سے یہان یہ مراد ہے جو ہنود (ہَوَن) کرتے ہین جسمین بکرے وغیرہ ذبح کیے جاتے تھے ۱۲

[3] یعنے ہندؤن مین یہ مسلم امر ہے کہ جو شخص مرتا ہی اسکو پہر جنم ہوتا ہی اسکو آواگون کہتے ہین یعنے آمد و رفت ۱۲

[4] یعنے مکتی نجات۔ جب مکتی ہو جاے تو پہر اوسکو جنم نہین ہے۔

اتھروَن وید۔ یہ بعد کے زمانہ کی کتاب ہے اور اسلئے اسکو ویدمین شامل نہین کرتے اسمین اس قسم کے راگ اور گیت شامل ہین۔ جو دشمنونکی تباہی کے لئے گائے جاتے ہین جسکو رجز کہتے ہین۔ معرکہاے عظیم۔ اور میدان رستخیز مین عرب مین رجز خوانی بہت ضروری خیال کیجاتی تھی۔ ہندوستان مین سلاطین مُغلیہ و نیشاپوری کے عہد مین خاص اہل ہنود کے طرز پر رجز خوانی ہوتی تھی۔

مثلاً

[سدا بھوانی داہنی اور سدا کرین گنیش پانچون دیوتا رکشیا کرین۔ برھما بشن مہیش] رگ وید پُرانے مذہبی گیتون کا مجموعہ ہے اور اوسکی ترتیب اون مصنفین اور دیوتاؤن کی نسبت سے ہے۔ جنکو گیت مین مخاطب کیا گیا ہے۔ جیسے بھجن۔ اور اشلوک۔ اور وید گائے جاتے تہز

سام وید۔ مصرعون اور چھوٹے چھوٹے جملون کا مجموعہ ہے قریب قریب وہ کُل گیت جو کسی رسم کے وقت گائے جاتے ہین اور جنکو پنڈت ایسے موقع مین گانا مبارک خیال کرتے ہین۔

یجُروید۔ وہ سب گیت ہین جو پنڈت قربانی کے وقت گاتے ہین جو حصّہ اوسکا مقتضا ہے وہ رگ وید سے لیا ہوا ہے۔ اور کچھ حصّہ اوسکا نثر ہے۔

وید سب سے پرانی کتاب ہندؤن کے مذہب کی ہے جسکو بڑے بڑے رشی لوگ چھوڑ گئے ہین اور ساری دنیا شکر گزار ہے کہ اُنھون نے اُن خیالات کو جو آغاز مین خدا کی نسبت تھے ایسی زبان مین لکھا ہے جو تمام اگلی زبانون مین اعلیٰ ہے۔ روایتاً۔ وید۔ دنیا کی پیدایش کی ہمعمر ہے۔ ویدون کے اوراق منتشر تھے۔ اور بعض روایتون کی رو سے یہ بالکل ضایع ہو گئے تھے لیکن بہت دنون کے بعد رشیون مُنون نے اُسکو جمع کیا اور یہ صورت قایم ہوئی جو اب وید کے نام سے مشہور ہی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اسکا ترتیب دینے والا دوسرے جُگ مین تھا اسلئے اوس کے نام کے ساتھ (دُوَی پایانا) یعنے دوسرے جُگ کا شخص لگایا گیا ہی بہت سے بڑے حکیمون نے اسکو اِس کام مین مدد دی۔ اور جب اُس نے سبکو چار وید مین ترتیب دیدیا تو اُنھون نے اپنے چار شاگردون کو اُسکی تعلیم دی رِپَیل۔ کو رِگ وید) پڑھایا۔ وَیشَم پایانا۔ کو یَجُر وید کی تعلیم دی۔ اور جَیمنی کو سامن وید پڑھایا اور سُمنتو کو اتھروَن کے وید کے احکام کی اشاعت کا حکم دیا بہر کیف اِن چار حکیمون کے شاگردون نے وید کی ترتیب مین کسیقدر تبدل کر دیا۔ اسلئے وہ متفرقہ فرقہ کے بانی ہو گئے جو۔ شاکھا کے نام سے مشہور ہین۔ یہ بہت متعدد ہین جیساکہ

اسباب سے معلوم ہو سکتا ہی کہ صرف ساما وید کے ہزار شاکہ ہین لیکن وید کے متفرق فرقون مین اصول کا اختلاف نہین ہی - ہان صرف چند رچاؤنکا تغیر ہے جنکو سنگہتا کہتے ہین - اسلئے اصول پر کوئی انتر نہین پڑہتا جو وید مین موجود ہے - ہر ایک وید دو حصون پر منقسم ہے -

اسمہتا -

۲ - براہمنا - وہ بڑا حصۂ گیت - دعا - اور تعریف کا جو وید مین ہے سمہتا کہلاتا ہے -

براہمنا مین وہ مقولے ہین جو مذہبی فرائض بتاتے ہین مثالین جو ان مقولون کو شرح کرتے ہین اور وہ دلائل جو الہیات کے متعلق ہین - اس حصہ مین بہت سے اُپنشد بہی شامل ہین -

چار اُپاوید - اور چہ ویدنگ یعنے ان ویدون کا ضمیمہ اور اُپنگا وہ حصہ ہے جس سے تینون وید اچہی طرح سمجہے جاسکتے ہین پُران کا بیان - وشنو - اور بہاگوت - پر اُن مین ہم لوگ ایک مختلف بیان وید کی اصلیت کے بارہ مین پاتے ہین انکے بیان کے موافق چار چہرے والے برہما ان ویدون کے موجد ہین - مفصل ذیل بیان وشنو پران مین ہی - اسکے مشرقی منہ سے

گایتری - ترویت - ساما - رتھنر اگنسوتا - نکلی - اسکے جنوبی منہ سے } یجر
ترشٹوبھا - پنجا وسا استوما -
وریہیت سامن - اور اُکتھیا } اسکے مغربی منہ سے سامن کے مصرع
وگاتی کی بحر - سپت دس استوما - ویروپا - اور اتیراترا - اسکے شمالی
منہ سے - ایکاون سا اتھرون - اپتر وریامن - اور انشٹوبا - اور
ویراج کی بحر اس قسم کا بیان بھاگوت پران مین بھی ہے - مگر تھوڑے
اختلاف کے ساتھہ ہری وشنا مین یہ بیان ہے - بنظر تکمیل قربانی
انہون نے } رگ - یجر اور سامن - بنائے - مہابھارت کے ایک
جملہ مین یہ بیان ہے کہ سرسوتی - اور وید - } دونون کو اَچیوتا برہمانے
پیدا کیا -

واضح ہو - کہ رگ وید - اگنی یعنے آگ سے پیدا ہوا ہے - اور
یجر وید - وایو یعنے ہوا ہے - اور سام ید - سوریا یعنے سورج سے
مڈاٹھی نے جو مفسر منو رشی کے کلام کا تھا - بیان کیا ہے - کہ رگ وید
کی رچاؤنکا اول مقدمہ آگ کا ذکر مذکور ہے - اور یجر وید مین سب سے
پہلے ہوا کا بیان ہے -

مبصر - ان تینون ویدون کے خیالات اور طرز کلام اور حسن
بیان سے بتین - اِن کے باہمی اختلاف اور تباین کو دریافت

کرسکتا ہے۔

رگ وید کے پرشاسکتا کے نوین شعر مین بیان ہے کہ وہ تینون وید پرشتا کی تصنیف مین سے ہین۔

اتھرون وید مین بیان ہے کہ وہ سکمبھا کون ہے جس سے اعلی درجہ کے مضامین فاخرہ نظم نشگرف کے لئے اور جن مین سے یایوش سے اکثر باتین اخذ کین۔ یہ وہ وید ہے جسکے فروع سامن کے بجور ہین اور جسکے مکھہ یعنے منہ سے کئی اشعار اتھرون و نظم انیگر اس پیدا ہوے ہین۔

مفصلۂ ذیل بیان وید کے متعلق۔ مارکنڈیا۔ پران مین ہے مشرقی منہ سے برہمن کے نکلا رگ وید۔ خواہشات کے اثر سے متاثر۔ اسکے جنوبی منہ سے نکلا۔ یاجوش۔ وید پا کے اثر سے متاثر اسکے شمالی منہ سے نکلا۔ اتھرون وید۔ تاریکی اور پا کی دونون کے اثر سے متاثر۔

افسوس ہے کہ پران کے مصنفون نے وید مین اسقدر تحریف کی کہ وید مقدس کے بانیون کی روح انکو پانی پی پی کے کوستی ہوگی۔ بڑے بڑے مُبصر علماے یورپ اور امریکہ کا قول غالب ہی۔ کہ وید ہمہ حکمت ہی۔ ہمہ مغز۔ استخوان کا نام نہین مگر پچھلے زمانے والون نے

پر ان تصنیف کر کے ایجاد بندہ کو دخل در معقولات کر دیا۔

باقی آئندہ ۔

کشن پرشاد عفی عنہ

خوشتر آن باشد کہ سرِ دلبران
گفتہ آید در حدیثِ دیگران

ا۔ح۔حکیم لبیب۔فیلسوف اریب۔آزمودہ کار۔سرد و گرم زمانہ چشیدہ۔گرگ باران دیدہ۔

۲۔ج۔مرد نوجوان۔سعادتمند۔معقول پسند۔

۳۔خ۔خاطی۔ہمیشہ بر سرِ خطا۔مگر انتہا سے زیادہ حجّتی۔ہاری مانین نہ جیتی وہی مرغی کی ایک ہی ٹانگ۔

ج۔اُستاد۔ثروت و دولت بہتر ہے یا علم و فضل۔

ح۔جانِ بابا۔اگر تمہارے پاس جواہر تسعہ کی کانین بھی ہون۔ یاقوت رمّانی ہو۔لعل بدخشانی ہو۔مرجان و گوہر کانی ہو۔زمرد۔فیروزہ نیلم۔عقیق سب کچھ ہو مگر ہیچ ہے اگر ایک چیز نہین۔

خ۔ع۔جہاندیدہ بسیار گوید دروغ۔

ج - وہ ایک شے کیا ہو جسکو جواہر تسعہ پر اشرفیت اور افضلیت ہے؟

ح - اُسکا نام فضایل اربعہ ہے - یعنے حکمت - شجاعت - عفت - عدالت - جو شخص حکیم نہین - شجاع نہین - حیا دشمن یعنے بیحیا ہو - عادل نہو اُسکے پاس اگر فیروزہ یوسحاقی وجابی کی کان ہو تو کیا

بہ نیم جو نہ خرند

قبای اطلس آنکس کہ از ہنر عاریست

اوپر کا مصرع بہول گیا -

خ - آدمی ہو کہ ہندو - کیسے مسلمان ہو - مصرع بہول گئے تو درود شریف پڑہو - ابھی یاد آجائیگا -

ح - اللّٰہم صل علےٰ محمدٍ وعلےٰ آل محمد وبارک وسلم - وہ یاد آگیا ہے

مجردان طریقت بہ نیم جو نخرند

قباے اطلس آن کس کی از ہنر عاریست

واضح ہو کہ حکماے سلف نے جو اِس علم حکمت مین ید طولیٰ رکھتے تھے حکمت کو دو قسمون پر منقسم کیا ہے - ایک نظری - دوسری عملی - نظری سے انسان بعد ادراک حقایق اشیا جناب باری اپنے مطلوب حقیقی کو پہچاننے کی کوشش کرتا ہے - عملی وہ شعبہ حکمت ہے جس سے انسان نفس امارہ کی پیروی مین اجتناب کرکے نفس لوامہ حاصل کرنیکے بعد

نفس مطمئنہ کا درجہ پاتا ہے یعنے جتنے ذمائم ہین اُن سے مبرا ہوکر اطمینان سے بسر کرتا ہی اور اسیکو اہل شرع خدا رسیدہ ہونا کہتے ہین۔
فضائل اربعہ سے انسان صور معقولہ محسوسہ کو اپنے بس مین کرلیتا ہی اور صفائی ذہن اس درجہ کو پہونچتی ہے کہ بلا غور و فکر مسائل ادق حل کرتا ہے اور صغریٰ و کبریٰ سے نتائج استنباط کرلیتا ہے اور حس تعقل راے خطا سے منزلون دور رہتی ہے۔ شجاعت جو فروع فضایل اربعہ ہے انسان کو کسر نفسی سکھلاتی ہے۔ تواضع کو اس درجہ پر پہونچاتی ہے کہ اسیکو اپنے آپ سے بہتر اور بزرگ تر تصور کرنے لگتا ہے۔ عفت سے قواے بہیمی اور شہوت انسان کے زیر فرمان اور تابع حکم ہوجاتی ہے۔
خ۔ اجی انسان چاہے کیسا ہی حکیم ہو شجاع ہو عادل ہو مگر روپیہ پاس نہوگا تو حکمت اور شجاعت سب بھول جائیگا اور آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہوجاے گا۔
ح۔ حکیم آدمی کو جو نتیجہ منل فضائل اربعہ ہو دو صفات حمیدہ پسندیدہ حق تعالےٰ لئے ضرور عطا کرتا ہے۔ ایک توکل۔ دوسرے قناعت۔ توکل تو یہ کہ ؎

ما کار خویش را بخداوند کارساز　　بسپردہ ایم تا کرمِ او چہا کند

قناعت یہ کہ ملبوس و ماکول اطعمہ لذیذ و اشربہ نفیس پر دل راغب نہو۔ سدِ رمق کے لئے جو ضروری ہو اُسکے علاوہ اور سب پر اقتصار کرے۔

خ۔ اچھا اب یہ فرمائے کہ بعض حکیم ایسے بھی گذرے ہین جو خدا کے وجود کے بالکل قایل نہ تھے۔ پہر توکل خدا پر کیونکر کرتے تھے۔

ح۔ جو حکما خدا کے قائل نہ تھے وہ گمراہ ضرور تھے۔ مگر فسق و فجور سے مُعرّا۔ اور نفس نیک پر غالب تھے۔ سدرمق کے لئے جو ملتا تہا اُسیر اکتفا کرتے تھے۔ حکیم اور زیرک وہی جو علم حکمت پر عمل بھی کرے ورنہ حکیم برائے نام اور بےعمل ہے چاہے ظاہر فضیل ہو جاے ہے حاجب علی بن عبداللہ۔ جان پدر اغوائے شیطان لعین سے بہت بچے رہنا کہ مُغوی ہے۔ اللہ کی بارگاہ سے لعنت کا طوق لایا ہے۔ مُخَنَّص۔ بدی کی طرف اِس لطف سے اغوا کرتا ہے کہ انسان کو اُسکا قول لُکثوم لب لعل اغاید شکر لب کا مزہ دیتا ہے مگر جسکو وہ آبِ حیات اور عسل اصل سمجہتا ہے وہ دراصل حنظل اور زہر ہلاہل ہے۔

خ۔ کیا کہون منطق نہین پڑہی ہے۔

ج۔ پڑہئے۔ پہر شو بیاموز۔ ملّا قطب الدین کی شرح مطالع کا درس لیجئے۔

جناب اوستاذی دنیا مین مختلف مذاہب و ملل ہین۔ اور یہ کہنا کہ جو جس مذہب مین پیدا ہوا اُسکو آمنا و صدقنا تسلیم کرلے عقل کے خلاف ہے۔ اب فرمائے کس مذہب کو مانئے۔

ح۔ قریب قریب سب مذہبونکے اصول ایک ہین۔ فروع مین اختلاف ہے۔ اصول پر نظر ڈالو۔ ہماری شرع کے روسے جناب باری نے توریت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی۔ زبور حضرت داؤدؑ پر۔ انجیل موسیٰ علیہ السلام کے نام اُتری۔ اور قرآن شریف جناب رسالت مآب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اِن چارون کو واضع چار کتاب کہتے ہین۔ زنا کرنا توریت مین جائز ہے نہ زبور مین۔ نہ انجیل مین نہ قرآن مین۔ قس علیٰ ہذا اہل ہنود کے وید مین بھی زناکاری مذموم ہے۔ قتل بیگناہ یا چوری کرنا یا دغا دینا وغیرہ وغیرہ ہر ملت مین گناہ ہے۔ قریب قریب کُل مذاہب کے اصول لجین خالص اور طلا دست افشار ہین۔

خ۔ روزمرہ کے مطالع کے لئے سب سے بہتر کون کتاب ہے جس سے سنجل عقل پر جلا ہو اور شمشیر خرد کے جوہر چمکین۔

ح۔ یہ تو کھلی ہوئی بات ہے۔ یاد رکھو کہ سعدی اپنے وقت کا طاؤس عرش تھا اور گلستان گویا وحی آسمانی ہے۔ سعدی کو حضرت خضرؑ اور اُنکے بھائی حضرت الیاس دونون سے مین ایک معنی کرکے کم نہین سمجھتا

کیونکہ گو حضرت خضرؑ و حضرت الیاسؑ دونون رہِ گم کردگان بادیہ عقل و سداد کو سیدہے ڈہرے پر لانے والے ہین - مگر حضرت خضر علیہ السلام کو خدمت بر یعنی خشکی کی اللہ نے مامور فرمایا ہے اور حضرت الیاسؑ کو خدمت بحر عطا کی ہے مگر حضرت سعدی علیہ الرحمتہ تری اور خشکی دونون کے خضرؑ ہین -

ج - بیکار کون کون چیز دنیا مین ہے -

ج - صاحب قلم کو شکار کا شوق مفلس کے لئے عشق زنان زردار بیوہ کے لئے نکہار سنگار - بادشاہون کے لئے خوشنویسی کا انتہا سے زیادہ ذوق -

فوجی آدمی کا سنگار شکار ہے - گلچلا ہو - قادر انداز ہو - عالمگیر کہہ گیا ہی - شکار کار بیکاران است اگر سپاہی نہین -

بے زر عشق ہٹین ہٹین -

اِن بتونکو ہم فقیرون سے بھلا کیا کام ہے
یہ تو طالب زر کے ہین اور یان خدا کا نام ہی

بیوہ بیچاری سنگار کر کے کسکو دکہائیگی - نکہر کے کسکو لبہائے گی - بس بیکار ہے بادشاہ اگر خوشنویسی مین ابن مسقلہ ہوا تو کیا -

ج - ابن مسقلہ نیا نام ہے - کیا کوئی یاقوت رقم تہا -

ج - ابن مُستقلہ بڑا بے بدل خطاط تھا - رقاع نسخ - ریحان - توقیع - کوفی ثلث نستعلیق - اِن خطوط کا موجد تھا - صاحب کمال -

ج - امراے عظام کی ملازمت میں کِن کِن امور پر لحاظ رکھنا چاہیئے

ع - امیرونکی نوکری کُو چھری کی دہار سمجھنا چاہیئے - سب سے مُقدم یہ ہے کہ کسی اہلکار کی بدی نکرے - ہان اگر آقا کی بدنامی کا باعث کوئی امر ہو تو ادب کے ساتھہ عرض کردے کہ خداوند ؎

ہمنشینِ تو از تو بہ باید
تا ترا عقل و دین بیفزاید

دوسرے چغلخورونکی چغلی سے بچتا رہے خود وار نکرے مگر اُنکے وار سے اپنے آپکو ایمانداری سے بچاتا رہے - سیدہے سادہے مسلمان اور وہ اہلکار جو تین پانچ نہین جانتے ان چغلخورون سے ضرور زک اُٹھا جائینگے جو آٹھون گانٹھ کمیت ہین - تیسری بات یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ایشیائی امرا کے خوش ہونے پر پھول نجانا - کہ گاہے بہ دشنامے خلعت دہند - اور اسیطرح اُنکے عتاب سے انتہا کا دلخور و غمگین نہ ہونا کہ گاہے بہ سلامے برنجند - خلعت اگر دین تو اترا نہ جانا اور یہ شعر یاد رکھنا ؎

مرزا ہمہ وقت جامہ زرتاری نیست
پیوستہ سپہر بر سر یاری نیست

اور اگر خلعت دیگر در اندازونگی ور اندازی اور رخنہ پردازونگی رخنہ پردازی سے جہین لین تو ہنستا ہوا یہ شعر پڑہنا ع

اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا

سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار مین آئے

تم اپنی طرف سے پہل نکرو۔ خیر سگالی نمک حرامی کے مسلک کے سالک رہو۔ آقا کو لیلی۔ شیرین۔ عذرا۔ دمن۔ یوسف۔ گُل۔ ایاز۔ آبسال سمجھو اور خود اس درجہ فنا فی الاقا ہوجاؤ کہ مجنون۔ فرہاد۔ وامق۔ نل۔ زلیخا۔ بلبل۔ محمود۔ سلامان کا درجہ حاصل کرو۔

الغرض۔ اے جان پدر ملکات ردیہ ہشتگانہ سے احتراز کرو وہ کیا ہین بغض۔ حرص۔ بیحیائی۔ حسد۔ بخل۔ کذب۔ غضب۔ کبر۔ اور فضایل اربعہ کو جنکو ملکات فاضلہ چہارگانہ بھی کہتے ہین اختیار کر۔

ہیچمیرز پنڈت رتن ناتھ سرشار لکھنوی کشمیری

مختصر حالات ملکہ وکٹوریہ

جھیل[۱] بنا ترا۔ البٹار۔ وکٹوریہ۔ دریافت کئے اور دوسرے بہت سے انگریزون نے نیل کے منبع دریافت کرکے مملکت برطانیہ کو عجیب و غریب فایدہ پہونچایا۔

---

[۱] جھیل بنا ترا افراقیہ مین طولاً ۲۵۰ میل اور ۶۰ میل عرضاً واقع ہے اس کے کنارے پر مشہور شہر کارھنگا شمال جنوب اور شہر کاہمیا جنوب مین واقع ہے وکٹوریہ یہ جزیرہ جھیل وسط افریقہ پر خط استوا کے ذرا نیچے (۱۵۰) مربع میل ہے اس کے کنارے شہر اوگنڈا شمال جانب ہے اس کے پہلے مین نے حاشیہ مین بتلا دیا ہے کہ انگلینڈ کے کئے حصہ ہین۔ مگر اب چونکہ ملکہ کے عام طور پر وسعت سلطنت کا ذکر مجملاً بیان کرنا ضروری ہے۔ یورپ مین انگلینڈ کے علاوہ کل دنیا مین ملکہ کے ممالک پہیلے ہوے ہین۔ اشیا مین ہندوستان اور اسکی مضافات مثلاً جزایر سنگلدیپ۔ وِپی تنگ۔ سنگاپور۔ ہانگ کانگ۔ ایڈمان۔ عدن۔ افریقہ مین کیپ کالونی جزایر سنٹ ہلینا۔ مارے شنیشن۔ سی اِرالی ادنی۔ اور گھنی وغیرہ شمالی امریکہ مین کینڈا۔ لنبرڈا۔ بنوسرنزدک۔ نوا سکوشیا۔ خلیج ہڈسن کے آس پاس کے

جملہ اضلاع نئو فنڈو نڈلینڈ - جزیرہ جمیکا - اور کسے ایک جزیرہ عرب الہندمین - بحر اوقیانوس مین سے کئے ایک جزیرے ملکہ کے عملداری مین داخل ہین - جنوبی امریکہ مین کی آنا کا حصہ اور فاکلنڈ کا جزیرہ یورپ مین جبل الطارق دریاے ہسپانیہ مین - مالٹا - بحرہ روم مین اور جزیرۂ ہلی گولینڈ وڈنمارک کے مغرب مین - الغرض ایشیا مین جزیرۂ ہائے بالینڈ یہ سب ملکہ کے قبض و اقتدار مین ہین - فقط

اس قدر وسعت کے بعد ملکہ نے ۱۸۷۶ء مین بمقام لنڈن وہ امپرس آف انڈیا کے لقب کو اپنے نام کے ساتھہ بڑہانیکے عزت دی -
گورنر جنرل نے ہندوستان مین اس خوشی پر جلسہ بمقام دہلی کیا تہا جسمین ہندوستان اور دیگر ممالک کے رئیس وخودمختار پادشاہ وسفرا شریک تھے - ملکہ نے اس خطاب کے بڑہانیکے بعد ۱۸۷۸ء مین پھر افغانستان سے جنگ شروع کردے اس جنگ مین بھی درّہ جنبر - کورم - بورلان - پر ملکہ نے قبضہ کرلیا - اور اُسکو شامل سلطنت ہند فرمایا - امیر نے کابل چھوڑ دیا تہا - اسلئے اُن کے بیٹے یعقوب خان نئے امیر مقرر ہوے - لیکن ملکہ کو شبہ ہوا کہ انکا اپنا رزیڈنٹ کے قتل کی سازش ہوی ہے - اسواسطے ملکہ نے پھر یعقوب خان سے جنگ شروع کردیئے - مگر خانہ جنگی کے وجہہ یعقوب خان ملکہ کا قیدی بنکر گرفتار ہوا اور ہندوستان مین پڑا ہوا ہے

یعقوب خان کے بعد سنہ ۱۸۸۰ء امیر عبدالرحمان خان ضیاءالملۃ والدین شاہ افغانستان مقرر ہوے ـ

یہ ملک کوہستانی ـ شمال و مغرب مین ہندوستان کے واقع ہے اس کے حدود اربعہ یہ ہین شمال مین کوہ ہندو مشرق مین ہند جنوب مین بلوچستان ـ ایران مغرب مین افغانستان کے جنوب و مغرب مین سیستان ایک بڑی صحرا ہے کابل اسکا پایۂ تخت اور جلال آباد ہرات ـ قندہار ـ وغیرہ اس کے مشہور اور اعلا درجہ کے شہرین ہین ـ (۲۶۰۰۰۰) مربع میل ہے اس کے اب سات صوبہ ہین جسمین ـ کافرستان ـ قندہار ـ ہرات جلال آباد فوجی چھاونیون سے بھرے ہوے ہین محاصل اب ۳ کرور سے اونچا ہے صنعت و حرفت اور جنگی کاروبار مین بہت بڑی ترقی ہوی ہے ڈپٹی عبدالغفور خان صاحب ایجنٹ ملکہ کابل مین رہتے ہین اور کابل کے ایجنٹ ہندوستان کے متعدد شہرون مین ہین (۲۴) لاکھ روپیہ سالانہ وظیفہ ملکہ اور عطا کرتے ہین ـ فقط

افریقہ مین ملکہ کی حکومت نے اسقدر ترقی کی کہ جٹ سے صوبہ مصر سنہ ۱۸۸۲ء پر وصول قرضہ کے عذر سے ملکہ نے نگرانی کی ہے ـ اور وہان کے لوگو اپنے قبض و اقتدار مین کر لیا ـ ملکہ نے خلیفہ مہدی پاشا کے شور مٹانے کیلئے عربی پاشا کو جلا وطن کر کے سیلون مین قید رکھا

۱۸۸۵ء مین برہما سے پہر جنگ شروع ہوی - پہلے سے تو بیچارہ خراج گذراہی تہا - مگر اب کے جنگ مین ملکہ نے بعد فتح وفیروزی راجہ کو قید کرکے رتناگری مین لار کہا - اور ۱۸۸۶ء سے پورا ملک برہما ضمیمہ سلطنت برطانیہ بنایا گیا - ۱۸۹۳ء مین چہترال پر ملکہ نے قبضہ کرلیا - اور وہانکے مہتر کو وظیفہ دیتے ہین - بلوچستان کے اکناف کے ممالک پر بھی ملکہ نے اپنا تسلط جمار کہا ہے -

۱۸۹۶ء مین یونان اور ٹرکی کے معاملہ پر بطور ثالث شریک رہے اور گریٹ مین بغرض قیام امن افواج بھی بہیجین - لیکن آج کل انتظام دولت علیہ عثمانیہ کے وجہہ جرمن اور فرانس وغیرہ نے اپنی فوجین واپس کرلئے -

یہ ملک ۹۰۰ میل طولاً اور عرضاً ۵۰۰ میل افریقہ مین رود نیل کے دونون طرف واقع ہے حدود اربعہ اسکے یہ ہین - شمال مین بحیرہ روم مشرق مین + بحیرہ قدم - جنوب مین ملک نوبہ مغرب مین × صحراے لیبیا + اور زریم عمارتون واہرام مصری سے یہ ملک بہت مشہور ہے زمانہ قدیم سے اسکی عظمت ابتک ہر فرد بشر کے دلپر نقش کالحجر ہے - کہتے ہین کہ اہرام مصری اسقدر صفائی اور زیبایش سے بناے گئے ہین کہ آجتک صفاعان یورپ حیران ہین اسکے مخروطی مینار نہایت مشہور دریاے نیل کے سیدہے طرف قاہرہ کے روبرو قایم ہین انمین بڑا مینار ۶۰۰ فٹ بلند ہے اور سطح دہلوان ۸۰۰ فٹ - اس ملک مین کثرت سے

جامع مسجد اور خصوص جامع ازہر اسلامی کالج بہت بڑا اور اسلامی دنیا مین بہت مشہور ہے واقع ہین - اسکندریہ - الرشید - میاط وغیرہ بڑے بڑے مشہور شہرین ہین - ۶ کرور کے قریب آبادی ہے قدیو مصر اب فرمان روا ہین - (۲۶) لاکہہ پونڈ سالانہ خدیو علیہا حضرت قوی شوکت سلطان المعظم روم کو خراج دیتے ہین - خدیو - محمد علی پاشا، گورنر مصر کے اولاد سے ہین جنہون نے ۱۸۱۱ء مین بغاوت کی اور ماتحت سے تھے -

۱۸۹۷ء مین ملکہ نے سرحدی اقوام افغانستان سے جنگ کئے - یہ جنگ غالباً جون ۹۷ء سے فبروری ۹۸ء تک رہی یہ عظیم الشان جنگ مین غالباً ہزارون ؟ ہیان وافران مقتول اور مجروح ہوئے اور مالی نقصان کرورون پونڈ کا ہوا - اخرش سرحدے القوام صلح پرآمادہ ہوگیے - ملکہ نے فتح مندی حاصل کرکے سرحدی اقوام کو نیچا دکہایا - ملکہ معظمہ الگزینڈرینا وکٹوریہ امپرس آف انڈیا و کوئین گریٹ برٹن وایرلنڈ" ابتک باقبال وجلالت ۱۸۳۷ء سے شصت ویکسالہ سلطنت فرما رہے ہین - اور فرمان روائے حکومت برطانیہ رہے ہین - خدا اور تو دیر گاہ سلامت رکھہ !-

این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد،

آپ کا اس قدر طویل زمانہ حکومت ابتک کسی گذشتہ پادشاہ نہ انگلنڈ کو

نصیب نہین ہوا۔
قانون ملک کے لحاظ سے ابتک اس طویل مدت سلطنت مین دو وقت رسم جوبلی نہایت ہی تزک و احتشام سے ہوئی اور قریباً کل شہنشاہان وشاہان عالم کے سفرا و وکلا شامل رسم جوبلی تھے۔ ایک رسم جوبلی ۱۸۸۷ء مین پنجاہ سالہ مدت سلطنت کا۔ اور ایک رسم جوبلی ۱۸۹۷ء مین شصت سالہ سلطنت کا ہوا اس قدر عالمگیر اور مشہور ہے کہ ہر ہر صفحہ تاریخ پر ان جوبلیون کا ذکر نہایت ہی آب و تاب کے الفاظ مین پائے گا فقط

محمد رفیع الدین رفعت وکیل عدالتہاے سرکار عالی

کوہ نور

اکثر لوگونکا یہ اعتقاد ہی کہ کوہ نور ہیرا پانڈون کے خزانی مین رہا تہا لیکن ہمنے ایک معتبر تاریخ انگریزی مین دیکہا ہے کہ یہہ ہیرا کوہ نور کی کہان سے جو مچہلی بندر سے چار منزل کے فاصلے پر شمال اور مغرب کی طرف حیدرآباد کی عملداری مین گوداوری ندی کے کنارے پر واقع ہے نکلا تہا اور میر جملہ نے جو سابق مین گولکنڈہ کے بادشاہ کا سپہ سالار تہا اور بعد اوسکے عالمگیر اورنگ زیب کا وزیر اور سپہ سالار ہوگیا۔ شاہجہان بادشاہ کو نذر گذرانا تہا یہہ کہان کولور کی شاہجہان کی عملداری سے قریب سو برس پہلی نکلی تہی ایک زمیندار کو خربزے کا کہیت جوتتے ہوے اُس مقام پر ایک ہیرا مل گیا تہا اور یہی اُس کہان کے معلوم ہونے کا باعث ہوا۔ کوہ نور وزن مین ۹ ۱۳۱ رتی اور قیمت اٹہتر لاکہ پندرہ ہزار چہبیس روپیہ ٹہرائی تہی اس ہیرے کو شاہجہان نے تخت طاؤس مین لگایا تہا اور نادر شاہ اوسکو یہان سے ایران کی طرف لیگیا احمد شاہ درانی ایران سے کابل مین اور پہر شاہ شجاع الملک سے اوسکو مہاراج رنجیت سنگہہ نے چہین لیا پہلے جب رنجیت سنگہہ نے شاہ شجاع سے لاہور مین اُس ہیرے کو طلب کیا تو اوسنے بہانا کیا کہ وہ ہیرا قندار مین کسی مہاجن کے پاس گرو ہی مگر رنجیت سنگہہ ایسا ہوشیار شخص تہا اُسکے دلمین ہرگز اس بات کا

یقین نہ آیا کہ ایسا انمول رتن ایک مہاجن کے پاس گرو رکھا جاے اُسکے محل کے چوطرفہ پہرا بٹھا دیا اور حکم صادر کیا کہ بغیر تلاشی لیے کسیکو بھی وہان آنے جانے نہ دو اور بہائی رام سنگھہ کو شاہ کے پاس بھیجا شاہ نے اوسکو بہت معقول جواب دیا اور کہا کہ تو جاکر رنجیت سے کہدے کہ مین بھی اپنے ملک کا پادشاہ ہون اور قسمت کی خوبی سے اسوقت تیرے ملک مین پناہ لینے آیا ہون تو جو یہان مجھسے مہمان پر اسطرح کی زیادتی کررہا ہے لوگ تجھکو کیا کہینگے اور اطراف کے راجہ رئیس اپنے دلمین کیا سوچینگے۔ بہائی نے جواب دیا کہ جو چاہین سو لوگ کہین اور جو چاہین سو راجہ رئیس سوچین لیکن مہاراج کو یہہ ہیرا لیناہی منظور ہے اور پہرے والون کو حکم دیدیا کہ کہانے پینے کی کچھہ چیز اندر نہ آنے پاے بیچارہ شاہ اور اوسکی بیگم مع لڑکے بالون کے دو دن تک کہانے پینے بغیر اُسی طرح پڑے رہے جبکہ رنجیت سنگھہ نے دیکہا کہ کہانا پینا بند کرنے سے بہی شاہ کے دل پر کچھہ اثر نہین ہوا تو یہہ کہیل کہیلا کہ کئی ایک خط جو شاہ سجاع کی طرف سے وزیر فتح خان اور چند درانیون کے نام اس مضمون سے جاتے تھے کہ ہمکو رنجیت نے بہت دق کر رکہا ہے تم لوگ آکر چھڑا لیجاؤ۔ پکڑ لیے اگرچہ خلقت تو اوسوقت یہی کہتی تہی کہ یہہ خطوط جعلی ہین لیکن رنجیت سنگھہ نے فوراً دو کمپنی سکھہ سپاہیون کی اسپر متعین کردین اور مشہور کردیا کہ اب

اسکو بندگڑہ کے قلعہ مین قید کیا جائیگا ناچار جب شاہ نے دیکھا کہ یہہ سارا فریب صرف ہیرا لینے کے واسطے کیا گیا ہے اُسکو دے دینا منظور کیا پہلی تاریخ جون کو مہاراج رنجیت سنگہہ صرف دو چار آدمیون کو ساتہہ لیکر شاہ شجاع کے پاس گئے مگر تحمل اور بردباری شاہ کی چہرے سے اسقدر جھلکتی تھی کہ یہہ سکہہ لوگ سب کے سب اُسکے رُعب مین آ گئے اور مثال بت کے چپ چاپ بیٹھے رہے جب اسطرح پر قریب ایک گھنٹہ کے گذر گیا تو رنجیت سنگہہ نے بہت دہیمی اواز کے ساتہہ اپنے ایک آدمی سے کہا کہ شاہ کو تمارے آنیکا سبب یاد دلاؤ شاہ نے اوسکو تو کچھہ جواب نہ دیا لیکن اپنے ایک خواجہ سرا کو جو وہان پر حاضر تہا آنکھہ سے کچھہ اشارہ کر دیا وہ اوسوقت آداب بجا لاکر اندر گیا اور ایک لحظے کے بعد کچھہ چیز کپڑے مین لپٹی ہوی لاکر شاہ اور مہاراج کے درمیان رکھہ دی کچھہ دیر تو سب لوگ اُسیطرح بت کی مثال بیٹھے رہے آخر رنجیت سنگہہ کے حکم بموجب بہوانی داس نے اوسکو اٹھا کر کھولا اور چپ چاپ کہ اسمین کوہ نور ہیرے کو دیکھا رنجیت سکہہ لیکر اپنے گھر چلا آیا۔ کہتے ہین کہ نادر شاہ بھی اوسی تاریخ کو یعنے انتیسوین مارچ کو یہہ ہیرا ہندوستان کے بادشاہ سے ایران کی طرف لیگیا کہ جس تاریخ کو سرکار انگریزی نے اُسے لاہور کے خزانہ سے اپنے قبضہ مین کر لیا غرض یہہ ہیرا ہندوستان کے بادشاہ کا تہا پہرا تنے دنون کی اسی ملک کی بادشاہ یعنے ملکہ معظمہ کوین وکٹوریا کے

ہاتھ مین آگیا۔ فقط

سورج نارائن کاستھ ماتھر سررشتہ دار علاقہ سر آسمانجاہ آنجہانی مرحوم

الپنچ

یہ ظریفانہ ہفتہ وار اخبار بانکی پور سے نکلتا ہے قیمت صرف چھہ روپیہ سال اسکے اڈیٹر نے ظریفانہ طبیعت پائی ہے جس فقرہ اور جملہ پر نظر ڈالیے عموماً ظرافت سے خالی نہ پائیےگا بیشک یہ اخبار بحیثیت موجودہ اپنا آپ ہی نظیر ہے۔

ٹھاکر پرشاد مہتمم رسالہ ہذا

اصلاح

یہ ماہواری رسالہ ہر عربی مہینے کی پہلی تاریخ کو شہر پٹنہ سے شایع ہوتا ہے۔ چھتیس ۳۶ صفحہ کا حجم ہے سید علی حیدر صاحب اسکے اڈیٹر ہین قیمت صرف دو روپیہ سال اسوقت راقم کے پیش نظر اسکا دسوان نمبر ہی۔ اس رسالہ کو اہل اسلام کی دینی و دنیوی اصلاح کا مخزن کہین تو مے زیبد فقط

ٹھاکر پرشاد مہتمم رسالہ ہذا

سرمہ ممیرا کراماتی

اسکے لگانے سے آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں دہند جالا خارش پانی جانا ہوا ضعف بصارت دور ہو جاتا ہے موتیا نہیں اترتا فی تولہ (عہ)

جوہر عشبہ

مصفی خون درجہ اول ہے آتشک و سوزاک کے بعد درد مفاصل چہرہ پر سیاہی ہو گئی ہو پھنسیاں خارش وغیرہ دور ہو کر سرخ خون پیدا کرتا ہے قیمت (عہ)

سنون مستحکم دندان

ہلتے دانت مضبوط ہو جاتی ہیں بدبو میل دور ہو کر موتی کی طرح چمکتے ہیں گوشت خورہ اور سوڑہ کی خرابی دور نیا گوشت پیدا ہو جاتا ہے ۴ تولہ عہ

حب بواسیر

خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی۔ مسوں کا اور دبیٹ کا قبض سب موقوف ہو جاتا ہے دو ہفتے کی قیمت دو روپیہ۔ عہ + + +)

سب دور ہو جاتے ہیں عہ

حب قائم مقام افیون

افیون و چانڈو بلا تکلف چھوٹ جاتا ہے فی تولہ (عہ)

رعنا

یہ وہ لاجواب شے ہے کہ چہرہ کی کیل مہاسے چھائیاں کلف۔ بدنما داغ اور سیاہی کو دور کر کے چہرہ کو خوبصورت چہرہ کو نور بنا دیتا ہے قیمت ایک چھٹانک عہ

حب دائمی قبض

ایک گولی کھانے سے ایک اجابت کھلکر آجاتی ہے جس سے پیٹ ہلکا ہو جاتا ہے دستوں کے دوران میں پیٹ کا گولہ دل کا دھڑکنا سستی قراقر یرقان وغیرہ دور ہو جاتا ہے دو درجن (عہ)

حب ذیابیطس

بار بار پیشاب کا آنا اور شکر کا پیدا ہونا رک جاتا ہے لاغری اور کمی باہ وغیرہ کی خرابیاں دور ہیں تولہ عہ

عورت فریفتہ و مفتون ہو جاتی ہے اور فریقین کو جو حظ آتا ہے وہ قابل بیان نہیں فی تولہ۔ (عہ)

پاکدامن

قاطع جوش شہوت بوڑھے خاوند نوجوان بی بی کیلئے یا بیوہ عورت کی عصمت قائم رکھنے کے لئے آزمائش کریں۔ فی تولہ (عہ)

جزر جان

بقای قوت النسیانی کی قوت کی خوبیوں سے لوگ ناواقف نظر آئے حالانکہ سب اسکے حاجتمند ہیں اگر آپ قوت باہ کو قائم رکھنا چاہتے ہیں اور اولاد خوبصورت خوب سیرت خاندانی عادات و شہرہ آبای پر پیدا کرنا مقصود ہے تو اسکو مطالعہ کیجئے حجم ۸۰ صفحہ (عہ)

حلال المشکلات

یہ کتاب بیکاروں کو نوکری بیماروں کو راحت لاغروں کو تنومندی تعلیم یافتہ حضرات کی دلی امیدوں کا خواب آجکل کے زمانہ کا فال معلوم ہوتا ہے

تمام درخواستیں ڈاکٹر حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء میونسپل کمشنر و اڈیٹر حافظ صحت لاہور موچی دروازہ اعوان منزل۔

نوٹس

یہ رسالہ ہر مہینے کی چھٹی تاریخ ماہ ہلالی کو شایع ہوگا۔ کُل حقوق بحق پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار لکھنوی محفوظ ہین اسکا منافع عالیجناب مہاراجہ پیشکار بہادر نے پنڈت سرشار صاحب کو بطیب خاطر عطا فرمایا اور پنڈت صاحب نے قیمت سالانہ حسب ذیل قرار دی۔

۱۔ امراے عظام سے عہ۵

۲۔ پبلک سے۔ سے۱

۳۔ باہر والون سے اسکے علاوہ محصول ڈاک ۴ر

ف۱۔ جو صاحب سب سے اعلیٰ مضمون یا ترجمہ روانہ فرمائینگے انکو ایک اشرفی پیش کیجائے گی۔

ف۲ ناپسند مضمون نہ طبع ہوگا نہ واپس۔

اطلاع۔ مضامین اور قیمت و درخواست خریداری بنام راے ٹہاکر پرشاد صاحب شوق محبوب پریس علاقہ مہاراجہ بہادر پیشکار و وزیر افواج سرکار عالی پہونچنی چاہیے۔

سرسبز شاخ سخن کی خرقہ افشاں سب سب خرامان شو ای ابر مشکین پرند

بنال ای گروہ دل عندلیبوں کی بزم ... صبح گاہ

دبدبۂ آصفی

سنہ ۱۳۱۶ھ

اعلیحضرت نظام الملک آصفجاہ میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ کی تقریب سالگرہ مبارک کی تہنیت مین یہ ماہواری رسالہ جسمین نظم و نثر کے اخلاقی علمی سوشیل ظریفانہ مضامین درج ہونگے اور جسکے بانی مبانی عالیجناب راجہ راجایان مہاراجہ کشن پرشاد المتخلص بہ شاد تلمیذ حضرت آصف ظل سبحانی [پیشکار و وزیر افواج آصفی ہین حسب ارشاد مہاراجہ محتشم الیہ زیر نگرانی رائے ٹھاکر پرشاد صاحب شوق

محبوب پریس حیدرآباد علاقہ پیشکاری سے شایع ہوا

فہرست مضامین دبدبۂ آصفی نمبر ۳



تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

بقیہ وید

بعض پُرانون کا بیان ہے۔ کہ (برہما) کے مختلف مُنہ سے چار وید نکلے ہین۔ اور بعض کہتے ہین کہ حقیقتاً وید ایک ہی تہا۔ رفتہ رفتہ اُسکے چار حصے کئے گئے۔

وشنو پران کا بیان ہی۔ کہ وید ایک ہی تہا۔ بعد مین وہ چار حصون مین تقسیم کیا گیا۔ مفصلۂ ذیل بیان وشنو پران مین موجود ہے۔

وید ویاس کی موعودہ صورت کو قبول کرنے بعد ہملوگ دیکھتے ہین کہ خدا ایک ہے۔ وید کو بارہا چار ویدون مین تقسیم فرماتا ہے اور اونکو پہر صدہا سکھے پر منقسم فرما دیتا ہے اور یہ (دواپر) مین ہوا۔ باب سوم جلد سوم مین اُسی کتاب سے (یعنے وشنو پران) یہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ کہ (وشنو) نے دیاس کی صورت مین آکر وید کو بہت سے حصون مین تقسیم کر دیا ہے اُسی کتاب کے چوتھے باب مین یہ کہا گیا ہی

کہ آجتک وید کے چار باب تھے جسمین ایک لاکھ اشلوک تھے اُسی سے پورا طریقہ قربانی اور دیگر ضروریات کا معلوم ہوتا تھا اوسکے بعد ہمارے بڑی قدر والے اُسی ویاس نے وید کو چار حصّون مین جو حقیقتاً ایک ہی وید اور چار بابون پر منقسم تھا تقسیم کردیا۔ جسطرح پر عقلمند ویاس نے وید کو چار حصّون مین تقسیم کیا تھا۔ اسی طرح پر تمام پیروان ویاس وید کی تقسیم کرتے ہین۔

اب اصل حال سُنو۔ کہ وید کو کسطرح انہون نے دواپر کے زمانہ مین تقسیم کیا۔ جب برہما کا حکم ہوا۔ ویاس نے وید کے تقسیم کرنے کا کام شروع کیا۔ اُنہون نے چار شاگردون کو جنھون نے اِن کتابون کو پڑہی تھی منتخب کیا۔ بڑے منو کو۔ رگ وید۔ کی تعلیم کو مقرر فرمایا۔ ویشام بیان کو یاجوش وید کے لئے۔ اور جامنی کو سمان وید کے لئے۔ اوسمانتو کو اتھروِن وید کے لئے ویاس نے اپنے پران کا شاگرد۔ مونی۔ اور سوتا کو کیا اسی طرح پر والو پران مین بھی وید کی تقسیم کا ذکر ہے۔ کہ دوا پار جگ مین کیا گیا۔ گویا وشنو پران کے بیان کی نقل ہے دواپر جگ مین حسب الحکم برہما۔ اُنہون نے وید کی تقسیم شروع کردی اِس کام کے لئے اُنہون نے چار شاگرد منتخب کئے۔ جامنی۔ سمانتو۔ ویشام بیان۔ اور پیلا۔ اور پانچوان شاگرد۔ لوماہرشان تھا۔

بھاگوت پران مین جلد اول کے چوتھے باب مین مفصلۂ ذیل بیان

اسبات کو دریافت کرکے کہ وید کے رسومات چار قسم کے برہمنون کو

انجام دینا چاہیئے اُنھون نے ایک وید کو چار حصون مین تقسیم کیا تھا

کہ قربانی کی رسم اداکیجائے -

رگ وید - یاجوش وید - سمان وید - اوراتھرون وید اسی سے نکلے -

ایتہاس اور پران پانچوین وید کہلائے -

پھر یجر وید کی تقسیم دو اسکولون مین ہوئی - ایک سیاہ دوسرے

سفید -

مُنی لوگون نے آپسمین عہد کیا تھا - اگر کوئی شخص اُمنین کا کسی وقت مین

اس جلسہ سے غیر حاضر ہوا جو میرو پہاڑی پر ہوتا ہے - تو وہ سات

رات کے اندر برہمن کے قتل کرنے کے گناہ کا مرتکب ہوگا - صرف ویشام

پیان اس جلسہ سے غیر حاضر ہوا اور وقت معین پر حاضر نہو سکا اسلیئے اُس نے

عہد کے خلاف کیا اور اتفاقاً اُس نے اپنی لاتو نکی ٹھوکر سے اپنے بھابجے

کو ہلاک کیا - تب اُسنے اپنے مریدون سے کہا - کہ ای میرے مریدو کیا تم ہماری طرفسے

ایسے رسومات ادا کروگے - جو ہمکو اس برہمن کے خون کے گناہ سے پاک کرے -

تمکو ان رسوم کے ادا کرنے مین تامل نہین کرنا چاہیئے - اسپر یاجنا والکا نے

کہا - کہ ان ذلیل اور ناقابل برہمنون کو تکلیف دینے کی کیا ضرورت ہے مین تن تنہا

اِس بہرت کو پورا کرونگا - اِس گفتگو سے وہ عالی ہمت گنہگار رنجیدہ ہوا - اور اُس سے کہا - کہ وہ شخص جس نے اِن برہمنون کو بے عزت سمجہا ہی لازم ہے کہ اُسنے جو کچہ مجہہ سے سیکہا ہی اُس سے باز آوے - کیا تو اِن برہمنون کو نا قابل کہنے کی جرأت کرتا ہے ؟

اُس مرید سے کیا فائدہ ہی جو ہماری ہدایت کے خلاف کرے - تب یا جنا والکا نے جواب دیا کہ مین نے یہ تمہاری غایت تابعداری کی وجہ سے کہا تہا - بس صرف اسقدر کافی ہے - اے وہ شخص جو دوبارہ پیدا ہوا ہی مجہہ سے وہ سب لے لینا چاہتا ہے جو کچہ ہمنے اُس سے سیکہا ہی فقط

کشن پرشاد عفی عنہ

هُوَالْحَيُّ الْقَيُّوْمُ

روح کے اقسام

علماء فرماتے ہین کہ روح کی دو قسم ہین۔ ایک روح انسانی (عالم علوی جوہر ملائکہ سے ہے)

دوسری روح حیوانی (عالم سفلی سے اور لطافت بخارات اخلاط سے مرکب ہی)۔

حکماء کے نزدیک روح کی تین قسم ہین۔ حیوانی۔ نفسانی۔ طبعی۔

بعض کا قول ہے کہ نسبت اُسکی طرف حیوانی و نفسانی و طبعی کے باعتبار محال و صدور افعال اُسکے ہے۔ ورنہ دراصل روح حیوانی ایک ہی ہے۔

بعض کہتے ہین کہ ہر ایک روح اپنے مقام مین پیدا ہوتی

اور اپنے اپنے قوائے متعلقہ کو احساس و صدور افعال کی طرف فیضان بخشتی ہے۔

بعض کہتے ہین کہ روح جوہر اور لاتیجزا ہی قابل انقسام نہین۔ بالجملہ۔ قول جمہور یہ ہی کہ روح قلب مین پیدا ہوتی اور وہان اُسکو ایک مزاج خاص حاصل ہوتا ہے پھر وہ مستعد ہو جاتی ہے واسطے قبول نفس کے (جو تمام قوتونکی مبدا ہے) اور مہیا کرتی ہی تمام اعضا کو طرف قبول لینے دوسری قوتون کے پس وہ قوت روح کو مقام قلب مین آمادہ کرتی ہی جانب حرکت بسیط کے واسطے لینے (جذب) ہوا نسیم کے۔ اور جانب حرکت قبض کے بغرض دفع اُسکے۔ اُسوقت اُسکو روح حیوانی کہتے ہین۔ اور جب اُسمین سے ایک حصہ براہ عروق جانب دماغ صعود کرکے بسبیل کون طرف مزاج دماغ کے مستحیل۔ اور قبول نفس (مبدا افعال حس و حرکت و قوت نفسانیہ) کے لئے مستعد ہو جاتی ہی تو اُسکو روح نفسانی کہتے ہین علیٰ ہذا ایک حصہ اُسمین سے جب کبد مین نفوذ کرکے بسبیل کون طرف مزاج اُسکے مستحیل۔ اور قبول نفس (مبدا افعال طبعیہ) کے لئے آمادہ ہو جاتی ہی تو اُسکو روح طبعی کہتے ہین۔

ابو الشفا حکیم رکن الدین احمد عفی عنہ

چاند اور سورج کی روشنی

باگیور صاحب نے اپنے رسالہ مین لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دو چیزونکی روشنی اسطرح پر دریافت کیا چاہے کہ ایک مین دوسرے سے کسقدر زیادہ ہے مثلاً ایک چھوٹی سی موم بتی ہے اور ایک مشعل ہی اور کسی شخص کو یہ بات جاننی منظور ہو کہ مشعل مین بہ نسبت موم کی بتی کے کسقدر روشنی زیادہ ہے تو مناسب ہی کہ مشعل کو موم بتی سے اسقدر دور لیجائین کہ جسمین وہ موم بتی کے برابر روشنی دے پس جسقدر کہ وہ مشعل موم بتی سے دور ہوویگی اُسیقدر اُسکی روشنی زیادہ حساب مین زیادہ آئیگی یعنے جیسی روشنی موم بتی کی جسطرح کی چیز ہر ایک گز کے تفاوت سے پڑتی ہے اگر اُسیقدر روشنی اُسی جگہہ اُسیطرحکی چیز پر چار گز سے مشعل کی پڑے تو جاننا چاہئے کہ اُسمین موم بتی کے بہ نسبت ۱۶ اگنی روشنی زیادہ ہی کیونکہ جتنی دور کوئی روشن چیز جاتی ہے اُسیکی چوگنی اُسکی روشنی گھٹتی ہی صاحب موصوف نے دریافت فرمایا ہی کہ بہ نسبت سورج کی روشنی کے

مشعل کی روشنی جو ۱۶۱-انچ کی تفاوت سے پڑتی ہی ۱۱۶۶۴-گُنی کم ہے اور اس مشعل کی روشنی سے جو ۵۰ فٹ کے تفاوت پر پڑیگی چاند کی روشنی ۶۴ گُنی کم ہے اور اسی حساب سے سورج کی روشنی بہ نسبت چاند کے ۲۵۰۰۰۰ گُنی زیادہ ہے فقط

سورج نارائن کائستھ ماتھر

دیانت

واقعی یہہ عجب چیز ہے۔ اسکے دلفریب جذبات مین خدا جانے کیا اثر رکہا گیا ہے کہ کہین اسکی ذرا سی جہلک نظر آگئی بے اختیار دل فریفتہ ہوگیا۔ جہان کسی مین اسکا دل چہین لینے والا جلوہ دکہائی دیا دنیا نے کسی دلدادہ کی طرح اوسکی نازبرداری شروع کردی۔

اس غلام ہی کو دیکہئے جو اپنے ایک متمول آقا کے مزاج مین اسی دیانت کی بدولت بہت کچہہ دخل پاچکا ہے اور روز بروز ترقی کرتا جاتا ہے۔ اے لو۔ اب تو تمام کوبخیو تگاچی کا گچہ اوسکے نزدیک دکہائی دیرہا ہے یہی وجہہ ہے کہ اب وہ سابق کی بہ نسبت زیادہ تر اون حجرون یا مکانات مین نظر آجایا کرتا ہے جنمین نقدیات۔ جواہرات۔ ملبوسات۔ اور دوسرے بیش بہا چیزین رہا کرتی ہین انکی حفاظت اور دیکہہ ریکہہ مین وہ ہمیشہ اپنی جان لڑاتا نظر آجاتا ہے۔ وہ دیکہو! اوسنے ایک صندوق خدا جانے کس غرض سے کہولا بیٹہا ہے ہمکو تو اوسکی ہاتوکی حرکت سے بظاہر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ کوئی چیز گن رہا ہے۔ اچہا آئیے۔

ذرا آگے بڑھکر دیکھہ لین کہ فی الحقیقت ہمارے خیال کے موافق کوئی چیز گن رہا ہے یا کسی اور کام مین مصروف ہے - آہا - یہہ تو ایک جواہر کا صندوقچہ لئے بیٹھا ہے - اور ہر ایک زیور کا اوس چھوٹی سی کتاب سے مقابلہ کئے جاتا ہے جسمین اُسنے اپنی یادداشت کیلئے ہر ایک صندوق کے نمبر اور اشیاء کی تفصیل لکھہ رکھی ہے ذرا غور سے دیکھنا - اب اوسکے چہرہ پر ایک حیرت انگیز پریشانی کے آثار نمودھونے لگتے ہین - وہ ہر بار تشویش کے لہجہ مین ان چیزون کو جنکی جھڑتی لیا چاہتا تھا بار بار الٹ پلٹ کے دیکھہ رہا ہے اوسکو جب اپنی مطلوبہ چیز کے ملنے مین ناکامی ہوتی ہے تو بڑی حیرت کے ساتھہ سناٹے مین آجاتا ہے تھوڑی ہی دیر مین اوسکا یہہ سکوت ایک بیچینی سے مبدل ہو جاتا ہے - وہ بیقرار ہو کر دراز کوٹ کے جیبون مین جسکو وہ پہنے ہوے ہے ہات ڈال ڈال کر جلد جلد کسی چیز کی تلاش کر رہا ہے مگر یہان بھی کوئی چیز اوسکے ہات نہ آئی - اوسنے پریشان ہو کر ایک خدمتگار کا نام لیکر پکارا "قنبر" جواب ندارد (پھر ذرا زور سے) "قنبر" . . . . . جی آیا

اس آواز کے ساتھہ ہی اوسکے سامنے ایک نوجوان سیاہ فام سا ایک شخص اکر کھڑا ہو گیا اسنے (اداب کر کے) ارمان تم کہان رہتے ہو ذرا جاؤ تو دوپہر کے دالان مین میرا کوٹ جو لٹکا ہوا ہے اُٹھالاؤ - جلد جاؤ -

اتنا کہا اور خاموش ہورہا۔ قنبر گیا اور تہوڑی ہی دیر مین وہ کوٹ اُٹھا لایا اسنے اوس کوٹ کے جیبون مین ہاتہہ ڈالکر کچہہ ٹٹولنا شروع کیا۔ آخر اوسمین سے ایک کاغذ نکلا جسکو دیکہتے ہی اس اعلےٰ درجہ کے دیانت دار شخص کے چہرہ پر یکبیک خوشی کے آثار نمایان ہوجاتی ہین جیسے کوئی کہوئی ہوی چیز ملجاتی ہے۔ قیاسا یہہ کاغذ جو اوسکے ذہن سے اُتر گیا تہا اوس زیور کا مطلوبہ معلوم ہوتا ہے جسکے جہرتی مین برآمد نہ انے سے اس متدین شخص کے ہواس باختہ ہوجاتے ہین۔

اچہا اسکو چہوڑ دیجے ذرا اوس مہاجن کے گماشتہ کو دیکہیے وہ اپنی بے لاگ طبیعت اور حیرت انگیز دیانت کی وجہہ سے اپنی مالک کی دکان کا مختار بنا جاتا ہے۔ اوسکی اعلےٰ درجہ کی دیانتداری نے مالک کان کی دلپر ایک سکونی حالت طاری کرر کہا ہے۔ وہ اطمینان سے بیٹہا اسائش کے مزے لے رہا ہے۔ جیسے اپنی گماشتہ کی قابل قدر دیانت پر ناز کر رہا ہے۔ نہین دیکہو۔ وہ زبان حال سے کہہ رہا ہے۔ ہم نے جیسا متدین گماشتہ پایا ہے بہت کم کسی نے پایا ہوگا۔ کبہی کبہی اوسکے دلفریب حرکات وسکنات بڑی ہی پیار کی نظر سے دیکہنے لگتا ہے جسمین اوسکو دیانتداری اور خیر خواہی کی پیاری صورت محسوس طور پر نظر آجایا کرتی ہے۔

اس بیچارے مہاجن ہی پر کیا موقوف ہے دنیا بھر مین کوئی عقلمند شخص ایسا نہو گا جو دیانت داری کو دل سے قدر نہ کرے۔ غرض دیانت ایک اعلےٰ درجہ کا خلق ہے جو فطرت کے فیاض ہاتون اونہین معدودے چند اشخاص کے حصہ مین آجایا کرتا ہے جنکی حصہ مین وہ آتا ہے۔

سید اعظم اللہ چشتی

کیفیت ابتدائی کالیست

جسوقت نارائن یعنے نرنکار کے اچھا یعنے ارادہ بہارے دیتا ہو
اُسوقت مایا جو قدرت ایزدی ہے اُسکو حکم یعنے الہام ہوا کہ بنا کرے
اولاً برمھہ اچھا سے نارائن کے پیدا ہوئے اور برمہ وشنو جو ستگن روپ
ہی۔ اور شیو جو مہادیو ہین اِنکی کتھا طولانی ہے لہذا یہ بیان چھوڑ دیا گیا
برمہاجی کا حال ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ کہ جسوقت برمہ نابھہ کنول سے
باہر آئے اُسوقت قیاس کئے کہ مجھے کون پیدا کیا اور کس کام کے لئے
جب قیاس سے ظاہر نہوا تو اُسوقت پھر اندرون کمل واپس ہوے
بارہ[۱۲] برس تک اندر پھرتے رہے کچھ پتا نہ مِلا اُسوقت بعجز وانکساری فریاد
کئے تب الہام ہوا کہ مین واسطے آغاز دنیا تجکو پیدا کیا اولاً عبادت کر بعد
قبول عبادت آغاز دنیا ہوگی۔ برمہ جی بارہ[۱۲] ہزار برس تپشیا کئے اور
قبول ایزدی ہوے اُسوقت سِرشتے رچیکا حکم ہوا برمہ کے منہ سے
برہمن[۱] اور بھج یعنے بازو سے چھتری[۲] اور جانگھہ یعنے رانوں سے۔ بیس[۳]

یعنے بقال اور چرن یعنے پانؤن سے شُدر پیدا ہوے جسوقت ہمہ اقسام کی
مخلوق پیدا ہوئی برمہ کو خیال ہوا کہ انکے اعمال ثواب و عذاب کو لکہنے والا
ضرور ہے پہر نارائن کا دہیان کیے جسوقت آنکہہ کہولے اُسوقت ایک
شخص سیاہ فام ہاتہہ مین دوات اور قلم لئے ہوے کہڑا ہوا تہا بعد معاینہ
پوچہے کہ اے شخص تو کون ہے تیرا نام کیا ہے وہ عرض کیا کہ آپ جو
دہیان کیے ہین وہی ہون اور آپکا فرزند ہون اب جو ارشاد ہوا اطاعت
کرون - برہما جی نے فرمایا کہ تمہارا نام چہتر گپت رکہا گیا - اور ذات
تمہاری کالیست چہتر یعنے پُتلی اور گپت یعنے غیبت سے پیدا ہوے
اسلئے اسم بامسمے رکہا گیا اور ذات کالیست ہونیکی وہی وجہ ہے جو بالا
مذکور ہوئی - یعنے ہر چار قوم کی بنا جو بیان کی گئی - اب کوئی مقام جسم
باقی نہ رہا بنا بران جملہ جسم سے مراد دیگر کالیست کایا یعنے قالب سے
یہ مراد نکلی - جیسا کہ لکہنوی دہلوی اور مدراسی جس مقام کا آدمی ہو اُس نام سے
مشہور ہوا کرتا ہے لہذا جملہ قالب سے تمہاری ابتدا ہے اسلئے کالیست
ذات مقرر ہوئی اور اُنکو حکم برہما جی کا یہ ہوا کہ اُنتکاپوری مین جا کر تپشیہ
کرو جب تمہاری عبادت مقبول ہوگی تمکو حکم کاروبار دیا جاویگا حسب الحکم
برمہ تپشیا کو گئے - فقط

فتح چند صدر محاسب جاگیرات عالیجناب مہاراجہ بہادر

فصل دوم

انتظام سلطنت

ہم اسکے قبل (فصل اول مین) ملکۂ معظمہ کے ملکی و تخت نشینی کے حالات لکھہ چکے ہین۔

اب قبل اسکے کہ انتظام سلطنت پر مضمون لکھین ہر میجسٹی ملکۂ معظمہ کے مفصل ممالک کا نقشہ دکھادین۔

یہ نقشہ اُن ممالک کا ہے جو ہر میجسٹی کی تخت نشینی کے بعد ملکہ کے قبضۂ اقتدار مین آئے

ایشیاء

نام ملک	آبادی	رقبہ بحساب میل	تاریخ قبضہ	کسطرح سے ملا
ہندوستان وغیرہ	۲۹ کرور	۱۵۹۹۵۴	سنہ ۱۸۵۸ع	کمپنی سے لیا گیا
برہما	۵۰ لاکھہ	۱,۹,۰۰۰	سنہ ۱۸۶ع	فتح کیا گیا
سیلون	(۳لاکھہ ۷۶ ہزار)	۲۴۷۰۲	سنہ ۱۸۰۱ع	عہدنامے سے
عدن وسکوترہ	۴۴ ہزار	۳۰۷۰	سنہ ۱۸۳۹ع	فتح کیا گیا
۵۵ کرور				

نام ملک	آبادی	رقبہ بحساب میل	تاریخ قبضہ
سائپرس +	۱-لاکھ ۸۷ ہزار	۳۵۸۴	سنہ ۱۸۷۸ع
ہانک گانگ	۱-لاکھ ۶۰ ہزار	۳۲	سنہ ۱۸۴۱ع
مے یوآن	۶ ہزار	۳۱	سنہ ۱۸۴۷ع
برٹش نارتھ بورنیو	ایک لاکھ ۵۰ ہزار	۳۱,۰۰	سنہ ۱۸۷۷ع
افریقہ			
کیپ کالنی	ایک لاکھ ۲۲ ہزار	۲,۱۳,۰۰۰	سنہ ۱۸۵۱ع
نٹال +	۴-لاکھ ۲۵ ہزار	۲۴,۰۰۰	سنہ ۱۸۴۳ع
گولڈ کوسٹ	۵-لاکھ ۲۰ ہزار	۱۶,۲۲۰	سنہ ۱۸۷۰ع
امریکہ			
برٹش کوملیا	۶۰ ہزار	۳,۴۱,۳۰۵	سنہ ۱۸۵۸ع
اسٹریلیشیا			
نیوزیلینڈ	۵-لاکھ ۸۰ ہزار	۱,۰۴,۰۰۰	سنہ ۱۸۴۰ع
جزائر فجی	ایک لاکھ ۴۰ ہزار	۷,۴۲۲	سنہ ۱۸۷۴ع
نیو گنی	۱-لاکھ ۳۷ ہزار (۵، و	۸۸,۴۵۷	سنہ ۱۸۸۴ع

ملکہ معظمہ اپنے وزیر اعظم کے ذریعہ سے جملہ وزرا سلطنت (جو تعدادی (۱۹) ہین) اور امراد ولت وارا کین پالیمنٹ کی حکومت کرتے ہین۔

۱۹ - وزراء کے عہدوں کی یہ تفصیل ہے

۱ - وزیر خارجہ و معاملات رعایائے غیر -

۲ - وزیر مذہبی -

۳ - وزیر ہند -

۴ - وزیر نو آبادیان و بحری -

۵ - وزیر خزانہ و بینک -

۶ - وزیر مال -

۷ - وزیر تعلیمات -

۸ - وزیر تار برقی و ٹپہ خانہ -

۹ - وزیر جنگ -

۱۰ - وزیر افواج برّی و بحری -

۱۱ - "لارڈ میر"

۱۲ - وزیر تجارت و صنعت و حرفت -

۱۳ - وزیر تعمیرات -

۱۴ - وزیر معدنیات -

۱۵ - وزیر عدالت برّی و بحری -

۱۶ - وزیر آیرلینڈ -

۱۷- وزیر طبابت -

۱۸- وزیر ریاست لنکسٹر -

۱۹- وزیر کمپنیان وریلوے -

اگرچہ کہ (۱۹) وزراتی عہدہ ہین لیکن اکثر ایسا اتفاق ہوا ہے کہ ایک ایک وزیر کے سپرد دو دو اور اِس سے زائد بھی عہدے ہین - جیسا کہ ہم بتا آئے ہین - مگر ان وزرا مین وزیر خارجہ وافواج وجنگ ووزیر بحری ووزیر ہند ووزیر ممالک نوآبادیان ووزیر خزانہ وبنیک ووزیر معدنیات وکمپنیان وریلوے - ممتاز اور بڑے ذمہ دار حکام ہین -

اِن وزرا کے علاوہ وزیر اعظم ایک ہوتا ہے اور اِسطرح سے ۲۰ کا حساب ہوا - (۱) مین ہر مجسٹی ملکہ معظمہ شمار ہوتے ہین اور کونسل (پارلیمنٹ) کے پریزیڈنٹ یا تو ملکہ معظمہ ہوتی ہین یا وزیر اعظم" انہین (۲۱) فرمانفرماؤن کی مجلس ساری سلطنت برطانیہ کو سنبھالی ہوئی ہی پارلیمنٹ انگلنڈ مین دو قسم کے ہین - ایک پارلیمنٹ جمہور انام (عوام) اور دوسری پارلیمنٹ شاہی (امرا) پارلیمنٹ عوام مین بلحاظ ممالک گریٹ برٹن اور آئرلنڈ حسب ذیل اراکین شریک ہین -

انگلنڈ کے - (۴۰۱) - آئرلنڈ سے - (۱۰۵) اسکالینڈ سے (۵۳)

اور ویلز سے (۲۹) — جملہ — (۶۵۸) — یہ پارلیمنٹ عوام کی انتظامی
و مالی وغیرہ معاملات کے لئے گویا سلطنت کے کھم ہے —
اِسکے علاوہ ہر ہر ضلع (شیئرز) مین ایک کونسل رہتی ہے - جہان
لارڈ میر (شریف عدالت) صدر نشین ہوتا ہے اور ایک ثلث اراکین
سرکاری عہدہ دار و دو ثلث اراکین رعایا کی طرف سے مجلس مین منتخب
و مقرر ہوتے ہین - بعض اوقات یہ بھی ہوا کہ انہین اضلاع کے اراکین
لنڈن کے پارلیمنٹ مین رعایا کی طرف سے مقرر اور شریک ہوے -
شاہی پارلیمنٹ امرا کو باتفاق یا بالغلبہ آرا ہر طرح کا اختیار حاصل ہے
ا - صلح و جنگ خود ملکہ معظمہ ہی سے متعلق ہے -
۲ - پارلیمنٹ کی معطلی و موقوفی کا اختیار بھی انہین حاصل ہو -
۳ - قوانین پر دستخط کرنا جبکہ وہ پارلیمنٹ سے منظور ہوکر آے یا اسکو
نامنظور کرنا اگرچہ کہ وہ منظور شدہ پارلیمنٹ ہون - (مگر ایسا کبھی ہوا)
۴ - مجرمان قانون کو معاف کرنا -
۵ - سکہ مسکوک ہونا بھی بہ حیثیت ملکۂ معظمہ کے حکم مین ہے -
۶ - مدارج و مناصب شاہزادگی و امرای کا عطا کرنا اور خطابات کا دینا
بھی ہر ملکہ معظمہ کے اختیار مین ہے -
امرا کی پارلیمنٹ مین شرکا (صفحہ ۲۰) کے مطابق ہین

علماء دین (آرچ بشپ وغیرہ) ۳۰ - اسم } جسمین اسقف اعظم کلیسائے انگلینڈ (۲۶) اور ایک(۱) اسقف اعظم اور تین(۳) اسقف آیرلینڈ کے ہوتے ہین -

امرا کی تعداد کوئی معین نہین ہے مصلحت کے لحاظ سے جس قدر امرا شریک کرلینا چاہے شریک کرلیجا سکتے ہین - انگلینڈ مین امرا کے درجہ پانچ ہین -

۱ - ڈیوک - یہ سب سے بڑا درجہ ہے جیسا ہمارے ملک مین شمس الامرا یا جاہی خطاب یافتہ -

۲ - مارکوئیس - ہمارے ملک مین ملکی خطاب یافتہ کا درجہ ہے یا مہاراجگان -

۳ - ارل - جیسے ہمارے ہان کے جنگی دولائی خطاب یافتہ امرا کا درجہ ہے

۴ - وای کونٹ - خان بہادر -

۵ - بیرن - صاحب یا آفندی -

پارلیمنٹ امرا مین اگرچہ کہ امراء کی تعداد معین نہین - جیسا مین پہلے عرض کرچکا ہون تاہم حساب اور کارروائی کے لئے عام طور پر اسقدر تعداد کم از کم دریافت ہوئی ہے سوائے انگلینڈ کے امراء کے - آیرلینڈ کے (۱۶) امیر اور اسکاٹ لینڈ کے (۲۸) امیر شریک ہین -

انگلینڈ یا یہ کہئے کہ سلطنت برطانیہ مین اصل اصول انتظام کے لئے صرف قانون ہی ایک ایسی زبردست قوت ہے جس سے کُل امور طے پاتے ہین - اسلئے ہم انگلینڈ کے موجودہ قوانین فصل حضومات کا ذکر تے ہین جو شاید بے موقع نہین ہے -

جب کوئی قانون انگلستان مین نافذ ہوتا ہے تو حسب طرائقہ ذیل پہلے وہ پاس کیا جاتا ہے -

ایسے قانون کا مسودہ پارلیمنٹ عوام مین پیش ہوکر پارلیمنٹ امرا مین پیش ہوتا ہے اور پارلیمنٹ امرا کے دو محکمہ ہین یعنے "دوزرا سلطنت کا اجلاس" اور امرا پارلیمنٹ کی کمیٹی" اِن دونون محکمونمین وہ مسودہ تجویز کیا جاتا ہے - جبکہ قانون زیر تجویز ہو تو اسکو بل کہتے ہین - پارلیمنٹ عوام مین اور پارلیمنٹ امرا کے دونون محکمون مین یہ قانون ۲-۳ دفعہ پڑہا جاتا ہے - اور ہر وقت پڑہنے کے بعد بالاتفاق یا بغلبۂ آرا پاس ہونا چاہئے اِس مکرر سکرر پاس کے بعد بجنسہ وہ قانون ہر مجسٹی ملکہ معظمہ کے ملاحظہ مین گذران دیا جاتا ہے اور ملکۂ معظمہ اپنے دستخط سے اُسکو عزت بخشتی ہین - قانون مالگذاری محصولات وغیرہ عموماً انگلنڈ کی پارلیمنٹ عوام مین طیار ہوکر صرف پارلیمنٹ وزرا مین گذرانا جاتا ہے - اور وہان سے ہر مجسٹی ملکۂ معظمہ کے دستخط ہوجاتی ہے - محصولات و

مالگذاری کا قانون جب تک پارلیمنٹ عوام پیش نکرے۔ تب تک ہر مجسٹی ملکہ معظمہ یا ورزا کو کوئی اقتدار جدید قانون مالگذاری و محصولات نافذ کرنیکا نہین ہے۔

قوانین انگلنڈ کے طریقہ تعمیل تین اصول پر منحصر ہین۔

سپہلے جوری کے ذریعہ صرف مقدمہ کی اصلیت دیکھی جاتی ہے کہ آیا یہ مقدمہ لائق ارجاع عدالت ہے یا نہین؟۔ (۱۲) شرکا رجوری کے ایک مجلس بالاتفاق اپنے راے ظاہر کرنیکے بعد حسبہ عمل ہوتا ہے۔

دوسرے صلح یا پنچایتی فیصلہ۔

تیسرے عدالت "

انگلینڈ اور اسکاٹ لینڈ کے طریقہ جوری مین صرف اسقدر فرق ہے کہ اسکاٹ لینڈ مین بالاتفاق آراکی کوئی ضرورت نہین۔ صرف۔ غلبہ پر فیصلہ ہوتا ہے۔ اور پندرہ جوری یہان شریک رہتے ہین۔

انگلینڈ مین تین ہی قسم کے قانون ہوتے ہین۔

اسپچوٹ لا،، .. .. .. یہ وہ قانون ہے جو دونون پارلیمنٹ کے منظوری سے بحکم بادشاہ صادر ہوتا ہے۔

کامن لا،، .. .. .. یہ وہ قانون ہے جو قدیم سے جاری ہے۔

لا آف اکوسیٹی — یہ وہ قانون ہے جو بدریعہ وزیر مذہبی بادشاہ سے پاس ہوتا ہے۔

انگلینڈ اور ایرلنڈ کے (قوانین کے بیان کے سات ہی) بڑی بڑی عدالتین بھی قابل تذکرہ ہین۔

(۱) محکمہ چانسیری۔ — یعنے صدر حاکم عدالت عالیہ و عدالتہائے ممالک۔ (جیساکہ محکمہ عدالت سرکار عالی یا ہند مین جوڈیشل ڈپارٹمنٹ ہے) اس محکمہ سے مزامین و اسناد شاہی و احکام سلطنت نافذ و جاری ہوتے ہین۔ اور اقسام کے دستاویزات کے بھی رجسٹری اسی ذریعہ سے ہوا کرتی ہے۔ پارلیمنٹ اور کونسلون کے منعقد ہونیکا حکم بھی اسی محکمہ سے ملتا ہے۔ اس محکمہ کے حاکم کا لقب لارڈ چانسلر ہے اور عموماً وزرا سلطنت مین سے یہ عہدہ لارڈ میر کو سپرد ہے۔

(۲) کوینس بینچ،،۔ — یعنے عدالت شاہی ملکہ اسکا حاکم بھی

	عام طور پر کوئی وزیر ہوتا ہے۔
(۳) کومن پلز —	عدالت مرافعہ شاہی ملکہ۔ اسکا حکم وزیر عدالت ہوتا ہے۔ یا نایب لارڈ چنلیٹر
(۴) عدالت العالیہ مال۔	محکمہ وصول یا معافی خراج ملک و تصفیہ حقوق شاہی متعلقہ مالگزاری و محاصل ملکی۔ اسکا افسر وزیر مال یا مہتمم خزانہ عامرہ ہے۔
(۵) پروی کونسل۔	اس عدالت کے ججان بالکل خود مختار ہوتے ہین اور وہ دباو سلطنت سے بری ہین اس محکمہ کا تعلق ہند و انگلینڈ دونون سے ہے۔

اسکاٹ لینڈ مین دو بڑی بڑی عدالتین بلحاظ تقسیم اسمات مقرر کیگئی ہین ان عدالتون کا دستور یہ ہے کہ وہ سال بھر مین دو دفعہ اپنے سمت کا دورہ کرتے ہوے دیہات کے باشندون کے حقوق کا تصفیہ کرتے ہین۔ اور مرافعہ سنتے ہین۔

انگلینڈ کے انتظام کے بعد ہندوستان اور دوسرے مقبوضات برطانیہ کے ذیلی انتظام کی مداحت ضرور ہے۔ لیکن مین اس مضمون مین صرف ہند کے انتظامی حالات کی مداحت کرونگا اور دوسرے مقبوضات کے

انتظامی حالات نہ تو اس قدر دلچسپ ہین کہ اُسکا اظہار کیا جاے اور
نہ ایسا تعلق رکہتے ہین - جو بے جا نہین -
انگلینڈ کے انتظام کے بعد ہند کے سلطنت کا انتظام سب سے بڑا ہوا ہے
اور در حقیقت بہ حیثیت شہنشاہی و بوجہ وسعت ملک ہند کا انتظام اگرچہ
انگلینڈ سے بڑا بھی نہ ہو تو برابر ضرور ہے -

طریقہ انتظام سلطنت

ہم اوپر بتا آے ہین کہ وزیر ہند وزرار دولت برطانیہ مین شریک ہی
اور یہ ہند کے لیئے بطور نایب شہنشاہ یا قایم مقام ملکہ سمجہا جاتا ہے "
اس کے ماتحت ایک کونسل بہی ہے - جسکے ہند کے مداخل و مخارج دست
قدرت مین ہے - وزیر ہند کا مستقر انگلینڈ ہے بعض موقعون پر معاملات
خارجہ مین بالکل مطلق العنان کارروائی کرتا ہے - ویسراے ہند کا تقرر
ملکہ یا وزیر ہند کے اختیار مین ہے - گورنر مدراس و بمبئی و کمانڈر انچیف -
ممبران کانسل گورنر جنرل - و گورنر - ججان ہائیکورٹ مدراس و کلکتہ و بمبئی و
الہ آباد کا تقرر ید قدرت مین وزیر ہند کے ہے - لفٹنٹ گورنر وغیرہ و کمشنران
ہند - جیسے چہوٹے عہدہ دارون کی تقرر کی صرف منظوری وزیر سے
متعلق ہے -

وزیر کے بعد گورنر جنرل ہند ، نایب شہنشاہ ہند سمجھے جاتے ہین یہ باجلاس کونسل ہر کام کو کیا کرتے ہین ۔ اُن کے کونسل مین سات ممبر ہوتے ہین ۔ اور ہر ممبر کی تقرری کا اختیار ہے لیکن منظوری لینی پڑتی ہے ۔ یہ کونسل کے خود پریزیڈنٹ ہے ۔ لیکن جب کہ یہ نہ ہو کوی اعلیٰ درجہ کا ممبر (نایب میر مجلس) پریزیڈنٹ ہو جاتا ہے ۔

ویسرا ے ۔ باجلاس کونسل قانون کے نفاذ اور تبدیل و تنسیخ و ترمیم کا اختیار رکھتے ہین ۔ جب کسی قانون کے نفاذ و منظوری کی بحث ہوتی ہے تو اور بھی زاید ممبر شریک کر لیتے ہین ہند کے کل صیغہ جات سلطنت ۔ حسب ذیل ممبران کانسل گورنر جنرل ہند کے تفویض ہین

محکمہ مال و تجارت	اور اسمین صیغے ۔ آمد و خرچ مالگزاری اسٹامپ آبکاری ۔ ڈاکخانہ ۔ معدنیات تجارت ۔ صنعت ۔ و حرفت وغیرہ ۔
محکمہ محاصل و زراعت	جنگلات ۔ چوبینہ ۔ کاشتکاری ۔ یومیہ ۔ انعام ۔ وقف وغیرہ صیغے اس سے متعلق ہین ۔
محکمہ داخلہ	سے سررشتہ طلب ۔ سررشتہ تعلیم ۔ حفظان صحت ۔ جوڈیشل ڈپارٹمنٹ ۔

	صفای - امورات لوکل - یا پولٹیکل - پولیس - مقاصد مذہبی - امور رعایا غیر متعلق ہین -
محکمہ خارجہ	اس کے افسر خود گورنر جنرل ہین - ہند - افغانستان - بلوچستان - نیپال - حیدر آباد میسور وغیرہ جملہ ریاست ہاے ہند کے ایجنٹون - اور ریزیڈنٹون سے اسی محکمہ سے خط و کتابت ہوتی ہے -
محکمہ رفاہ عام (پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ)	اس محکمہ سے ریل - تار برقی - سڑک - انہار - باغات - عمارات تعمیر امداد معذورین امداد غیر معمولی - قحط - سامان تفریح کے صیغے متعلق ہین -
محکمہ جنگ	جنگی بیڑے - جنگی تجارت - کمسریٹ - افواج بری و بحری ہند جہازات ڈکخانہ مخزن باروت - والنٹیرز - صنعت و حرفت جنگی صلح و پیام رسل و رسایل جنگ - محکمہ نقشہ جات جنگ دواخانہ ہاے

	جنگ اخبارات جنگ وغیرہ اُمور اس سے متعلق ہین۔
محکمہ قانون	نفاذ وتنسیخ وترمیم ومعطلی مسودات وقانون کا پورا تعلق اسی محکمہ سے ہے

جنگی لاٹ۔ اور جہان کونسل منعقد ہو وہان کے لفٹنٹ گورنر بلحاظ اپنے عہدون کے صیغہ ہاے متعلقہ کی ممبر سمجھے جاتے ہین۔ لیکن پبلک ورک کی ممبر کا عہدہ ہمیشہ خالی رہتا ہے۔ اور اسپر مناسب موقع کے سات کسی لفٹنٹ گورنر یا اعلےٰ عہدہ دار کا تقرر ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد ممالک ہند کے صوبون کی تقسیم دیکھنی چاہئے اور یہ غور کرنا ضرور ہے کہ اِن محکمہ جات کا تعلق صوبون کے تقسیم سے کسطرح پورا ہوتا ہے۔

ہند کے (۱۳) صوبے (لوکل گورنمنٹ) آج قرار دیئے گئے ہین۔

(۱) صوبہ مدراس۔

(۲) صوبہ بمبئی مع سندہ۔

(۳) صوبہ بنگالہ۔

(۴) صوبہ ممالک مغربی وشمالی۔

(۵) صوبہ متوسط ہند۔

(۶) صوبہ پنجاب۔
(۷) صوبہ برہما۔
(۸) صوبہ برار (ملک ماتی نظام)۔
(۹) صوبہ گجرات مع اجمیر و میواڑ۔
(۱۰) صوبہ گورکہہ و منی پور۔
(۱۱) صوبہ بلوچستان۔
(۱۲) صوبہ آسام۔
(۱۳) صوبہ جزائر انڈمان وغیرہ۔

۱ مدراس اور بمبئی مین۔ دو گورنر۔ بماتحتی گورنر جنرل مقرر ہین۔ لیکن کل خط و کتابت وزیر ہند سے ہوتی ہے۔
۲ بنگالہ۔ ممالک مغربی و شمالی۔ پنجاب پر لفٹنٹ گورنر
۳ برہما۔ آسام۔ گورکہہ۔ برار۔ انڈمان پر چیف کمشنر
۴ اجمیر (میواڑ)۔ سندہ پر کمشنر
۵ بلوچستان پر پولیٹکل ایجنٹ۔ مقرر ہین

یہ سب حکام براست نواب گورنر جنرل کے ماتحت اور انکے تابع ہین

صوبے اضلاع پر منقسم ہین ہند کے اسوقت (۲۴۶) اضلاع ہین جسکی صوبہ داری تفصیل یہ ہے

نمبر	صوبے	تعداد حصص	تعداد اضلاع	رقبہ بحساب میل	تعداد دیہات
	گورنر صوبہ				
۱	صوبہ مدراس	۱	۱۲	۱،۴۱،۱۸۹	۵۷۰۸۱
۲	صوبہ بمبئی معہ سندھ و عدن و جزیرہ پیرم	۶	۲۵	۱،۲۵،۱۴۴	۲۵۲۰۲
	گورنر جنرل ہند				
۳	.. .. .. صوبہ اجمیر و میواڑ	۱	۲	۲،۷۱۱	۴۷۵
۴	.. .. صوبہ کورگھ	۱	۱	۱،۵۸۳	۴۹۷
۵	لفٹنٹ گورنران ۱ صوبہ بنگالہ	۹	۴۷	۱،۵۱،۵۴۳	۲۲۷۱۶۵
۶	(۲) صوبہ ممالک مغربی و شمالی	۱۱	۴۹	۱،۰۷،۵۰۳	۱۰۶۲۰۰
۷	(۳) صوبہ پنجاب	۱۰	۳۲	۱،۱۰،۶۶۷	۳۴۸۴۳
۸	(۴) صوبہ برار مفوضہ نظام	۱	۶	۱۷،۷۱۸	۵۸۲۲
۹	(۲) صوبہ آسام	۳	۱۳		
۱۰	(۳) صوبہ متوسط	۴	۱۸	۸۶،۵۰۱	۳۴،۳۵۵
۱۱	(۴) صوبہ برہما	۸	۳۶	۱،۸۱،۳۳۰	۱۸،۷۶۹
۱۲	(۵) صوبہ جزائر انڈمان	+	۱	۱۲۰	۵۹
۱۳	پولٹکل ایجنٹ (۱) صوبہ بلوچستان و کوئٹہ	+	۱	۱۴۱	۱۲۰
*	میزان	۵۴ حصص	۲۵۲ *	۹،۶۴،۹۹۲	۵،۳۷،۹۰۱

*(۲۴۶) اضلاع اس عام حساب سے زائد ہین اس حساب مین بڑے بڑے تعلقات بطور ضلع شمار کئے گئے ہین اور ہمارے حساب ۲۴۶ مین تعلقات کو بحیثیت ضلع تقسیم کرکے بجنسے ۲۵۲ کی جگہہ اوپر ۲۴۶ - اضلاع بنایا تہا فقط

گورنر جنرل کے راست اختیاری - (۲) صوبہ - لفٹنٹ گورنر کے ذریعے سے (۳) صوبہ چیف کمشنروں کے ذریعے سے - (۵) صوبہ - پولٹیکل ایجینٹ کی ذریعے سے (۱) صوبہ گورنر کے ذریعے سے - (۲) صوبہ - پر گورنر جنرل فرمانفرما ہین -:-

صوبہ مدراس

اس صوبہ کی وسعت گریٹ برٹن و ائرلنڈ سے زیادہ ہے اسکی آبادی (۳۰۴۴۳۵۶۲۵۲۳) کے قریب ہے جو ملک اٹالی کے آبادی کے برابر ہے - اس سے (۵۰) کوس پر پہولچری مشہور شہر فرانس لب دریا واقع ہے - جو صفائی درستی سے اپنی آپ نظیر رکہتا ہے - یہان اراکین (ممبر) کے ایک لیجسلیٹو کونسل ہے جسکی پریزیڈنٹ خود گورنر مدراس ہے - اور ایڈوکیٹ جنرل (وکیل سرکاری) بھی اسمین بلحاظ عہدہ کے ممبر ہوتا ہے - سات ممبر قرعہ اندازی سے شریک ہوتے ہین - یا سفارش پر - ایک محکمہ صفائی اور ایک محکمہ تعلیم سے دو بورڈ (مال) اور تجارت سے ،، باقی سرکار کے طرف سے مقرر ہو کر ایکیس کا تکملہ کر کیا جاتا ہے - شہر مدراس خود - دار الحکومت ہے اور یہان حسب ذیل عہدہ دار مقیم ہین -

(۱) گورنر صاحب (۲) پرایویٹ سکرٹری (۳) ملٹری سکرٹری (۴) ایڈ لکانک (۵) دیسی ایڈ لکانک (۶) انریری ایڈ لکانک

(۷) ڈاکٹر آفسر (۸) کونسلر و کمانڈر انچیف (۹) وائس پریذیڈنٹ کونسل (۱۰) گورنمنٹ ممبر کونسل (۱۱) ایڈیشنل ممبران (۲۱) اسم (۱۲) چیف سکرٹری (۱۳) معتمد مالگزاری مع ممبران مجلس مال (۱۴) ملٹری بریگیڈ جنرل۔ (۱۵) حاکم محکمہ رفاہ عام (۱۶) میر مجلس عدالت العالیہ مع ججان (۴) اسم (۱۷) ایڈوکیٹ جنرل۔

صوبہ بمبئی

ہذا اس سے وسعت ملک مین یہ صوبہ زیادہ ہے۔ اسکی آبادی (۲۳۱۱۸۹۰۱) ہے طول ملک کے ۱۰۵۰ میل اِس صوبہ مین بندرہن ہین۔ کراچی۔ بمبئی کے بندرگاہ بہت مشہور ہے۔ یہان ایک واضعان قوانین کی مجلس ہے۔ یہان جمہور کے طرفسے (۸) ممبر منتخب ہوتے ہین۔ محکمہ صفائی اور مال سے اور سرداران دکن و زمینداران سندھ اور تجاران کمپنی ہا سے تجارت و تعلیم کے طرفسے ایک ایک ممبر شریک ہوتا ہے۔ اس صوبہ کے حاکم کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) گورنر صاحب۔ (۲) پرائیوٹ سکرٹری۔ (۳) ملٹری سکرٹری (۴) ایڈیکانگ (۵) وسپی ایڈیکانگ (۶) آنریری ایڈیکانگ (۷) ڈاکٹر آفسر (۸) کونسلر کمانڈر انچیف۔ (۹) ایڈیشنل ممبران (۲۰) اسم

(۱۰) سکرٹری کونسل۔ (۱۱) چیف سکرٹری۔ (۱۲) پولٹیکل سکریٹری (۱۳) ملٹری سکرٹری۔ (۱۴) آفسر محکمہ رفاہ عام۔ (۱۵) میر مجلس عدالت العالیہ مع ججان (۷) اسم (۱۶) کمشنر سندہ (۱۷) پولٹیکل رزیڈنٹ عدن۔

صوبہ بنگال

مدراس اور بمبئی سے اس صوبہ کی وسعت بہت زیادہ ہے۔ اس کی آبادی (۷۸۹۶۴۳۱۷) کرور ہے ۱۸۵۴ء سے یہان گورنر مقرر ہوا ہے۔ امریکہ سے بھی فیصدی نوسے آدمی آینکی ابادی مین زیادہ ہین۔ یہان صرف (۲۰) ممبر کی پارلیمنٹ (کونسل قانون) مقرر ہوتی ہے۔ آٹھ ممبر تو قرعہ اندازی سے منتجب ہوتے ہین جو باشندگان کلکتہ معدنیات۔ تعلیم۔ سے ایک ایک۔ صفائی و مالگذاری سے دو دو اراکین شریک کی جاتی ہین۔ دارالحکومت بنگالہ کلکتہ ہے جسمین یہ عہدہ دار رہتے بستے ہین۔

(۱) لفٹننٹ گورنر صاحب (۲) پرالویٹ سکرٹری (۳) اے ڈی کانگ (۴) ممبران مجلس واضعان قانون (۱۹) اسم۔ (۵) معتمد مالگذاری۔ (۶) معتمد محکمہ رفاہ عام (۷) میر مجلس عدالت العالیہ مع ججان (۱۲) اسم (۸) ایڈوکیٹ جنرل۔

صوبہ ممالک مغربی و شمالی

اس کا دار الحکومت الٰہ آباد ہے یہ صوبہ ملک بنگالہ سے پہلے متعلق تھا لیکن ۱۸۳۳ء سے یہہ ایک علحدہ صوبہ قرار دیا گیا۔ اس صوبہ کی (۴۴۹۰۵۰۸۵) آبادی ہے۔ جو ملک جرمنی کے آبادی سے کم نہین ہے۔ ملک اوردہ (جو بلجیم کے ریاست یورپ کی برابر تھا) ۱۸۵۶ء مین ضمیمۂ سلطنت ہند قرار دیا گیا۔ اور ۱۸۸۷ء مین یہان کونسل واضعان قانون مقرر ہوئے۔ (۶) ممبر حسب ذیل صیغون سے داخل ہوتے ہین۔ محکمہ صفائی سے اور ضلع کی مالگذاری سے دو۔ دو۔ تجارت اور تعلیم الٰہ آباد سے ایک ایک۔

(۱) لفٹننٹ گورنر صاحب۔ (۲) پرائیویٹ سکرٹری (۳) ایڈیکانگ (۴) چلیف سگرٹری (۵) سگرٹری گورنمنٹ صوبہ (۶) سگرٹری گورنر (۷) کونسلر وائس بریزیڈنٹ۔ (۸) ممبران (۲۴) اسم (۹) میر مجلس عدالت العالیہ۔ (۱۰) ججان عدالت عالیہ (۴) اسم۔ (۱۱) جڈیشیل کمشنر اوردہ (۱۲) ایڈیشنل کمشنر۔ اس صوبہ مین متعین ہین۔

صوبہ پنجاب

ممالک اسپین۔ و پرتگال کے۔ برابر اس ملک کی وسعت ہے۔ آبادی (۲۰۱۶۶۸۴۷) ہے ۱۸۴۹ء سے یہ ملک ضمیمہ سلطنت برطانیہ بنایا گیا

[illegible]

[illegible]

مایوس مریضون کا علاج شہیکہ کے ساتھہ بھی کیجاتی ہین
مریضون کا فرض ہی کہ قبل از رجوع ہماری فارم تشخیص
امراض ہم سی طلب کرکے کل حالات قلمبند کرین اور پھر ٹھیکہ کرین

حرقت البول

۲۷ گھنٹہ مین تمام تکلیف و علامات
دور ہو جاتی ہین۔ ریم۔ جلن۔
سوزش۔ درد۔ دکھہ۔ کافور
جسم مین طاقت و سرور حاصل
ہوتا ہے عجب مفرح دوا ہے
جو کارنمی سے دکھاتی ہے۔
قیمت درجہ اول ٢ عہ
〃 درجہ دوم ١ ے ر

حب دافعہ مادہ سوداوی

جب جسم مین مادہ سودا داخل
ہوتا ہی۔ اس جسم مین صحت کا
ڈیرہ ڈنڈا قایم نہین رہتا ہے۔
ان گولیون کے استعمال سے
بلا منہ و بغیر درست زخم سوکھ
جاتے ہین۔ ایندہ کبھی مرض
نہین پھوٹتا۔ شرطیہ دوا ہے
قیمت چار روپے للعہ

حب قبض کشا

ایک گولی رات کو کھانے سے
صبح پاخانہ کھلکر باقاعدہ آجاتا ہے
جس سی طبیعت ہلکی ہو جاتی ہے
دردسر۔ دردکمر۔ اور جسم و شکم کا
بھاری پن دور ہو کر اشتہا
صادق پیدا ہوتی ہے
دو درجن عہ

ہیر آئیل

دلربا خوشبو کے علاوہ
بالون کو سفید نہین ہونے
دیتا۔ نزلہ۔ زکام۔ دردسر
ضعف بصارت۔ آنکھ کا گھومنا
کانون مین مختلف آوازون کا
سنائی دینا۔ وغیرہ کو دور
کرتا ہے۔ ایک دفعہ کی لگانے
سے ہفتہ بھر خوشبو رہتی ہی
قیمت فی شیشی تین روپے عہ

سرخرو

اس دوا کے لگانے سی چہرہ
بارونق خوبصورت درخشان
اثار پیری مفقود ہو کر چہرہ انار
کی طرح گلنار ہو جاتا ہے۔ زردی
اور بدنما دہبے دور ہو کر
چاند سا مکھڑا نکھر آتا ہے۔
قیمت فی شیشی (عہ)

عشبہ

جسکو سارس اپریل کہتے ہین
یہ ایک بوٹی ہے جو ہزارون
سال سے ہر فرقہ ہر مذہب کے
حکیمون ہندون ڈاکٹرون
نے اسکو تسلیم کر لیا ہے
کہ اس سے بہتر کوئی دوسری
دوا مصفی خون نہین پھوڑے
پھنسی سینا سور دنبل بھگندر
ہڈی اور پٹھون کا درد۔ ریدگی
خنازیر کہنہ۔ آتشک گیر جاہ
وغیرہ کا بے نظیر علاج ہے

ڈاکٹری ولایتی سے بنے ہوئے
ہمارے مزاجون کے موافق
نہین ہوتے کیونکہ وہ گرم
اور بوجہ امیزش شراب
مذہباً ممنوع ہین۔
قیمت شیشی کلان ے
〃 〃 خورد ١٨عہ

سنون مستحکم دندان

یہ خوشبودار منجن ہے۔ دانت
کو مضبوط کرتا ہے۔ میل بدرنگی
دور کرکے موتی کی طرح چمکدار
بناتا ہے کیڑا لگنے سے محفوظ
رکھتا ہے مسوڑھون کا گوشت
تازہ پیدا کرتا ہے۔ ہم تولہ عہ

رعنا

جب چہرہ پر بدنما داغ چھائین
کلف اور کیل پیدا ہونے سے
چہرہ خراب ہو جاتا ہے تو اسکے
لگانے سے چہرہ ان عیبون سے
صاف ہو کر خوشنما ہو جاتا ہی
قیمت چار تولہ... للعہ

حب دافع بواسیر

بواسیر ریحی ہو یا بادی
خونی ہو یا سادی چند روزہ
استعمال سے مسون کی
درد۔ ٹیس۔ خون جانا اور
کثرت ریاح دور ہو جاتی ہی
قیمت دو ہفتہ عہ

بخارون کا حکیمی علاج

فصلی بخار۔ یومیہ ولرزہ و
چوتھیہ و محرقہ وغیرہ ان پڑیون
کے دینے سے پسینہ آکر اوتر
جاتا ہے۔ خوراک ١م رتی
ایک ایک گھنٹہ بعد۔
قیمت ایک تولہ عہ
ازحد مفید و عجیب دوا ہے

شربت مقوی اعصاب

عصاب ۔۔۔ جوانون کی ۔۔۔

اسکے استعمال سے وہ قوا
قوی ہو جاتی ہین جنکی کمی سے
مرد نادم اور بورا ہونے سے
مرد کہلاتا ہے جب کثرت
قو احتسات اور مسکرات
اور جوانی کی بدعنوانیان آپکو
بے وقت اور عین شباب
مین لطف کی جگہ بے لطف
کا مزہ ہوتا نظر آنے تو اس
مرکب کو منگا کر تجربہ کیجے۔
یہ نامرد کو مرد اور مرد کو جوان
مرد بنا دیتا ہے۔ اعصابی
طاقت اور برقی رفتار پیدا
کرتا ہے۔ جو لوگ بے وقت
صرف قوت کر لیتے ہین اسکی
چند روزہ استعمال سے تجربہ
یہ دعوے کر سکتے ہین کہ

کہ ہم ہی مرد میدان ہین
الغرض مردگی کے لیے یہ مرکب
اکسیر اعظم کا کام دیتا ہے۔
وہ لوگ جنکو اپنے ہی اعمال
نے ٹھنڈا کر دیا ہے اِسے
آزمائین۔ اسکے چند روز
استعمال سے نرینہ قرار
پاتا ہے +
با اینہمہ خوبی قیمت چار روپے للعہ

روغن مقوی

یہ مقامی علاج ہے جسکے لگانے
سے عضلات مردہ زندہ ہو
جاتے ہین اور وہ نقص جو
کامیاب زندگی کی روک ہین
دور ہو جاتے ہین
قیمت فیتولہ...... للعہ

حب اعصاب رئیسہ

طالب علمون کی جان۔ کم
زورون کا ایمان۔ کوئی امتحان
پاس کرنا ہو تو پہلے اسکو
خریدلو۔ اسکے استعمال سے
دماغ کو طاقت اور اعصاب
مفلوجہ کو حرکت آتی ہے
درد سر۔ درد کمر۔ پراگندگی
خیالات۔ فاسد۔ ہولدلی
وحشت۔ ضعف معدہ۔ کمی
اشتہا دور ہو کر تنومندی
پیدا ہوتی ہے۔ حافظہ
درست ہو کر بدن مین
چستی پیدا ہوتی ہے۔
دو درجن...... عہ

نور علی النور

چند منٹ کے لگانے سے
بال دور قیمت چار تولہ عہ

سرمہ ہمیرا کرامات

مقوی بصر حافظ بینائی ہے
اسکی مداومت سے امراض
چشم پیدا نہین ہوتے۔ نزول
الماء رمد دہند۔ غبار بانی جالا
رک جاتا ہے ضعف بصارت
دور ہو کر آنکھ روشن ہو جاتی
ہین۔ روشنی لگر سے دور ہوتی
ہین قیمت ایک تولہ مو
سلائی اسٹیل بیتیب دو
روپے عا

لغمت دنیا

بہرہ پن اور کانون کی سنسناہٹ
اور ڈھول بجنے کا لونون مین
سنائی دین۔ اور دور سے
آواز اچھی طرح نہ سنائی دے
تو اس سے دور ہو جاتی ہین
قیمت فی تولہ...... عہ

حب دمہ

یہ دو تین قسم کا ہوتا ہے جسکی
وجہ پھیپھڑے کا ماؤف ہوتا ہے
اور ہاضمہ بن پچھہ دیکھہ فتور ضرور
لاحق رہتا ہے۔ ان گولیون
او ہمارے بار آلایم کے استعمال
سے اسکا قلع دفع ہو جاتا ہے
گولی دو ہفتہ عا

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے
سے بہر جاتا ہے۔ درد بابو

زائل ہو جاتی ہے۔ ناصور
بدون سے زخم۔ بھگندر۔
تانو کا سوراخ۔ خنازیر کی گھاؤ
وغیرہ جلد مندمل ہو جاتے ہین
۲ تولہ...... عہ

حب داقع ذیابیطس

بار بار پیشاب کا آنا اوشکر
جس سے کاربنکل کا حملہ ہوتا ہے
رک جاتا ہے لاغری۔ کمزوری
جاتی رہتی ہے فیتولہ عہ

حب چوب چینی

درد کمر۔ عرق النسا۔ وجع مفاصل
کہنہ ناصور۔ جسم کی دہبی امراض
زخم مستورات۔ حرقت البول
اور آتشک صفائی خون کے
لاریب بے نظیر ہے۔
۲ درجن عہ

زود کن

داڑھی مونچھہ کے بال اسکے
لگانے سے لمبے اور بہت
گھنی پیدا ہو جاتے ہین
۲ تولہ...... عا

تریاق السعال

سرفہ کہنہ۔ اخراج بلغم۔ درد
سینہ خراش گلو۔ نزلہ چھاتی
پر گرنا اسکے کھانے سے
بند ہو جاتا ہے
قیمت ۲ تولہ...... عا

ہوپنگ کاف

کالی کھانسی بچون کے لیے

تکلیف دہ مرض ہے
اسکے استعمال سے بہت
جلد افاقہ ہوتا ہے شیشی عہ

پاکدامن

جوش حیوانی اسکے کھانے
سے کم ہو جاتا ہے۔ نوجوان
بچہ اور بیوہ۔ اور بوڑھا خاوند
و نوجوان ظرف ثانی کی قوت
گھٹا سکتا ہے۔
چال چلن نیک رکھنے کے
لیے بینظیر دوا ہے۔
۲ تولہ...... عا

دائی جنائی کی جگہ

وضع حمل مین تکلیف ہو تو یہ
گولی آسانی سے بچہ کو نکالنے
مین مدد کرتی ہے ۲ درجن عا

حب وجع مفاصل

گنٹھیا درد جوڑون کا اور اٹھو
کا سوجن اکڑا و غیرہ تکلیف
ایک ہفتہ مین دور ہفتہ عا

جنتری سال نو

سنہ ۱۸۹۹ء جسمین کارآمد معلومات
اور ایک عجیب دل ہے آدھ
آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت

رسالہ حل المشکلات

ایک آنہ محصول ڈاک
آنے پر مفت
بلا قیمت

ذرا ایک نظر ادھر بھی

گنگا پرشاد اینڈ کمپنی ٹھیکہ داران کانپور

یہ دوکان سنہ ۱۸۱۶ء سے قایم ہے اور ہر ایک قسم کا اسباب جیسے ڈیرہ چھولداری - دری - فرش - ساز بگھی - وجوڑی - زین - صندوق چرمی - وبوٹ اور ہر قسم کے لوہے اور پیتل کے پرزے وغیرہ صاحبان عالیشان وافسران فوج اور روساء عظیم الشان کو نہایت خوبی اور کفایت سے روانہ کرتی ہے اور رسالہ اور پولیس کے اسباب کے ٹھیکہ بھی لیتی ہے فہرست دوکان معہ سارٹیفکیٹ درخواست آنے پر روانہ خدمت ہوگی اسباب بطور نمونہ طلب کرئے -

المشتہر
ایجنٹ کمیٹی خاص بازار کانپور

نوٹس

یہ رسالہ ہر مہینے کی چھٹی تاریخ ماہ ہلالی کو شایع ہوگا - کل حقوق بحق پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار لکھنوی محفوظ ہین اسکا منافع عالیجناب مہاراجہ پیشکار بہادر نے پنڈت سرشار صاحب کو بطیب خاطر عطا فرمایا اور پنڈت صاحب نے قیمت سالانہ حسب ذیل قرار دی -

۱- امراے عظام سے .. .. عہ ۵

۲- پبلک سے .. .. ے ۱

۳- باہر والون سے اسکے علاوہ محصول ڈاک - ۱ہ

ف ۱ - جو صاحب سب سے اعلی مضمون یا ترجمہ روانہ فرماینگے انکو ایک اشرفی پیش کیجائیگی -

ف ۲ - ناپسند مضمون نہ طبع ہوگا نہ واپس -

اطلاع مضامین اور قیمت درخواست خریداری بنام راے ٹھاکر پرشاد صاحب شوق محبوب پریس علاقہ مہاراجہ بہادر پیشکار و وزیر افواج آصفی پہونچنی چاہیے

مکتب سخن سنجان نغز گفتار جانب زمان شعرای ابر تلخیص پرور

بنام الدولہ رعیت پرور کی سالگرہ کی تہنیت میں صبح گاہ

دبدبۂ آصفی

پنجشنبہ ۱۳ ۱۶ ۵ سنہ ۱۳۱۶ھ

اعلیٰحضرت نظام الملک آصفجاہ میر محبوب علیخاں بہادر خلد اللہ ملکہ کی تقریب سالگرہ مبارک کی تہنیت میں یہ ماہواری رسالہ جسمیں نظم و نثر کی اخلاقی علمی سوشیل ظریفانہ مضامین درج ہونگے اور جسکے بانی مبانی عالیجناب راجہ راجایان مہاراجہ کشن پرشاد بہادر المتخلص بہ شاد تلمیذ حضرت آصف ظل سبحانی پیشکار و وزیر افواج آصفی ہیں حسب ارشاد مہاراجہ معتشم الیہ زیر نگرانی ٹھاکر پرشاد صاحب شوق

محبوب پریس حیدرآباد علاقہ پیشکاری

سے شائع ہوا

فہرست مضامین دبدبۂ آصفی نمبر (۱۸)



تم سلامت رہو ہزار برس

ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

بقیہ وید

سلسلہ کے لئے دیکھئے نمبر ۳، جلد ۲، دبدبۂ آصفی

یہ کہکر اُس نے اپنے پیٹ سے یاجوش وید خون آلود اُگل دیا۔ اسکے بعد وہ چلا گیا۔

ویشام پیان کے دوسرے شاگردون نے تیتر بنکر اِس وید کو جو اِس نے اپنے پیٹ سے اُگل دیا تھا چُن لیا۔ اسی لئے وہ تیتر یا کے نام سے نامزد ہوا۔

یاجان والکا نے تب آفتاب کی مدح کی جو خوش ہو کر گھوڑا بن گیا اور کہا "طلب کر مجھ سے جو کچھ تیری خواہش ہو" یاجان والکا نے اسکے سامنے سر جھکا کر عرض کی کہ "مجھے یاجوش وید کا وہ علم عطا فرمائے جو ہمارے اُستاد کو بھی نصیب نہین ہے" آفتاب نے اسکو یاجوش وید کا وہ علم دیا جو اجاتا یام کے نام سے مشہور ہوا اور جسکا علم ویشام پیان کو بھی نہ تھا۔ اس سے صاف ظاہر ہے

کہ یا جوش وید کے دونون فریق (تیتر مل یعنے سیاہ اور ویجیاثانی یعنے سفید) مین اختلاف رہا ہوگا۔ اِسطرح کا اختلاف صرف یا جوش وید کے مختلف فرقون مین محدود نہ تھا۔ اِتھروَن وید کے پیرؤن کو اِسی طرح کا اختلاف دوسرے ویدون کے پیرؤن کے ساتھ تھا بیان بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل مین وید ایک ہی تھا کل دعائین جو فطرت کی مختلف قوتون کی طرف منسوب تھین وید ایک عام نام سے مشہور رہی ہیں ۔ وہ صدیون تک اِسی طرح قائم رہین جب وہ مختلف کلاس مین تقسیم کی گئین اکثر ایک ہی منتر اتینون وید مین واقع ہوتے ہین اور ہر ایک فرقہ ایک دوسرے کو نہایت دشمنی کی نگاہون سے دیکھتا ہے ۔ عام رائے ہے کہ یاجور رگ اور ساما تین اصل وید ہین اور اتھرون بہت دنون بعد لکھا گیا بعض تحریرون مین وید کے اتھرون وید کا ذکر نہین ہے اگرچہ پُران مین چارون وید کا ذکر پایا جاتا ہے ۔

موجودہ زمانہ کی تحقیق کے موافق مشرق اور مغرب دونون مقامات مین صرف رِگ وید سن ہٹا اصل وید خیال کیا جاتا ہے یہی یعنے رِگ وید ایک کنجی ہے جو ہندوستان کے پُرانے خیال کا پھاٹک کھول سکتی ہے

قوم کی طرز معاشرت پر وید کا اثر

ہندؤن کی طرز معاشرت پر وید کا ہمیشہ بہت بڑا اثر ہوا ہے اوراب بھی اثر ہے متفرق فرقون مین کچھ ہی اختلاف کیون نہو مگر سب کے سب وید کو نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہین - ہم ان اوراق ہین وید کے اُن اسناد کو غور کرینگے جو ہند کے مصنفون سے ملتے ہین - وہ لوگ وید کو سب سے پُرانی اور اصلی سند مذہب کی خیال کرتے ہین اوراسی سے اور لوگون نے مختلف فرقے قائم کئے یہ مصنفین بڑے ریشی لوگون کے اِس مذہبی خیال کے خزانہ کو اِس عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہین کہ اِنکے نزدیک وید قدیم اورانسانی طاقت سے زائد ہے ان اوراق مین ہم اپنے ناظرین کے سامنے متفرق مصنفین کی رایون کو جو اِس اہم مسئلہ کے متعلق ہین پیش کرینگے پہلے ہم وید کے مفسرین کی راے وید کے متعلق بیان کرینگے -

رگ وید کی سب سے مشہور تفسیر سیاناکی ہے اِس قابل مفسر کے نزدیک وید کی سند وید مین خود موجود ہے جیسا آفتاب مین اُس کی روشنی وہ خیال کرتا ہے کہ وید انسان کی تصنیف نہین ہے وید مین اپنی اور دوسری چیزون کے ثابت کرنے کی قوت موجود ہے

وید ماضی مستقبل اور فاصلہ کو ظاہر کرنے کی قدرت رکھتا ہے -

مادھوا برادر سیانا کی راے کے موافق وید ایسی کتاب ہے جو مافوق الطبیعت ذرایع سے پسندیدہ چیزون کے حاصل کرنے اور ناگوار چیزون سے بچنے کا طریقہ بتاتی ہے اسکی راے ہے کہ وید قدیم ہے کیونکہ کوئی انسان مصنف معلوم نہین ہے - یہ خلقت کے آغاز سے ہے اور خلقت کے اخیر تک قائم رہیگا اسلئے یہ قدیم ہے اور اسکی قدامت اسی سے ثابت ہوتی ہے - اسکے بعد ہم متفرق فرقہ فلسفیون کی راے وید کے متعلق لکھین گے -

متفرق گروہ فلسفیون مین پُروامیما لنسا خاصکر وید سے بحث کرتا ہے اِس گروہ کے نزدیک وید قدیم اور انسانی تصنیفی قدرت سے باہر ہے - اگرچہ مختلف حصص مختلف شخصون کے نام سے منسوب ہوے مگر یہ نسبت صرف اسلئے ہے کہ وہ حصص جن لوگون کے ذریعہ سے الہام ہوے وہ ان لوگون کے نام سے مشہور ہو گئے جنھون نے اِن الہامون کو بیان کیا - وید کی قدامت کے ثبوت مین اسطرح پر کوشش کی گئی ہے کہ وید کا کوئی انسان مصنف معلوم نہین ہے اسلئے اصلی دلیل یہ ہے کہ چونکہ کوئی انسان مصنف کا نام یاد نہین ہے اسلئے یہ الہامی ہے اگر مصنف کوئی انسان ہوتا تو اسکے ہم عصرون کو

معلوم ہوتا کہ فلان کتاب فلان شخص تصنیف کر رہا ہے۔ مگر وید کے ساتھ ایسا نہین ہی جو ایک نسل سے دوسری نسل کو سلف سے ملا اور جسکا کوئی فانی مصنّف معلوم نہین ہوا۔

پرواّمیمانسا کی دوسری دلیل یہ ہے کہ لفظ وید کے معنی کو قدامت سے تعلق ہے اسلئے وید قدیم ہے اور کامل اور نقصانات سے پاک ہے آٹرامینانسا یا ویدانتا اس طرح پر وید کی سند کے متعلق بیان کرتا ہے برہما۔شاسترا۔ اور رِگ وید وغیرہ کی جڑ ہے۔

اوپر کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ وید کا مصنّف کوئی انسان نہین ہے اگرچہ ویدانتا اور پرواّمیمانسا ایک دوسرے سے مختلف ہین۔ پیروان۔نیایا وید شریف کو قدیم نہین مانتے مگر وید کو جو بذریعہ قصتے۔تعلیم۔ اور استعمال کے برابر قائم ہی قدیم مانتے ہین۔

ویسی شیدکا کی راے کے موافق وید کا الہامی ہونا اسلئے ثابت ہے کہ یہ اُسکے مُنہ سے نکلا ہے یہان اُس کے معنی ہین خدا۔ اِس گروہ کے نزدیک وید کی سند اول اسکے وسعت اور امور مبحث کی وجہ سے اور دوسرے

بڑے آدمیون کے بلا اختلاف قبول کر لینے کی وجہ سے ہے
ثابت ہے۔

کشن پرشاد عفی عنہٗ

فن سپہ گری

فن سپہ گری ایک نہایت ہی عمدہ فن اور اُن ضروری خصائل مین سے ہے جسکی فضیلت کو تمام حکما، و فلسفیون نے بھی مان لیا ہے اور کتب اخلاق مین بڑے شدّ و مد کے ساتھہ ثابت کردیا گیا ہے کہ منجملہ ان فضائل کے جو نفس انسانی مین کامل ہونے کے لئے ضروری ہین۔ ایک سپہ گری بھی ہی۔

سپہ گری کے معنی یہ ہین کہ وہ ایک ملکہ ہے جسکے ذریعہ سے انسان کی قوت غضبی نفس ناطقہ کے مطیع اور منقاد ہوجائے۔ تاکہ سخت سے سخت معرکون اور مشکل سے مشکل موقعون مین بھی اسکی ہمت مین فرق نہ آئے اور اسکے پایۂ ثبات مین لغزش واقع نہو۔ اور ان تدابیر پر عمل پیرا ہون جو مقتضائے حال کے مطابق ہون۔

ایک وہ زمانہ تہا کہ انسان ایسا جنگجو تہا کہ محض اپنے دلی جذبات کے مطابق اپنی قوت غضبی کو کام مین لایا کرتا تہا۔ اور اسی مین اُس کا

سارا کمال سمجھا جاتا تھا۔ اور مشت زنی اور اِسی طرح کے فنون مین جو شخص کمال رکھتا تھا وہی شخص سب سے زیادہ قابلِ قدر خیال کیا جاتا تھا۔

چنانچہ جس شخص نے تواریخ قدیم کا ملاحظہ کیا ہے اُسپر یہ امر اچھی طور سے ظاہر ہوجائیگا۔ کہ یُونان۔ ایران۔ عرب۔ ہندوستان۔ سب کی یہی حالت تھی۔ رُومَن قوم مین بیان کیا گیا ہے کہ جو شخص اُنکے ساتھیہ میلون کے کرتب مین اول ہوا کرتا تھا تو اسکو اِس قدر اختیار ہوتا کہ اِس شہر مین جہان کہ وہ پیدا ہوا ہے۔ عام طور سے نہین بلکہ شہر کا دروازہ توڑ کر داخل ہو۔ اور یہ نہایت فخر و مباہات کی بات خیال کیجاتی تھی۔

رُومَن قوم مین سخت قوانین نافذ تھے۔ جسکے ذریعہ سے رعایا کو سپاہگری کی جانب سخت توجہ دلائی جاتی تھی۔

ہندوستان مین بھی جو کچھ سپاہگری کا زور و شور تھا وہ اُس زمانہ کے قدیم قصّون اور داستانون کے ذریعہ سے ظاہر ہے۔ جو داستانین رامائن اور مہابھارت مین رام چندرجی اور پانڈو اور کوروَن کی لڑائیون کے بیان کئے گئے ہین۔ اسکے دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ کسقدر ہندوستان مین قدیم زمانہ مین سپاہگری کا

جوش تھا - اور وہی ہندو جو آجکل بزدل خیال کئے جاتے ہین اُنکے آبا و اجداد کیسے بہادر تھے - عربون کی بہادری تو مشہور ہے اُنکے ہان سے ایک ایک چھوٹا بچہ اور عورتون نے بہادری کی سبقت تمام دنیا مین ثابت کردی تھی - ایران مین بھی سپاہگری کا بہت کچہ جوش تھا چنانچہ مورخین بیان کرتے ہین کہ ایرانی اپنے لڑکونکی تعلیم بھی ایسی طور سے کیا کرتی تھی کہ وہ اپنے دشمنون سے لڑنے اور شہسواری مین طاق ہون - غرضکہ جس ملک و قوم کی قدیم تاریخ آپ ملاحظہ کرینگے تو یہی نظر آئیگا کہ اُنمین سے ہر ایک کو سپاہگری کی جانب بڑی توجہ تھی بلکہ اُنکا بڑا اہم مقصد یہی رہا کرتا تھا - بہت کم لوگ علم کی طرف توجہ کرتے تھے اور جو چند شخص توجہ بھی کرتے تو اُنکی کوئی وقعت نہ ہوتی تھی - یہی وجہ تھی کہ اِس زمانہ مین تعلیم یافتہ اشخاص معدودے چند تھے - ہان بعض اقوام ایسے بھی ہوے ہین جنہون نے تجارت یا علم کیطرف بھی توجہ کی مگر انہون نے سپہ گری کو ترک کردیا اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت جلد وہ ترقی ہی کرنے نہ پائے - اگر ترقی کی بھی تو بہت جلد معدوم ہو گئے - اسیوجہ سے انہون نے سپہ گری جیسے مفید اور ضروری چیز کو ترک کردیا تھا - تمام اقوام کی تاریخ مین صرف ایک عربون ہی کی تاریخ ہے - جن مین ہمکو سپاہگری اور علوم یعنے سیف و قلم دونون پلے برابر نظر آتے ہین -

اسی لئے اُنکی سلطنتین بھی زیادہ دنون تک قائم رہین اور علوم مین بھی انہون نے وہ ترقی کی جو دوسری اقوام نے بمشکل کی ہوگی۔ نہ صرف مردون نے بلکہ عورتون نے جو شہرت وناموری حاصل کی اس کے بیانکی ضرورت نہین۔ بیشک عربونکی نسبت یہ کہنا درست ہی کہ ایک ہاتھ مین تلوار تھی دوسرے ہاتھ مین قلم۔ اپنی سپہ گری اور علم کے کرشمے انہون نے دنیا کو دکھلائے۔ جو بہادری عربون مین تھی وہ بمشکل دوسری قوم مین ہوسکتی ہے اِنکے ہاتھ پانون نہین بلکہ تمام اعضا اگر راہ خدا مین کٹ جائین تو انہین اسکی پروا نہوتی تھی۔ ایک ایک بچہ تک بہادری مین طاق تھا۔

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کے حالات ملاحظہ کیجئے تو حیرت ہوتی ہے سیکڑون مثالین نظر آئینگی کہ ایک شخص نے بیسیون شخص مار ڈالے اور گو خود بھی سر سے پانون تک زخمون مین چور ہوگئے مگر پھر بھی جبتک جان رہی دشمنون کا مقابلہ کرتے رہے اور اسی حالتمین شہید ہوگئے۔ حضرت صلعم کے بعد بھی ہر زمانہ مین آپکو مسلمانون کی بہادریان نظر آئینگی۔ چنانچہ صلیبی جنگونمین بھی مسلمان بہادرون نے جیسے جیسے سپاہیانہ حملے کئے اسکو آج سارا یورپ تسلیم کرتا ہی جبتک دنیا مین تاریخ باقی ہے اونکے نام دنیا سے محو نہین ہوسکتے

جبتک مسلمان سیف و قلم دونون کا برابر لحاظ کئے رہے ساری دنیا مین اُن ہی دہوم رہی اور وہی ہر جائے مین معزز و ممتاز تھے۔ مگر جب اُنکی ترقی کا آفتاب نصف النہار پر پہونچ گیا تو اب انمین سستی و کاہلی پیدا ہونے لگی۔ اور وہ تمام خوبیان ان سے رخصت ہو گئین۔ جنسے ان کو ترقی تھی۔ اُن اقوام یورپ جنہون نے مسلمانون کے بعد جو ترقی شروع کی سپاہگری کا بھی پورا پورا لحاظ رکھا۔ اور اسی لئے وہ فتحمند ہو گئے اور آج بھی مہذب ممالک یورپ سپاہگری کی ضرورت تسلیم کرتے ہین چنانچہ انگلستان جیسے ملک مین بھی بعض اہل الرائے کا یہ خیال ہے کہ فوجی کام لازمی کر دینی چاہئین۔

ٹرکی اور کابلی بھی اس زمانہ مین ممالک یورپ سے سپاہگری مین کم نہین۔ شاذ و نادر ہے کوئی ترک ہو گا جو فنون حرب سے واقف نہو۔ انہون نے حال ہی مین دنیا پر اپنی بزرگی اور وقعت قائم کر دی۔ مگر افسوس ایک ہم ہین جیسا کہ صنعت اور حرفت و تعلیم کو چھوڑ دیا ہی۔ اسی طرح فن سپاہگری کو بھی بالائے طاق رکھدیا ہے۔ اور اسی لئے ہر ایک کام مین کمزور اور ذلیل ثابت ہو رہے ہین۔

وہی شریف فن سپاہگری ہے جو ہمارے آبا و اجداد کا مایۂ ناز تھا ہمسے بالکل رخصت ہو گیا ہے اور وہ ضروری فن حرب جس سے

ہر مسلمان کو واقفیت ضروری ہے۔ بالکل بُھلا دیا گیا ہے۔ اور فن سپاہگری کے لئے مجبوری ظاہر کرتے ہین اور یہ عذر پیش کرتے ہین کہ گورنمنٹ کے ظل عاطفت مین رہتے ہوے ہمین اس زمانہ مین فن سپاہگری کی ضرورت نہین اور نہ ہمکو کسی بیرونی دشمن کا خوف ہے۔

اب مین اس اعتراض کا جواب پیش کرتا ہون جس سے بخوبی ثابت ہو جاویگا کہ سپہ گری انسان کے لئے کس قدر ضروری ہے اور اس سے کس قدر فوائد مترتب ہوتے ہین۔ جبتک انسان مین طاقت نہو وہ کسی کام کا نہین۔ ہر ایک انسان مین اسقدر طاقت تو ضروری ہے کہ وہ اپنی حفاظت کو عمدہ طور سے قایم رکھ سکے اور اپنی تمام ضرورتونکو بغیر کسی معاونت کے عمدہ طور سے انجام دے سکے اور بوقت ضرورت اپنے دشمن کا مقابلہ کر سکے۔ چونکہ یہ بات تسلیم کر لی گئی ہے۔ اسلئے حکما و اطباء کی یہ راے ہے کہ گذشتہ زمانہ مین ہر وقت جنگ و جدال برپا رہا کرتی تھی۔ لہٰذا خود انسان مستعد و سپاہگری کے فنون مین طاق ہوا کرتا تہا اور گو اب وہ خونریزیان نہین ہوتین جو پہلے تہین۔ تاہم اس غرض سے کہ اسکی قوتین مردہ نہو جائین ضرور ہے کہ انسان مشق و ممارست اُن فنون کی کرتا رہے کم سے کم اتنا تو ضروری ہے کہ ورزش کر لیا کرین جس سے اسکے اعضا کام دین اور اسکے دماغ مین

شگفتگی باقی رہی - چنانچہ جو انسان کچھ ذرا بھی ورزش کرتے رہتے ہین - تو اُنکے اعضا ہمیشہ درست وسلامت رہتے ہین اور کبھی بیمار نہین رہا ہوتے اور نہ جلد ضعیف اور ناتوان ہوجاتے ہین - بلکہ اونکی تندرستی زیادہ دنون تک قائم رہتی ہے - بعض اوقات ایسے مواقع انسان کے لئے سامنا کرتے ہین کہ اگر اسکو فن سپہ گری مین دخل نہو تو اپنی زندگی کو خیر باد کہہ بیٹھتے خاصکر طالبعلمون کے لئے ورزش ضرور ہی - کیونکہ تحصیل علم سے دماغ کی قوتون پر زیادہ اثر ہوتا ہے اور اسکی بدولت سارے جسم مین ایک قسم کی سُستی پیدا ہوتی ہے اور اس سُستی کے دفعیہ کے لئے ورزش کے سوا اور کوئی چیز کام نہین دیسکتی اور بغیر ورزش کے چند ہی دنون مین اُنکے قوا مردہ ہوجاتے ہین اور وہ کسی کام کے نہین رہتے - ورزش سے جسم قوی ہوتا ہے چُستی اُسکی باقی رہتی ہے - بلند نظری پیدا ہوتی ہے اور مشکل سے مشکل موقعونمین بھی اِسکی جرأت قائم رہتی ہے - تمام ممالک یورپ کے مدارس مین اِس غرض سے ورزش کے لئے خاص توجہ کیجاتی ہے اور خود ہندوستانی یونیورسٹیون نے بھی اِس بات کو تسلیم کرلیا ہے - اور طلبائے مدارس کو اسکی جانب توجہ دلائی ہے اور ہمکو اپنی سرکار دام اقبالہٗ واجلالہٗ کا شکر گذار رہنا چاہئے جسنے ایسی ضرورت کو مد نظر رکھکر ہر ایک

مدرسہ مین ورزش کی تعلیم کے لئے تاکیداً احکام صادر کئے ہین۔ اور ایک معتد بہ رقم اسمین صرف کی جاتی ہے۔ جب ہم فنون سپہ گری مین مشق جاری رکھین گے تو ہم اپنی گورنمنٹ کے دشمنون سے سینہ سپر ہو کر لڑ سکین گے۔

فرض کیجئے کہ گورنمنٹ ہماری مدد کی امید نہین رکھتی اور نہ اُسکو اسکی ضرورت ہے۔ تو کیا ہم فن سپہ گری کو بہول جائین جو ہمارے اسلاف کا باعث ناز تہا اور جسکی بدولت انہون نے وہ عالی شان ترقی کی تھی اور جسکی عمدگی کو ساری عقل نے مان لیا ہے۔ ہرگز نہین ہرگز نہین۔

افسوس کی بات اگر ہم فن سپہ گری کو ناکارہ او ربیکار چیز قرار دیکر ترک کردین۔ بے سپاہگری کے اگر ہم اعلی سے اعلیٰ تعلیم بھی حاصل کرلین تو کوئی نتیجہ نہین ہوسکتا۔ کیا بنگالیونکی مثال ہمارے پیش نظر نہین ہے۔ ہمارے بزرگ فن سپاہگری مین ضرب المثل نہین تھے۔

کیا ہم انکی اولاد نہین۔ مگر ہمنے اپنی حالت ایسی بنالی ہے کہ اگر کسی وقت دشمن سے ہمارا مقابلہ ہو جائے تو بجز اسکے کہ سر جھکا دین اور کچہ نہو گا۔

قادر مرتضی احسین عفی عنہ

جغرافیہ طبیعی

ہماری آنکھین جو قدرت کی بوقلمونی کی سیر کر رہی ہین اور اپنے ذریعہ سے ہمارے دل کو جسمین سوائے ایک قطرۂ خون کے اور کوئی چیز نہین پائی جاتی۔ اُسکو خوش کر رہی ہین۔ اور اُسی کے اُمنگونکی بدولت ہماری خواہشین ہماری امیدون سے زیادہ بڑہتی جاتی ہین اور قدرت کی جلوہ نمائیون اور اُسکے رچائے ہوے تماشون کے دیکھنے کا حرص روز بروز ترقی پذیر ہے۔ وہ یہ بھی دیکھہ رہی ہین کہ عمدہ عمدہ اور پاکیزہ سر بلند عمارتین جنکی صفات مین شعرا نے مبالغہ کیا ہے آجکل وہ ہماری آنکھون سے ایسی اوجہل ہو رہی ہین جیسے غروب آفتاب کے بعد روشنی یا آفتاب کی چمک جو چار پہر کے لئے مہمان رہتی ہے۔ رخصت ہوتی جاتی ہے ویسے ہی اُن عمارات کی ہستی معدوم ہوتی جاتی ہے اور بتدریج جامۂ ہستی سے گذر کر ایسی معدوم ہو جاتی ہین۔ کہ انکا پتا نہین ملتا جنکی خوبصورتیون نے ہماری سیر بین آنکھونکو عالم حیرت مین اپنے حسن و جمال سے چکا چوند کر دیا تھا اُنکے نشان کے لئے

رو کر دل کو تسکین دینا چاہین تو بھی کامیابی حاصل نہین ہو سکتی آخرش بہزار حسرت و حرمان بے نصیب آنکھین ترس ترس کر رہ جاتی ہین۔ اور دل کے ارمان دل ہی مین رو رو کر اُنہین خیر باد کہکر خموش ہو جاتی ہین ہائے افسوس سچ ہے کہ دنیائے بے ثبات کے نقش و نگار جو دل لُبھاو ہین اور جنکا تعلق بہت تھوڑے زمانہ کے لئے دلچسپی کے ساتھہ رہتا ہی اور جنکی جھوٹی محبت ہمکو گرویدہ کرر کھتی ہے وہ بالکل نقش بر آب و حباب ہے۔ مگر افسوس کہ ہم ایسے تماشبین اور اُسکے حُسن ظاہری پر فریفتہ ہین جسکو ہم پائدار سمجھتے تھے اور جنکے قیام ہستی کی ہمیشہ کے لئے ہماری امید کبھی منقطع نہین ہوتی تھی۔ اُسکے فنا اور نیست و نابود ہونے کا خیال تک نہین آتا۔ اور نہ ابتک ہمنے اس بات کو تحقیق طور پر سمجھا کہ اُنکے نابود ہونیکی خاص وجہ کیا ہے اور کس خزان صفت کے ہاتھون یہ پہلے پھولے چمن کے گل بوٹے برباد ہوے جاتے ہین۔ اور کس ظالم کی قیامت آمیز ٹھوکرون سے یہ نقش و نگار پائمال ہو رہے ہین۔ کیا اسکے لئے محدود زمانہ ہے کہ خود زمانہ اپنی مدت کے بعد مسمار کر دیتا ہے۔ یا فلک ناہنجار انکو پیس ڈالتا ہے ہمکو خود اس کا سبب نہین معلوم مگر یہ ہماری غلطی ہے کہ ہم آنکھین بند کر کے خواب دیکھہ رہے ہین۔ اور یہ کہتے جاتے ہین ؎

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سُنا افسانہ تھا

ہماری لاعلمی ہمکو نادانی پر ہنساتی ہے۔

حکمائے فرنگ کی نظر اوضاع عالم ظاہری سے صرف بناؤ چناؤ پر ہی فریفتہ نہین بلکہ اصل شئے اور اُسکی حقیقت کو دیکھنے کے لئے نظر جمائے ہوئے بیٹھے ہین اور جنکے مشاہدات پر کشف کا اطلاق ہوسکتا ہے ... وہ اپنی عقل کے زور سے اِس ہستی و نابود ہونے کی کُنہِ حقیقت کو پالئے ہین اور وہ دانشمند جو تاریخ طبیعی لکھنے کے لئے مستعد ہین اور لکھہ رہے ہین اور لکھتے جاتے ہین۔ انہین آثار کے ملاحظات پر اُنکے استکشافات مبنی ہین۔

عمارت ایک نمونہ ہے۔ آثار زمانہ کا جسکو ہمیشہ انقلاب ہی اور اِنہین عمارتون سے گذشتہ دولتون کی دولتمندی اور بادشاہونکی عظمت قائم ہے اور زبانِ حال سے وہ بتلاتی ہین۔ کہ جنکی یہ بنائی ہوئی ہین۔ وہ کون تھے۔ اور کیا ہوے۔ جب ہم تامل کرکے دیکھتے ہین تو تعجب ہوتا ہی۔ کہ یہ زمین اور اُسکی بنا۔ اور یہ پہاڑ اور اونکی سنگین دلی کیسے موم کی طرح نرم ہوکر فنا ہوگئے۔ اور اُنکا جگر کس طرح چاک ہوا۔ اور یہی پہاڑ ہین جنکے فنا کرنے کے لئے کوہکن نے سر پھوڑی کی

آج وہ کیسے ریزے ریزے ہو کر چٹیل میدانون مین سنگریزونکی طرح فرش زمین ہین -

کوئی ہمسے سوال کرے کہ اسکے وجوہ کیا ہین - ہم یہ کہکر کہ "جواب جاہلان باشد خموشی" چپ ہو جاتے ہین - اور یہ جہالت ہماری ہی ہے کہ ہم اپنی زبان نہین اُٹھا سکتے مگر حکماے فرنگ اپنے تجسس و رہبری سے ہر سوال کا جواب بتلا سکتے ہین -

بے سبب اور بدون علت کے کسی شے کا فنا ہونا قرین از قیاس نہین - ہر ایک واقعہ کے لئے کوئی نہ کوئی علت ضرور ہے -

آب ہم غور کرنا چاہتے ہین کہ اُنکے فنا ہونیکی علت کیا ہے اِسکے اسباب کیا کیا ہین -

جب ہم خود اپنی عقل کو رہبر بنا کر علوم جدیدہ کی سیر کرتے ہین تو ہم اپنی چشم روشن سے جنسے سواے حسن ظاہری کے کچھ دیکھا نہ تھا اور اسی عقل سے کہ جسکی نادانی کیوجہ سے ہمنے کچھ نہین سمجھا تھا بہت آسانی سے سمجھ لیتے ہین کہ اسکا سبب (کاربونک اسڈ گیاس) اور دوسرے معدنی تیزابونکا اثر ہے یعنے جب یہ چیزین - ہوا اور زمین سے نکلکر تیزابیت پیدا کرتی ہین - تو پھر جوف زمین مین نفوذ کرتی ہین - اسکی تیزی سے زمین اور پتھر کے اجزا حل ہو جاتے ہین اور برسات کا پانی جب سطح زمین پر

قرار پاتا ہی۔ ان تیزابونکو اپنے ساتھ لیجا کر وہی اثر پیدا کرتا ہے۔ بعض بعض پہاڑ ایسے ہین کہ انمین چونے کے اجزا ہین۔ برسات وہان تو قیامت برپا کردیتی ہے۔ چونکہ کاربونک اسڈ پانی مین مل جاتا ہے اور یہی باعث تحلیل جبال اور فنائے سطح زمین ہوتا ہی۔

یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اگر سخت لوہا مرطوب زمین مین رکھدیا جائے اُسپر زنگ آجائیگا۔ اور جب زنگ زیادہ ہوجاے وہ چونے کیطرح خاک ہوجاتا ہے۔ اِن سب کی علت فاعلی کیا ہے؟

اکسیجن۔ اور کاربونک اسڈ ورطوبت کا اثر۔

جہان درخت زیادہ ہوتے ہین وہان اکسیجن زیادہ پیدا ہوتی ہے کیونکہ اشجار ہوا کے کاربونک اسڈ کو تجزیہ کر کے اُسکے کاربن یعنے مادۂ زغالی کو اپنی بافتونمین جذب کرلیتے ہین اور اکسیجن کو قید ترکیب سے فارغ کردیتے ہین۔ اِسی لئے باغات کی ہوا ہر وقت نہایت تفریح بخش ہوتی ہے۔

کاربونک اسڈ کا اثر پہاڑون پر بھی ہوتا ہے۔ مگر کم۔ اسلئے کہ بلند پہاڑون پر ہوا رقیق ہوتی ہے اور اسی وجہ سے مقدار کاربونک اسڈ کی بھی اُسمین زیادہ نہین ہوتی۔ اور چونکہ ہوا مین کاربونک اسڈ ہمیشہ موجود ہی اسلئے پہاڑونکی بربادی کا باعث ہوتا ہے۔

ہوا مین رطوبت بھی ہوا کرتی ہے اور جب اِس رطوبت یا شبنم یا بارش کا پانی پہاڑ کے پتھرونکی درزون اور شگافو مین نفوذ کرے اور شب کی سردی سے وہ پانی جم جاے تو پانی کا خاصہ ہے کہ جمنے مین پھول جاتا ہے اِسی وجہ سے اکثر سردا ور برف کے ملکون مین یہ درزین اور شگاف بڑھتی جاتی ہین اور پہاڑونکی خرابی کا باعث ہوتی ہین -

اسکا تجربہ سرحدیونکو خوب معلوم ہی کیونکہ اِنکے ملکومنین درجۂ برودت نقطۂ صفر سے بھی نیچے اُترتا ہے اور انتہاے سردی سے یخ بندی لازمی ہے - اور جب جاڑون مین پانی جم جاے تو جو پانی پہاڑون کے پتھرون کے شگافون اور درزون مین ہے وہ بھی جم جاتا ہے اور آخر کار پتھرونکو متلاشی اور مُجزّا کر دیتا ہی -

یہ اثر رطوبت سے پتھر کی پپڑیان بنکر منہدم ہوجانیکا سرحدی ملکومنین زیادہ دیکھا جاتا ہے اور بعض پتھر تو ایسے مسام دار ہین کہ اومنین اِس خرابی کا اثر بہ نسبت دوسرے اور سخت پتھرون کے زیادہ تر پایا جاتا ہی -

کشن پرشاد عفی عنہ

اخبار بینی

فہرست مضامین

اخبار بینی

جس عنوان کو ہمنے منتخب کیا ہے اگر غور سے دیکھا جاے تو بہت سے مباحث اسکے ضمن مین آسکتے ہین جنکی تفصیل ناممکن ہی مگر ہمنے چند ضروری مسائل لئے ہین اُنپر ایک اجمالی نظر ڈالتے ہین۔

اخبار کی لفظی تحقیق

لفظ اخبار اسقدر عام ہے کہ ایک معمولی لڑکا بھی اس سے ناواقف نہ ملے گا۔ مگر بہت کم ایسے ہین جنھون نے اسکے پوری پورے لغت اور زبان کے لحاظ سے نظر ڈالی ہو۔

اخبار۔ اصل مین لفظ عربی ہے اور خبر کی جمع ہے جسکے معنی عربی زبان مین آگاہی کے ہین۔ عربی سے یہ لفظ فارسی مین مستعمل ہوا اور فارسی سے اُردو مین آیا اور اسکا استعمال اب اُردو مین اِس بات پر ہوا کرتا ہے جو کسی جگہہ یا کسی شخص کی نسبت سُنی جائے یہ تو اسکے لفظی معنی ہین۔ اور جسکو ہم آجکل اخبار بولتے ہین وہ ایک انگریزی لفظ کا ترجمہ ہے جسکے حقیقی معنی تر و تازہ کے ہین اور مجازی معنی اسکے آگاہی کے ہین جو تازہ بتازہ

نوبنو ہو اور چونکہ اخبار بھی دراصل ایسا ہی ہوا کرتا ہے لہذا اِسکو اخبار کا نام دیا گیا۔

انسانکی طبیعت کا خبرپسند ہونا اِسمین کچہ شک نہین کہ انسانکی طبیعت مین خبرون کا اشتیاق ودلیعت رکھا گیا ہی جیسے کہ وہ کسی گذشتہ قصتہ کو اپنی دلی رغبت سے سُنتا ہی اسیطرح موجودہ خبرون کے معلوم کرنیکا شایق رہتا ہی اور اِسی طرح انسان اس امر پر بھی بہت ہی مائل ہے کہ کسی نہ کسی طرح آئندہ کے حالات اسپر منکشف ہوجائین۔ نجوم جفر وغیرہ علوم اسی اشتیاق کی بدولت دنیا مین پیدا ہوے اور اسلئے انسانکی نسبت کہا گیا ہے۔ اَلْاِنْسَانُ حَرِیْصٌ عَلٰے مَامُنِعَ۔ جب کسی سے انسان ملاقات کرتا ہے تو مزاج پرسی کے بعد خبرین پوچھتا ہے۔ انسان ہر روز جسقدر جملہ کہتا ہے وہ سب خبریہ ہی ہوتے ہین۔ انشائیہ شاذونادر۔ انسان ہر ایک چیز سے یہانتک کہ اِن چیزون سے بھی جو اُسکو سب سے زیادہ پیارے اور محبوب ہوتے ہین گانے سے اشعار سُننے سے کھیل کود سے غرض سبھی اشیاء سے ملول ہو جاتا ہے لیکن خبرون کے سُننے سے ہرگز بیزار نہین ہوتا جون جون اُسکو خبرین سُناتے جاؤ اور بھی زیادہ مشتاق ہوجاتا ہے اور بعینہ اِس مصرع کا مصداق ہوتا ہے ع۔

آتشِ شوق تیز تر گردد

یہ تو انسانکی عام مجموعی حالت ہو لیکن اگر تفصیلی طور پر نظر ڈالی جائے
تو ظاہر ہوتا ہے کہ بہت سے انسان ایسے بھی ہین جو اِس عام مجموعی
حالت سے جو بیان کی گئی بہت بڑھے ہوے ہین۔ چنانچہ شب و روز
اِنکا یہی کام ہوا کرتا ہے کہ خبرین سُنتے سُنانے سے اپنا پیٹ بھرا کرین
اور جب وہ خبر نہین سُناتے یا نہین سُنتے تو اِنکی حالت اچھی نہین رہتی
اور بعض انسان تو اِس دوسری حالت سے بھی ترقی کر گئے ہین اور وہ
لوگ ہین جنکو خبر مجسم کہنا بجا ہے اِنکی خبرون کے ساتھہ شوق کی ادنیٰ
مثال یہ ہے کہ سواری کے ذریعہ سے خبرون کے سُنتے سُنانے کے لئے
جایا کرتے ہین اور انکی زندگی کا سارا مقصود بس یہی رہجاتا ہے کہ خبرین
سُنایا کرین۔ خبرون کے دریافت یا خبرون سے آگاہ کرنے مین اگر
کھانا پینا بھی چھوٹ جاے تو انہین کوئی پروا نہین ہوتی یہ موجودہ حالت
جو ہم اپنی آنکھون سے دیکھہ رہے ہین کچہ اسی زمانہ کا مقتضی نہین ہے
بلکہ تواریخ سے ثابت ہو کہ ہندوستان بلکہ ساری اقوام دنیا مین قدیم سے
اخبار کا شوق بھی چلا آتا ہے نظیر کے طور پر عربونکی حالت لیجیے گذشتہ
حالات کو جانے دیجیے آجکل بھی عربون مین خبرون کا جسقدر اشتیاق
ہو اور اسکے لئے جسقدر وہ کوششین کرتے ہین اسکا ہر ایک سیاح
جس نے مصر و عرب وغیرہ کے جہان عرب رہتے ہین سیاحت کی ہے

اقرار کر رہا ہے۔ انکے قہوہ خانے اسلئے بنائے جاتے ہین کہ گذشتہ داستانین سُنین یا خبرین معلوم کرین۔ دور کیون جائین خود ہمارے حیدرآباد مین عربونکی سوسائٹی پر ایک نظر ڈالنے سے ہمکو تصدیق ہو سکتی ہے اور معلوم ہو سکتا ہی کہ عرب کس قدر خبرون کے شایق ہین۔ یہانتک تو ہمنے عام طور پر انسانکی خبرون کو سُننے کا شایق ہونا بتایا۔ اب ایک دوسرے پہلو سے اسپر بحث کرتی ہین بادشاہ اور وہ لوگ جنکے ہاتھہ مین ریاست کی باگ ہوتی ہی اس بات کے محتاج ہوتے ہین کہ خبرین سُنا کرین کیونکہ انکی سلطنت کا مدار محض اسی پر ہے کہ وہ لوگونکے خیالات سی جو انکے بارہ مین ہون آگاہی حاصل کرین اور اُن تمام واقعات سے مطلع ہون جو اُنکی مملکت مین ہو رہے ہین اسی لئے ہر سلطنت نے مخبر اور جاسوس کر رکھے ہین ہندو اور آریا ہون یا مسلمان۔ عیسائی ہون یا اور کوئی۔ سب نے اپنی اپنی سلطنتون کے زمانہ مین وقایع نگار۔ خفیہ نویس۔ مخبر۔ جاسوس لگا رکھے تھے جو ملک کے حالات سے انکو خبر دیتے ہین۔ اور اب بھی بعض ممالک مین موجود ہین جیسے کہ روس جسکی شہادت عیسائی اور مسلمان سیّاحون نے دی ہے۔

اخبار کی مختصر سی تاریخ جب انسان اسطرح سے خبر پسند تھا جیسا کہ ہمنے بیان کیا تو کوئی وجہ نہ تھی کہ جس طرح اس نے اور تمام امور مین

رفتہ رفتہ ترقی کی اور ان سب امور کو ایک عظیم الشان رتبہ پر پہونچا دیا
اس طور سے خبرون کے بارہ مین بھی توجہ نکرے۔ رفتہ رفتہ خبرون کے
معلوم کرنے اور دوسرونکو معلوم کرانے کے ذرایع آسان ہوتے گئے
اور آخر اس زمانہ مین جبکہ یورپ نے مسلمانون ہی کے فیض تعلیم و تربیت
سے دوبارہ حیات حاصل کی اور نئے نئے ایجادات و اکتشافات شروع
ہوتے گئے۔ اخبار بھی اس ہئیت کذائی مین جسکو ہم دیکھہ رہے ہین۔
عالم وجود مین آیا اور اس فخر کا سہرا اہل فرانس کے سر پر رہا کہ انھین مین کے
ایک شخص نے اخبار جاری کرنیکا پہلے پہل شرف حاصل کیا ہو ۱۶۲۲ء
مین اولا پیرس گزٹ نکلا اسکے بعد رفتہ رفتہ تمام دوسرے ممالک مین
اس عمدہ چیز کی قدر ہونے لگی آخر کار ہندوستان مین بھی اخبار کے
ایجاد ہونے کے ۱۶۰ سال بعد ۱۷۸۰ء مین انگریزی اخبار شایع ہوا
ہے اور دیسی زبانمین سیرام پور کے مشنریون نے پہلے پہل نکالا ہو
عربی زبان کا اخبار شہر قاہرہ مین جسکو مصر کی ایک مشہور قوم کے نامور
نے جسکا نام عبداللہ بادشاہ تہا اور جسکے مفصل حالات لکھنے کو ایک
علیحدہ مضمون چاہیے اور جو ندیم کے لقب سے مشہور ہے پہلے پہل
جاری کیا۔
شام کے علاقہ مین پہلا عربی اخبار اس مشہور فاضل بطرس لبستانی کے

قلم سے نکلا جسکا نام ہر عربی دان شخص جانتا ہے اور جسکے بے نظیر لغت محیط المحیط عربی زبان کی بہت عمدہ ایک لغت ہی -

اُردو زبان مین اخبار شہر دہلی مین طبع ہوا جو شمس العلمار **مولوی** محمد حسین صاحب "آزاد" مصنف آب حیات کے والد محمد باقر صاحب نے شایع کیا اور اسکے بعد سے جس قدر اخبارات شایع ہوے انکا شمار ناممکن ہے اور جنکی نسبت کسی ظریف کا مقولہ ہے کہ انکی تعداد حشرات الارض سے بھی زیادہ ہی -

اخبار کے فوائد اب ہمکو سب سے ضروری مسئلہ پر بحث کرنا کہ اخبار سے فائدہ کیا ہین - ہم پہلے بیان کر آئے ہین کہ اخبار محض اسی غرض سے شایع ہوا کہ لوگونکو خبرون کے معلوم کرنے مین آسانی ہو اور وہ جنکے ہاتھ مین ریاست کی باگ ہے ملک کے حالات سے واقف ہون پہلے اصلی غرض تھی جسکے لئے اخبار جاری ہوا اور رفتہ رفتہ اِسکے فوائد اسقدر بڑھتے گئے کہ اب اخبار کے فوائد کا شمار ممکن نہین - اخبار ہی وہ بہترین آلہ ہے جسکی بدولت مشرق سے لیکر مغرب تک کے حالات گھر بیٹھے ایک ہی خفیف رقم دینے کے بعد آشکارا ہوتے ہین جو انسان دوسری تدابیر سے ایک کثیر رقم خرچنے کے بعد بھی نہین پاسکتا اخبار پولٹیکل اور قانونی اور نیز ہر ایک امر تمدنی مین گورنمنٹ اور

رعایا کا عمدہ رفیق اور ناصح ہے اسی کے ذریعہ سے گورنمنٹ رعایا
کے حالات سے واقف ہوتی ہے اور انکی تدابیر سوچتی ہے اور اسیطرح
پبلک اِن تدابیر سے واقف ہوتی ہے جو گورنمنٹ نے اسکی بھلائی کیلئے
مقرر کی ہون گویا گورنمنٹ اور رعایا دونون کے لئے سب سے عمدہ
واسطہ ہوتا ہے اور اسی وجہ سے رعایا کو جو غلط فہمی گورنمنٹ کے مطالب
سے ہوتی ہے اور اسکی بدولت گورنمنٹ اپنی رعایا کی وفاداری اور خیرخواہی
سے آگاہ ہوتی ہے۔ پبلک کے لئے اخبار ایک ناصح ہوتا ہے جو انکے
بھلائیکی تدابیر بیان کرتا ہے اور ان اعتراضات او رمخالفتونکی جو اسکی
نسبت اور اقوام کرین دور کرتا ہے۔ اخبار تاج سلطنت کا بیش قیمت
موتی اور سب سے زیادہ چمکتا ہوا ہیرا ہے۔ وہ ہر ایک بُرائی کی خواہ وہ
قومی ہو یا مُلکی اور اخلاقی ہو یا تمدنی اصلاح کرتا ہے۔ اخلاق مذہب
معاشرت۔ ملکداری۔ ہر ایک بارہ مین ترقی کے لئے معاون ومددگار
اخبار کیا ہے نظم ونسق ملکی مین صلاحکار عوام کے مستحکم رائے کا ذمہ دار
گورنمنٹ کے ملازمون کا جاسوس۔ شریر بدافعالون کا کوتوال۔ تجارت
کے بازار کو گرم کرنے کا اوزار۔ تمام دنیا کی خبرون کے فراہم کرنے کا
ذمہ دار۔ اصلاح ملک وفلاح قوم کا مدار۔ ارباب عقل ودانش کی آزادانہ
رائے کے اظہار کا آلہ۔ حاکم ومحکوم کے درمیان ترجمان ہے۔ قصہ مختصر

کہ وہ ایک آئینہ ہے جسکو دیکھکر قوم اپنی اصلاح کرسکتی اور ترقی کے مدارج پر پہونچ سکتی ہے یہ ایک مختصر خاکہ ہے اخبار کے فوائد کا جس پر ہم ذرا بھی غور کرین تو سیکڑون فوائد متفرع ہوتے ہین اخبار سے علم ادب پر عمدہ اثر پڑتا ہے مختلف مضامین مختلف طرز تحریر ہر قسم کے ادائے مطلب کے پیرائے کلام مین روزاِس قسم کے امور ہین جو زبان کی ترقی کے لئے ضروری ہین -

یورپ اور ہندوستان کے اخبارون کا مقابلہ تمام فوائد جو ہمنے ابھی بیان کئے اِسی صورت کے متعلق ہین جبکہ اخبار پوری ترقی کی حالتین ہون جیسے کہ بلاامتدنہ یورپ کے اخبارات ہین - صرف انگلینڈ کے بھی اخبارون پر ہمکو نظر ڈالنی چاہئے جو فوائد ہمنے بیان کئے وہ انگلنڈ کے اخبارون جیسے لندن ٹائمز وغیرہ مین بدرجۂ احسن موجود ہین - قوم کی حالت پر یہ اخبار ہمہ تن مصروف ہین اور اُن تمام خدمات کے مقابلہ مین جو وہ کرتے ہین قوم بھی اُنکی کافی و واجبی قدردانی کرتی ہے مین اس موقع پر اِن اخبارات کے حالات کو تفصیل وار بیان نہین کرسکتا جو اگر نہایت تفصیل سے مذکور ہون تو نہایت ہی تعجب خیز وحیرت انگیز ہونگے اِن اخبارونکی بے شمار آمدنی ہی اس امر کے ثبوت مین کافی ہے -

اب جبکہ ہمنے اخبار کے فوائد اور اسکی نظیر بھی ایک بیان کردی تو ہمکو

اِس بڑے اہم مسئلہ پر جو ہمارے مضمون مین سب سے زیادہ غور طلب ہی بحث کرنا باقی رہجاتا ہے ۔ جو اُتنا ہی ضروری ہی جتنا کہ وہ اہم ہی ۔ ہماری مراد اس سے ہندوستان کے اخبارونکی حالت ہی اور ان مختلف سوالون پر غور کرنا ہی جو پبلک کی طرف سے اخبارون کے متعلق کیئے جاتے ہین ۔ اور جنکو ابتک بہت کم لوگون نے صاف کیا ہے مختلف رائین ہندوستان کے اخبارون کی نسبت دی جاتی ہے ۔ بہت سے حضرات اِنکو لغو اور فضول اور اُنکے پڑہنے کو تضیع اوقات قرار دیتے ہین ۔ ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ اِسمین بہت ہی قلیل فائدے کے سوا نقصان ہی نقصان ہے ۔ کوئی اِنکے پڑہنے کو خیالات کا خراب ہونا بیان کرتا ہے اور ایک قلیل جماعت اُنکی تائید کرتی ہے ۔ اِن مختلف رایون کی غلطی کا ظاہر کرنا اور اِن سب پر غور کرنے کے بعد ایک ایسی راے قایم کرنا جو واقعی ہو بہت ہی مشکل کام ہے ۔ اور مین نے جہانتک مجھسے ہوسکا اِس میدانمین قدم رکھا ہے" اور ان واقعات کو قرار دینا جو ہندوستانیون کے اخبارون کے تنزل کا باعث ہی ۔

سب سے پہلے ہمکو اِس بات پر غور کرنی چاہیئے کہ آیا انگریزی اخبارات کی بھی یہی حالت ہی ۔ یہی مسئلہ ہی جسپر ہمکو غور کرنا چاہیئے اور جہان یہ واضح ہوگیا تو پہر تمام تصفیہ بہت ہی آسانی کے ساتھہ ہوجاتا ہے ۔

انگریزی اخبارات کی حالت جیسی ہم اوپر بیان کر آئے ہین بہت ہی اچھی ہے اور اُردو اخبارون سے بالکل بتائن ہے۔ انگریزی اخبار ملک و قوم پر شیدا ہوتے ہین اور انکے ایڈیٹر تمام باتون پر غور کرتے ہین جو اخبار کے مقصد کے متعلق ہین انکا سرمایہ وافر ہوتا ہے۔ ساری دنیا مین انکے کارسپانڈنٹ اور نامہ نگار موجود ہوتے ہین دنیا کی ضرورتون پر انکی نظر وسیع ہوتی ہے وہ اخبار نکالنے کی غرض و غایت کو خوب سمجھتے ہین اور آخر اسکا نتیجہ بھی انکو وہی ملتا ہے جسکے وہ مستحق ہین۔ اب اسکے مقابل مین اردو اخبارات کی حالت دیکھنی ہے۔ پہلے یہ دیکھیئے کہ اُردو اخبار نکالا کیونکر جاتا ہے۔ ایک شخص جو غریب و مفلس ہے جب دوسرے پیشہ مین اپنا گذر نہین پاتا تو وہ مجبوراً اخبار کی طرف متوجہ ہوتا ہے اسکے پاس کافی سرمایہ نہین ہوتا جس سے ابتدا مین اخبار چل سکے وہ محض تھوڑا بہت قرض لیکر اخبار جاری کرتا ہے۔ اِسکی لیاقت ناگفتہ بہ ہوتی ہے۔ اخبار نکالنے مین چند شخص اپنے دلی پھپولے پھوڑنے کے لئے اسکے ساتھ ہوجاتے ہین۔ چند روز تک اخبار خوب دھوم سے نکلتا ہے۔ دھوم سے نکلتا ہے کے یہ معنی نہین کہ جسطرح یورپین اخبار نکلتے ہین بلکہ یہ غرض ہے کہ لوگونکی ناواجبی اور بعض بعض واجبی شکایتیں ہوتی ہین اور بس تاکہ روپیہ ملے اُن باتون کا پتا بھی نہین ہوتا جو اخبار

کے لئے فی الحقیقت ضرور ہین اور جن پر انگریزی اخبارونکی ترقی کا دارومدار
ہی ایسے اخبار کی ظاہر ہے کہ قوم کیا قدر کرسکتی ہے اور وہ کہانتک قوم
وملک کے حق مین مفید ہوسکتا ہے۔ انجام یہ کہ وہ چند روز کے بعد آغوش
لحد مین جاسوتا ہے اور اسکے ساتھہ ہی ان خریدارونکی رقمین بھی جو اسکی
خدمت کرنے کے خیال سے دی گئی تہین زمین مین غائب ہوجاتی ہین
یہ حالت ہے اکثر اُردو اخبارونکی جو شکایت کرتے ہین کہ قوم انکی قدر
نہین کرتی اور جنکو حشرات الارض کہنا واجبی اور درست ہے اِسکے سوا
دو اور قسم کے اخبار ہین۔ دوسرے تو وہ جو کسی قدر انگریزی اخبارات کی
طرز اختیار کرتے ہین اور گو انگریزی اخبارونکی طرح تو نہین تاہم ایک حد تک
قوم وملک کی بہبودی کے تجاویز سوچتے ہین اور انکے ایڈیٹر لائق ہوتے
ہین اور ملکی خبرون سے واقف۔ اس قسم کے اخبار چند ہی ہین۔

تیسری قسم وہ ہین جو قوم وملک کی ہمدردی واقع مین ہیں مگر انکے خیالات
چندان وسیع نہین ہوتے اور ملک کو چندان ان سے فائدہ نہین ہوتا۔

جو حضرات اُردو اخبارون کو فضول قرار دیتے ہین اُنکی مراد پہلی قسم کے
اخبار ہین یعنے حشرات الارض۔

جو حضرات یہ کہتے ہین کہ اُنکے پڑہنے سے خیالات خراب ہوجاتے ہین
اور معتدبہ فائدہ نہین ہوتا وہ تیسری قسم کے اخبار مراد لیتے ہین۔

جب اِس امر کا تصفیہ ہوچکا تو اب اِس امر کا فیصلہ ہی بہت صاف ہے کہ وہ کون سے اخبار ہین جو برٹے ہین اور جنہون نے ملک کو نقصان پہونچایا ہی اور جنکی تائید قوم کو کرنے کی کوئی ضرورت نہین یہ پہلے قسم کے اخبار ہین اور وہ اخبار جو اچھے ہین جنہون نے ملک کو فائدہ پہونچایا ہے اور جسکی تائید قوم کو کرنی چاہیے وہ دوسری قسم کے اخبار ہین -

اب صرف ہمکو ایک بات کہنی باقی ہی اور وہ یہ کہ دوسری قسم کے اخبار کیون نہین ترقی کرتے حالانکہ وہ یورپین اخبارون ہی کی طرز مین ہین اسکا جواب یہ ہی کہ اِس قسم کے اخبارون کا سرمایہ اسقدر نہین ہوتا۔ جسقدر یورپین اخبارون کا ہوا کرتا ہے اور اسلیے مضمون نگارون اور اڈیٹرون کا لایق اسٹاف مہیا نہین ہوسکتا اور یہی وجہ ہے اِن اخبارون کے ترقی نکرنے کی - اِسکا دور ہونا اور انکا ترقی کرنا ملک کے ان دولتمندونکے ہاتھ مین ہے جنکی ادنیٰ توجہ سے تمام کام سدھر سکتے ہین -

| اخبار کی جان - | اخبار کی جان آزادی ہے -

| فرض منصبی ایڈیٹران اخبار - | اب ہم کسی قدر ضروری امور کی تدابیر پر جو اخبارونکو لازمی ہین اپنے مضمونکو ختم کرتے ہین -

(۱) بادشاہ جن اراکین سلطنت و معتمد و عہدہ داران و اہلکاران کو انتظام مملکت عطا کرے انکے ارادون اور کامونکی تفتیش کرے -

(۲) اسکو جب تفتیش سے وہ باتین تحقیق و صحیح معلوم ہوجائین تو اسکو اختیار ہے کہ خواہ انکی تعریف کرے یا اعتراضات کے طومار و نکا نشانہ بنا دے مگر چاہیے کہ اسکا کام نیک نیتی سے ہو بلکہ ممکن ہو تو پارلیمنٹ کے کامون پہ اعتراض کرے۔

(۳) اخبار مجاز ہے کہ عوام کو جو شکایتین ہون اُنکا اعلان کرے۔

(۴) ججون اور حکام عدالت کے فیصلون پر صحیح صحیح نکتہ چینی کرے اور اسکے نقص سے آگاہ کرے۔

(۵) اخبارون کے ایڈیٹرون کو ضرور ہے کہ مُلکی فلاح و صلاح کے لئے اپنی طرف سے تدابیر گورنمنٹ کی آگاہی کے لئے پیش کرے۔ اخبارات کو لازم ہے کہ گورنمنٹ کی فیاضی کے احسان مندی مین ہمیشہ حکومت کی ادب و تعظیم کرے جسمین کہ اسکا مسکن ہے اور جس نے اُسکی ہر طرح سے راہین کھلی رکھی ہین۔

(۶) اخبار مین ایسے مضامین شایع نہون جنسے رعایا اپنی گورنمنٹ سے بد ل ناراض آمادۂ شر و فساد ہوجائے۔ چندہی روز کا عرصہ ہوتا ہے کہ کئی ایڈیٹران اخبار کو اسکی پاداش مین سزا ملی۔

(۷) اخبارونکو نہ چاہیے کہ کسی قانونی انتظام کی اہانت اس طرح سے کرین جس سے عوام کے خیالات مین گورنمنٹ کی طرف سے ناراضی پیدا ہو

(۸) اخبارون کو نہ چاہئے کہ کوئی قاعدہ اور دستور ایسا شایع کرے جس سے رعایا بادشاہ سے پھر جائے۔

(۹) اخبارات کو چاہئے کہ زمانہ حال کی خبرونکو شایع کرین جنسے آئندہ کے لئے علم تاریخ کا مصالحہ ہو جائے۔ مذہب۔ اخلاق۔ معاشرت۔ رسم و رواج مین جو برائیان منتشر ہو رہی ہون اُنکو اسطرح تبلاے کہ وہ رک جائین اور اُنکے بُرے اثر معدوم ہو جائین علوم و فنون زراعت تجارت وغیرہ مین جو ایجادات ہو رہے ہین اُنکو مشتہر کرے تجارت کی ترقی دینے مین کوشش کرے۔

خاتمہ۔ مہذب قومون مین اخبار ایک محکمہ ہے جس سے تمام برائیونکی درستی اور اہل ملک کی فلاح کے احکامات جاری ہوتے ہین۔ اور لوگون پر اپنا عمل و دخل کرتے ہین۔ اگر یہ محکمہ بند ہو جاے تو گورنمنٹ کے تمام محکمون پر صدمہ پہونچے۔ جو اخبار مذکورۂ بالا قواعد کے پابند ہین وہ نہایت وقعت کی نظر سے دیکھے جاتے ہین اور جو اخبار شریر ہوتے ہین اور گورنمنٹ کے کامون اور انتظام کو جھوٹے پیرایہ مین عامہ کو بتلاتے ہین انکے حالات ایسے ہوے کہ جیسے کسی مجلس مین جذامی اور کوڑہی۔ انسان کے نزدیک کوئی شے وقت سے بڑھکر عزیز نہین ہے تو ضرور ہوا کہ ہم اپنے عزیز وقت کا لحاظ رکھکر اخبارات کے لغو مضامین کے مطالعہ مین اپنا عزیز وقت رائیگان نکرین۔ اخبارات کے وہی مضامین

لائق قدر ہو سکتے ہین جو ذخیرۂ تعلیم و ترقی صنعت و حرفت ہون اور جنمین تاریخی واقعات ہون۔

قادر مرتضیٰ حسین عفی عنہٗ

حفظ الصحت

صحت سے زندگی کو بھی راحت ہے — صحت سے جہان کا عیش و عشرت ہے
صحت رکھے خدا ہمیشہ اے شاد
صحت سے بڑھ کے اور کیا نعمت ہے

صحت - انسان کے لئے ایک ایسی نعمت ہے جسکے مقابل مین دنیا کی کوئی آسائش یا خوشی یا حکومت یا دولت کو فضیلت نہین ہو سکتی -

صحت - موجب آسائش روح ہے -

صحت - سے خدا کی عبادت اور اُسکے فرائض ادا ہو سکتے ہین -

صحت - سے حکومت کا مزا ملتا ہے -

صحت - سے جسم کی زینت ہے -

صحت - سے انسان اپنی عقل سے عمدہ کام لے سکتا ہے -

صحت - سے مالک مجازی کی فرمانبرداری ہو سکتی ہے -

صحت - سے فرمانروا فرمانروائی کر سکتا ہے -

صحت سے معدلت ہی -
صحت ہی تو انسان دولت کو اپنی عاقبت کا سرمایہ اور دنیا کا چین کر سکتا ہی -
صحت سے تمام جہان کے مزے حاصل ہین -
صحت ہو تو زندگی ہی ورنہ موت عین صحت ہے -

اسوقت مین نے جس سبجکٹ کے متعلق قلم اُٹھایا ہے یہ ایک ایسا سبجکٹ ہی - کہ اگر مین اپنی تمام عمر کو اِس ایک سبجکٹ کی تحقیقات اور اُسکے حفظ ماتقدم کی خوبیان اور اُسکے اسباب پیدا کر کے ناظرین کو پیش کرنے کی کوشش کرون تو غالباً یہ عمر بھی کافی نہو گی - بلکہ مجھے عمر نوح - یا خضر مستعار لانا پڑیگی جو صرف خیالست و محالست و جنون -

حفظ الصحت کا خیال اور اُسکا دار و مدار نہ صرف حکیم ہی پر منحصر ہے بلکہ ہر متنفس کو اپنی جسمانی اور روحانی صحت کے لیئے خود حکیم بنا چاہیئے جیسا کہ قدرتی طور پر انسان اور اسباب عیش کے مہیّا کرنے اور راحت سامان پیدا کرنیکی فکر کرتا ہے - پہلے حفظ الصحت کے اسباب اور اُسکے لئے پابندی اپنے پر لازمی گردانے -

وہو ہذا

انسان کے جسم مین جیسی روح کو فضیلت ہی - اِسی طرح اِس کالبد عناصر کیلیئے

حفظ الصحت لازمی ہے ع

تندرستی کرور نعمت ہے

پس جیسا کہ صحت جسمانی ضرور ہے تو اُسکے ساتھہ تکمیل قوت ذہنیہ بھی ہونا چاہیے ورنہ صحت کا اطلاق عام طور پر صحیح ہوگا۔ پس ہم صحت جسمانی اور دماغی دونوں کی نسبت لکھتے ہین۔

صحت جسمانی کے لئے حکما کا قول ہے کہ ریاضت اور ورزش کو بہت کچھ دخل ہی۔ اُسی طرح جودت ذہنی کے لئے مشاغل ذہنیہ بھی لازمی ہین جیسا کہ نوشت و خواند تعلیم و تعلّم یا تصنیف و تالیف کرنا صنعت اور حرفت ایجاد و اختراع یہ ورزش ذہنی ہین۔ اگر انسان ان مشاغل ذہنیہ مین مشغول نہ رہے تو اُسکی طبیعت مین کاہلی اور پستی آتی ہے اور اُسکا دماغ کسی اچھی قوت کے حاصل کرنے کا عادی یا قابل نہین رہتا۔

حکمانے دماغ کو زمین سے مشابہت دی ہی۔ اور یہ نہایت زود فہم تشبیہ ہے یعنے جب ہم ایک قیمتی کاشتکار زمین کو بغیر بیج بوے ہمکے اور کاشتکاری کئے کے چھوڑ دیتے ہین۔ تو وہ زمین جسکو اللہ نے ہماری محنتون کے ذریعہ سے ثمرہ دینے کی قوت عطا کی ہی وہ بیکار ہو جاتی ہے۔ اُسکے عوض اُسی زمین پر جہان ایک عمدہ پُرفضا باغ ہو۔ یا سبزہ زار یا لہلہاتا ہوا کہیت ہوا اور اُسکے خرمن سے لکھو کہا خوشے جن سے منّون۔ اور پلّون

اناج حاصل کر سکتے ہین - وہان گہانس - پات جنگلی جہاڑ - بیری - سروالی - یہ نشو نما پا کر اُسکی ہستی کو فنا کر دیتے ہین - اگر ہم کسی شیر خوار بچے سے اُسکی تمثیل دین تو ہر زہ ورائی ہوگی یعنے جب بچہ سمجھنے اور بات کرنے کے لایق ہوتا ہے اُسوقت سے اگر والدین تربیت اطفال مین کوشش نہ کرین اور عمدہ عمدہ باتین نہ سکہاوین اور تہذیب اور اخلاق کی طرف متوجہ نکرین تو وہ عام رذیل بچونکی طرح ابتر ہو جاتا ہے اور ودیعت الٰہی کو کہو دیتا ہی - اسی لئے حکمانے کہا ہے کہ کمسنی کی عمر مین جو ہونہار پودہ ہے اُسکے دماغ سے تعلیم کی ورزش لی جائے جیساکہ ورزش ظاہری سے خم وچم سڈول ہوتے ہین - ویسا ہی بچہ کا دماغ حرکات علمیہ سے روز بروز کامل ترقی کرتا جاتا ہے -

حکمائے متقدمین نے ریاضت کو دو قسم پر تقسیم کیا ہی -

ریاضت جسمانی -

ریاضت روحانی -

اور اُنکے ہر ایک کے دو نوع قرار دئے ہین - عام - اور خاص -

ریاضت عام وہ ہے جسکا اثر تمام بدن پر ہو جیساکہ دوڑنا - گہوڑے کی سواری - کُشتی - پہکیتی - پٹا - بنوٹ وغیرہ -

ریاضت خاص وہ ہی کہ جس ریاضت سے کسی خاص عضو کو نفع پہونچے -

جیسے پیادہ پائی - بائیسکل کی سواری - مگدر - لیزم - ڈنڈ نکالنا - کریلا پھیرنا - ڈمبلس - شناوری - جمناسٹک -

ریاضت کے فوائد بہت ہین جو کسی موقع پر اگر فرصت ملے تو اُسکی تصریح کی جائیگی - مگر معظم نفع یہ ہے کہ

۱ - تفتیح مسامات اندرونی اور تنقیہ رطوبات فُضلیت -

۲ - جب غذا ایک ہضم سے دوسرے ہضم مین منتقل ہوتی ہی - اُسکے فضلات مجاری - اور عروق مین رہجانے سے متعفن ہوکر باعث امراض مختلفہ ہوتے ہین جسکی اصلاح کماینبغی بھی ہوتی ہے اور ہزارہا امراض سے محفوظ رکھتی ہی - حکمار یونان اکثر ایسے بیمار کا علاج تنقیہ اور مسہل سے کرتے ہین - جو ریاضت نہین کرتا -

جو ریاضت کرتا ہی وہ ایسے تدابیر کا محتاج نہین ہے -

شیخ الرئیس - کا قول ہے کہ تارک ریاضت و ورزش کبھی حفظ صحت کی امید نہ رکھے - بلکہ وہ یقین کرلے کہ اسکا جسم کان مرض ہوگا -

شیخ کا یہ بھی قول ہے کہ تارک ریاضت مبتلاے امراض ہوتا ہے -

بعض حکما کا قول ہے کہ تارک ریاضت کا جسم اکثر لاغر رہتا ہے -

شیخ الرئیس ریاضت ورزش کے باب مین کہتا ہے۔
ان الریاضت تدفع الامراض المادیۃ وتنعش الحرارۃ الغریزیۃ وتصلب المفاصل[۱]
وتحلل الفضلات وتوسع المسامر۔ نوجوانون کو لازم ہے کہ اسباب
عیش جمع کرنے سے پہلے حفظ الصحت اور اُسکے فوائد پر نظر کرین۔ اور جو
اسباب منافی صحت ہین حتی المقدور اجتناب کرین۔ بعض بعض تدابیرین
حفظ صحت کی نسبت حذاق فرنگ وغیرہ نے جو مبسوط طور پر لکھے ہین۔ اور
قدرتی طور پر حفظ صحت کے لئے حکیم مطلق نے اسباب پیدا کئے ہین۔ اور
اس ورزش جسمانی کو اُنسے بالخاصہ کہانتک مناسبت ہے اسکی تفصیل
بوقت فرصت ہدیۂ ناظرین کرونگا۔

کشن پرشاد عفی عنہٗ

۱؎ بیشک ریاضت امراض مادی کو دفع کرتی ہی اور حرارت غریزی کو بڑہاتی ہی۔ اور انسان کے
جوڑ بند کو مضبوط کرتی ہی۔ فضلات جسم کو تحلیل اور مسامات بدن کو کھولتی ہے ۱۲

فصل دوم

انتظام سلطنت

سلسلہ کے لئے دیکھئے نمبر (۱۳)، جلد ۲، دبدبۂ آصفی

اور ۱۸۵۳ء مین انتظامی آفیسر مقرر ہوا جو کل مقدمات پر حاوی تھا اور ۱۸۵۹ء مین ایک چیف کمشنر ہوا اور آفیسر موقوف کردیا گیا۔ دہلی صوبۂ مغربی سے علحدہ کر کے صوبۂ پنجاب مین شریک ہوسے۔ اور ۱۸۷۷ء سے پنجاب مین لفٹنٹ گورنر کا تقرر ہورہا ہے۔ اِسکی آبادی (۱۷۶،۸۵۴)، صوبہ ہی دارالحکومتہ لاہور۔ پشاور وراولپنڈی وغیرہ مین چھاونیان ہین۔

(۱)، لفٹنٹ گورنر صاحب۔

(۲)، پرایویٹ سکرٹری۔

(۳)، ایڈیکانگ۔

(۴)، چیف سکرٹری۔

(۵)، چیف کورٹ کے (۵)، اسم جہان اسقدر عہدہ دار اعلی یہان رہتی ہین

صوبۂ متوسط

ہالینڈ اور بلجیم کے رقبہ سے تین حصہ رقبہ اِس ملک کا زیادہ ہے اور آبادی بھی (۴۹،۱۴،۰۷،۰۱) ہی اسکا دار الحکومت ناگپور ہے۔ لیجسلیٹو کونسل یہان نہین۔ یہان صرف چیف کمشنر ہین۔

جنوبی اور شمالی برہما اور آسام کا حال ہمنے پہلی فصل کے حاشیہ مضامین مین بنا دیا ہے۔ اور

صوبۂ اجمیر ومتواڑ (گجرات)

صوبۂ گجرات مین دیسی ریاستین زیادہ ہین ـــ آبادی (۵۰۴۴۷۲۵۸) ہی۔ وسط راجپوتانہ۔ مین ہے۔ پولیٹکل ایجنٹ راجپوتانہ یہان کے صوبہ دار ہین۔

صوبۂ کورگھ

۱۸۳۴ء مین یہ صوبہ رزیڈنٹ میسور کے تفویض ہوا۔ اور رزیڈنٹ میسور اِس صوبہ کے کمشنر ہین مجلس واضعان آئین وقوانین یہان نہین مملکت برطانیہ کا قانون یہان نافذ ہے اور پورا پورا تسلط (مثل دوسرے مقبوضات برطانیہ کے) یہان برٹش رزیڈنٹ میسور کا ہی آبادی (۱۷۳۰۵۵) رقبہ ملک (۱،۵۸۳) مربع میل۔

صوبۂ بلوچستان

۱۸۸۸ء مین گورنر جنرل کے ایجنٹ یہان بلحاظ چیف کمشنر حکمران ہین۔

صوبہ جزائر انڈمان و نکوبار

نکوبار کا رقبہ (۶۳۵) اور انڈمان کا (۲۰۵۸) میل مربع ہے۔ جزائر انڈمان خلیج بنگالہ کے سلسلہ جزائر سے ہے۔ جزائر انڈمان مین حبس دوام کے مجرم رکھنے کی محبس ہے جو عدالتہاے ہند سے سزایاب ہوتے ہین۔ نکوبار ڈنمارک کا علاقہ تھا لیکن ۱۸۶۹ء سے برطانیہ کے قبضہ مین آیا اسکی اُنیس (۱۹) جزیرہ ہین (۷) جزیرہ ویران ہین۔ آبادی (۷۰۰) یہان ایک چیف کمشنر ہے جسکی تنخواہ (۲۵۰۰) ہے۔ ہند مین دیسی ریاستہاے کی تعداد (۶۹۰) ہے جملہ ریاستونکی آبادی (۶۷ لاکھ) (ملین) ہے اور رقبہ (۷۹۳۰۰۰) مربع میل فوجی طاقت (۴) لاکھ کے قریب ہی جسمین باقاعدہ و بے قاعدہ دونون افواج شامل ہین کل ریاستہاے ہند کا محاصل بتیس کرور پچاس لاکھ ہے۔

ریاستہاے ہند کے والیون کو گورنمنٹ سے خطابات عطا ہوے ہین۔ اُنکے اعزازی طور پر التواپ کی سلامی سر ہوتی ہے (۳) روسا کے لئے (۲۱) التواپ۔ اور (۸) روسا کے لئے (۱۹) التواپ اور (۱۳) روسا کے لئے (۱۷) التواپ اور (۱۷) روسا کے لئے (۱۵) التواپ اور (۵) روسا کے لئے (۱۳) التواپ

اور (۳۵) رؤسا کے لئے (۱۱) التواپ اور (۲۶) روسا کے لئے (۹) التواپ کی سلامی سر ہوتی ہے۔ لیکن بعض رؤسا کو خاص طور پر اعزازی سلامی سر ہوتی ہے جو اصلی سلامی سے کسی قدر زیادہ ہے۔ لیکن ہند کے کسی والی ریاست کو (۲۱) التواپ سے زیادہ سلامی سر نہین ہوتی۔

ہند کی تجارت وصنعت کا ذکر یہان لاحاصل ہے اور ریلوے وغیرہ دوسرے معاملات کے لئے بھی میرے اس مضمون مین گنجائش نہین۔ اب یہ بتا دیا جانا ضرور ہے کہ ہر مجسٹی ملکہ معظمہ کے زمانۂ حکومت سے ابتک ہند مین کسقدر گورنر جنرل مقرر ہو چکے ہین۔

باقی آئندہ

محمد رفیع اینصاحب رفعت وکیل

قیمت کتب مجرب

ادویہ نظریہ

مایوس مریضون کا علاج ٹھیکہ کے ساتھہ بھی کرتے ہین
مریضون کا فرض ہی کہ قبل از رجوع ہماری فارم تشخیص
امراض ہمسے طلب کرکے کل حالات قلمبند کرین اور پہر ٹہیکہ کرین

حرقت البول

۲، گھنٹہ مین تمام تکلیف وہ علامات دور ہوجاتی ہین ریم جلن سوزش۔ درد۔ دکھ کافور جسم مین طاقت و سرور حاصل ہوتا ہے عجیب مفرح دوا ہی جو گاڑہی سے دیجاتی ہے
قیمت درجہ اول صہ/
" درجہ دوم سے/

حب دافعہ سوداوی

جب جسم مین مادہ سودا داخل ہوتا ہی۔ اس جسم مین صحت کا ڈیرا ڈنڈا قائم نہین رہتا ہی ان گولیون کے استعمال سی بلا منہ دفی و دست زخم سوکھ جاتی ہین آئندہ کبھی مرض نہین ہوتا شرطیہ دوا ہے قیمت چار تولہ للعہ/

حب قبض کشا

ایک گولی رات کو کھانی سے صبح پاخانہ کھلکر باقاعدہ آجاتا ہی جس سے طبیعت ہلکی ہوجاتی ہی درد سر درد کمر اور جسم و شکم کا بھاری پن دور ہوکر اشتہا صادق پیدا ہوتی ہی ۲ درجن عـه/

ہیر آئیل

دلربا خوشبو کے علاوہ بالونکو سفید نہین ہونے دیتا۔ نزلہ زکام۔ درد سر ضعف بصارت سر کا گھومنا۔ کانونمین مختلف آوازونکا سنائی دینا وغیرہ کو دور کرتا ہی ایک دفعہ کے لگانے سے ہفتہ بہر خوشبو رہتی ہے۔ قیمت فی شیشی تین روپیہ سے/

سرخرو

اس دوا کے لگانے سے چہرہ بارونق خوبصورت درخشان آثار پیری مفقود ہوکر جوانونکی طرح گلنار ہوجاتا ہی زردی اور بدنما دہبی دور ہوکر چاند سا مکھڑا بنجاتا ہے قیمت فی شیشی دعـه/

جوہر عشبہ

جسکو سارساپریلا کہتے ہین یہ ایک بوٹی ہی جو ہزارون سال سے ہر فرقہ ہر مذہب کے حکیمون بیدون ڈاکٹرون نے اسکو تسلیم کرلیا ہی کہ اس سے بہتر کوئی دوا مصفی خون نہین ہو۔ آتشک پھنسی ناسور دنبل بھگندر ہڈی اور ٹہونکا درد خنازیر کھنہ آرٹی کرٹا یا وغیرہ کا بے نظیر علاج ہی۔ ڈاکٹری ولایتی بنی ہوئے ہمارے مزاجونکی کے موافق نہین ہوتے کیونکہ وہ گرم اور بوجہ آمیزش شراب مذہباً ممنوع ہین۔ قیمت فی شیشے کلان دیتے ۱/ خورد عـه/

سنون مستحکم دندان

یہ خوشبودار منجن ہلتے ہوانت کو مضبوط کرتا ہی میل بدرنگی دور کرکے موتی کیطرح چمکدار بناتا ہی کیڑا لگنے سے محفوظ رکھتا ہے مسوڑھونکا گوشت تازہ پیدا کرتا ہے۔ ۲ تولہ عـه/

رعنا

جب چہرہ پر بدنما داغ جہائین کلف آور تیل پیدا ہونے سے چہرہ خراب ہوجاتا ہی تو اسکے لگانے سے چہرہ ان عیبو سے صاف ہوکر خوشنما ہوجاتا ہی قیمت چار تولہ عنصر/

حب دافع بواسیر

بواسیر ریحی ہو یا بادی خونی ہو

یا سادی چند روزہ استعمال سے مسوڑھونکا درد و ہتیش خون جانا اور کثرت ریاح دور ہو جاتی ہی قیمت عـه/

بخارونکا حکمی علاج

فصلی بخار یومیہ و لرزہ و چوتھیہ و محرقہ وغیرہ ان پوڑیہ کے دینے سے پسینہ آکر اتر جاتا ہے خوراک تہرتی ایک ایک گھنٹہ بعد قیمت ایکتولہ عـه/ از حد مفید و عجیب دوا ہے

عضلات کی جوانونکے لئے لاجواب ہی اکسیر

شربت مقوی

اسکے استعمال سے قوائے قوی ہو جاتے ہین جنکی کمی سے مرد نادم اور ہوا ہونے سے مرد کہلاتا ہی جب کثرت فواحشات اور مسکرات اور جوانی کی بدعنوانیان آپ کو بے وقت اور عین شباب مین لطف کی جگہہ بے لطف کام مزہ ہوتا نظر آئے تو اس مرکب کو منگا کر تجربہ کیجئے یہ نامرد کو مرد اور مرد کو جوان بنا دیتا ہی۔ اعصابی طاقت اور برقی رفتار پیدا کرتا ہی جو لوگ بے وقت صرف قوت کر بیٹھے ہین اسکے چند روزہ استعمال سے فخریہ یہ دعوی کرسکتے ہین کہ ہم ہی مرد میدان ہین الغرض انکے لئے یہ مرکب اکسیر اعظم کا کام دیتا ہی وہ لوگ جنکو اپنی ہی اعمال نے ٹھنڈا کردیا ہی انسے آزمایئن اسکے چند روز استعمال سے حمل نرینہ قرار پاتا ہے بانیہمہ خوبی قیمت۔ للعہ/

روغن مقوی

یہ مقامی علاج ہی جسکے

لگانے سے عضلات مردہ زندہ ہو جاتے ہین اور وہ نقص جو کامیاب زندگی کی روک ہین دور ہوجاتے ہین قیمت فی تولہ للعہ/

حب اعضائے رئیسیہ

طالب علمونکی جان کمزورونکی ایمان کوئی امتحان پاس کرتا کرتا ہی تو پہلے اسکو خرید لو وقت اسکے استعمال سے دماغ کو طاقت اور اعضا مفلوج کو حرکت آتی آتی ہی درد سر درد کمر پراگندگی خیالات فاسد ہولدل۔ وحشت ضعف معدہ۔ کمی اشتہا دور ہوکر تنومندی پیدا ہوتی ہی حافظہ درست ہوکر بدنمین چستی پیدا ہوتی ہے دو درجن عـه/

نور علی نور

چند منٹ کے لگانے سے بادل دور قیمت چار تولہ عـه/

سرمہ ممیرا کراماتی

مقوی بصر حافظ بینائی ہے اسکی مداومت سے امراض چشم پیدا نہین ہوتے نزول الماء۔ دھند۔ غبار۔ پانی جانا رس جاتا ہی ضعف بصارت بصارت دور ہوکر آنکھہ روشن ہوجاتی رو ہے ککرے دور ہوتے ہین قیمت ایکتولہ مع سلائی سنگ یشب دو روپیہ عـه/

نعمت دنیا

بہرہ پن اور کانونکی شان شان اور ڈہول بجتے کانومین سنائی دین اور دور سے آواز اچھی طرح نہ سنائی دے تو اس سے دور ہوجاتے ہین قیمت فی تولہ .. عـه/

حب دمہ

نوٹس

یہ رسالہ ہر مہینے کی چھٹی تاریخ ماہ ہلالی کو شایع ہوگا۔ جملہ حقوق بحق پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار لکھنوی محفوظ ہین اسکا منافع عالیجناب مہاراجہ پیشکار بہادر نے پنڈت سرشار صاحب کو بطیب خاطر عطا فرمایا اور پنڈت صاحب نے قیمت سالانہ حسب ذیل قرار دی۔

(۱) امراے عظام سے ... ... عـــہ

(۲) پبلک سے ... ... ســے

(۳) باہر والون سے اسکے علاوہ محصول ڈاک۔ بہر

ف۱۔ جو صاحب سب سے اعلی مضمون یا ترجمہ روانہ فرمائینگے اُنکو ایک اشرفی پیش کیجائیگی۔

ف۲۔ ناپسند مضمون نہ طبع ہوگا نہ واپس۔

اطلاع۔ مضامین اور قیمت درخواست خریداری بنام راے ٹھاکر پرشاد صاحب شوق محبوب پریس علاقہ مہاراجہ بہادر پیشکار و وزیر افواج آصفی پہونچنی چاہیے

نمبر (۵) یکم شعبان المعظم ۱۳۱۵ھ جلد (۱)

العظمۃ للہ

خرامان شوای عارض پیرا ہو

بنالہ ای فی ل اعید جون کوس شاہ

دبدبۂ آصفی

سنہ ۱۳۱۵ھ

اعلیٰ حضرت نظام الملک آصفجاہ میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ

کی تقریب سالگرہ مبارک کی تہنیت مین یہہ ماہواری رسالہ

جسمین

نظم و نثر کے اخلاقی علمی سوشیل ظریفانہ مضامین درج ہون گے اور جسکی بانی

مبانی عالیجناب راجہ راجایان مہاراجہ کشن پرشاد بہادر المتخلص بہ شاد تلمیذ

حضرت آصف ظلِ سبحانی پیشکار و وزیر افواج سرکار عالی ہین حسب الارشاد مہاراجہ

محتشم الیہ زیر نگرانی ٹھاکر پرشاد حسب شوق

محبوب پریس حیدرآباد دکن علاقہ پیشکاری سے شائع ہوا

فہرست مضامین رسالہ دبدبۂ آصفی

پانچوان چھلاوا

اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا
لڑتے ہین اور ہاتہہ مین تلوار بھی نہین

پاروتی ۔ سندرا ۔ گن ونتی ۔ یہہ تینون گاڑی مین سوار ہوکر قریب قریب پانچ بجے کے سیر و تفریح کے لئے باہر نکلین ۔

شام سندر کا ایک مشہور باغ تہا ۔ وہان پر اُترگئین اِس باغ مین ہنومان کا ایک مندر ہے ۔ منگل کے دن بہت سے لوگ مذہباً عورت اور مرد پوجا کے لئے آتے تھے ۔ اور بعض صرف درشن کرکے چلے جاتے تھے ۔ الغرض انواع و اقسام کے مخلوق جمع ہوتے تھے ۔ لیکن شوقین گھورنے گھارنے اور دل لگی کرنیکے لئے پہاٹک کے قریب ایک چبوترے پر ڈٹے ہوے بیٹھے تھے ۔ جہان کوئی پری چھم دیکھی لٹو ہوگئے ۔ اگر ساتہہ کوئی مرد نہوا اور دیکھا کہ عورت شوقین ہے ۔ تو آوازے کسنے لگے

جب اِن تینون کی گاڑی گذری دفعتاً ایک نوجوان نے کہا ؎

اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا
لڑتے ہین اور ہاتھہ مین تلوار بھی نہین

پاروتی نے مسکرا کر ابرو کے اشارے سے اسکے جگر مین تیر چلا دیا۔
نوجوان۔ ایک ٹھنڈی سانس بھر کر ؎

درون سینۂ من زخم بے نشان زدۂ
بحیرتم کہ عجب تیر بے کمان زدۂ

پاروتی۔ اور **سُندرا۔** اشارت آشنا تھین کچھہ بلّی تو تھین نہین۔ سمجھہ گئین کہ ریجھ گیا۔

سُندرا نے **پاروتی** سے اپنی زبان مین کہا کیون بہن تم نے تو اِسوقت غضب کیا۔ بھلا جان نہ پہچان خالہ جی سلام۔ یہہ کونسی بات تھی۔ جو اسکو چٹ سے اشارہ کر ہی تو دیا۔ اگر تیرے یھی ہتکنڈے ہین تو دل لگی دل لگی مین ایکروز کوئی مرد ہاتھہ ڈال دیگا۔ تو بُری ٹھرے گی۔ اور سچ یون ہی۔ بہن کہ تمکو دیکھکر اگر کوئی جوان مرد نہ ریجھے تو مین سمجھون۔ کہ یا تو مرد نہین ہے بدھیا ہے یا گدھا ہی۔ مگر تم سے اِس سے پہچانت نہین۔ یہہ بھی کھیل کھیلا اور تم بھی کھیل کھیلین۔

پاروتی۔ اری چھوکری۔ پہچانت کیا آپ سے آپ سے ہوتی ہے میل جول سے

پہچانت ہوجاتی ہی- مین تو اُسکو خوش کرونگی-
سندرا- بھی شوخ وشنگ تھی- مگر پاروتی سے کم- آنکھوںمین ذرا لحاظ تھا- اور پاروتی پاک بیباک سوار کو گھوڑے پر سے اُتار لے- لیکن بدنہین گُن ونتی بالکل ہی بھولی- اُسکو ان باتون سے کوئی واسطہ نہ مطلب کوئی ہنس دے تو آپ بھی ہنس دیتی تھی- کوئی بات نکرے تو آپ بھی خموش- جیسی بہو بیٹیان ہوتی ہین-
سندرا- اے ہے اگر وہ موا آجاے اور تم سے مطلب کی خواہش کرے تو پھر کیسی ہو اور تم کنواری عورت- وہ مَرْدُوا-
پاروتی- مین خوشی سے اُسکا مطلب پُورا کرودن موے کو مجھ سے پری چھم لی ہی کا سیکو ہوگی- تم ذرا چُپ رہو دیکھتی جاؤ- ایسا تگنی کا ناچ نچاؤن کہ عمر بھر یاد کرے- اب میرا کہنا مانو دیکھو بہن میری پیاری گنونتی تم اسکے پاس جاؤ-
گنونتی (جھلاکر) ہم سے ایسی باتین نکیا کرو- مین اب سے تُم شُہدیون کے ساتھ نہ جاؤن گی-
پاروتی- مین تو اسپر ریجھ گئی ہون-
سُندرا- ہان تو معاملہ کھرا کھرا ہے-
گاڑی دیول کے پاس کھڑی ہوگئی- اور تینون اوتر کر دیول مین داخل

ہوئین۔

اب تینون سہیلیان ملکر ایک کنوین کے پاس جو نگھٹ کے نام سے مشہور تہا۔ وہان جاکر کہڑی ہوگئین۔

سُندرا۔ کیون بہن ابہی تک تو بہگوان کی کرپا سے وہ مُوا ایا نہین۔

پاروتی۔ آئیگا نہین تو جائیگا کہان۔ مین نے تو سحر کیا ہی پورا جادو۔

سُندرا۔ (ہان بہن تمہارا حُسن ہی ایسا ہے۔

پاروتی۔ کیا بہن تیرا سندر روپ کچہہ کم ہے۔

سُندرا (کچہہ دلمین خوش ہوکر۔ اور مُسکراکر) نہین بہن سندر روپ تو تیرا ہی ہے۔ مین جہوٹ نہین کہتی۔ میرے پروس مین ایک لڑکا رہتا ہے تیرا ہی سے گورا چِٹا۔ مین اُسکے ساتہہ لڑکپن سے کہیلی ہوی ہون۔ وہ ہاتہہ جوڑکر مجہہ سے کہنے لگا کہ بہن مین واری ہوجاؤن۔ اپنی اِس گوئیان سے اور کچہہ نہین تو مجہہ سے باتین ہی کروادو۔

پاروتی۔ کی نظر وہنے طرف کسیکے جانب پڑی اور دبے دانتون سندرا سے۔ کہا لو وہ تمہارے میان آرہے ہین۔

سُندرا۔ ہائین۔ گالی دیتی ہو مُنہ بند کرکے بس اب نہ بڑہنا کہین۔

پاروتی۔ اپنی منہ پر سے اُسکا ہاتہہ ہٹاکر دیکہو تو وہ آہی گیا۔

نوجوان (پہونچکر) لیجئے آپکی ارشاد کے موافق ہم حاضر ہین۔ کیا حکم ہوتا ہے

آپنے اشارے سے بلایا تہا نا۔

پاروتی۔ ہان ہان بلایا تہا۔ مگر سچ سچ یہہ بتاؤ۔ کہ مجہپر لٹو ہویا میری گوئیان سندرا پر۔

نوجوان۔ میری تو تمپر جان جاتی ہے۔

سندرا نے وہان سے جانا چاہا۔

پاروتی نے ساڑہی پکڑ کر کہینچی۔ اور روک لیا۔

سندرا اینچ دیکہتی ہوی خموش۔ اُسکو یہہ خیال ہوا۔ کہ ایسا نہو۔ کوئی دیکہہ لے تو بس بُری ہو جاے ناموس پر دہبہ لگے۔

پاروتی۔ (نوجوان سے) تمنے کیا شعر پڑہا تہا۔

نوجوان۔ ہنسکر ؎

	اِس سادگی پہ کون نہ مرجاے اےخدا لڑتے ہین اور ہاتہہ مین تلوار بہی نہین	

پاروتی۔ سادگی کسکی تمہین بہائی ہماری یا ہماری بہن سندرا کی۔

سندرا۔ ہائین بہن۔ کیون وہ کون ہم کون اب تو نے پیٹ سے پاون نکالے۔ جیسی آپ ہے۔ ویسا ہی سب کو سمجہتی ہے۔ ناحق واہیات بات مُنہ سے نکالتی ہے۔

نوجوان کو جواب دینا مشکل ہوا۔ دیکہا کہ دونون جوان اور طرار ہین

سُندرا سیر تو پاروتی سوا سیر حسن مین ایک - عمر بھی قریب دو تین سال کا ایر پھیر جکینم مین رہگیا -

پاروتی - کیون میان کچھ ہنسو بولو -

نوجوان - ہم میان نہین - ہم مہاراج ہین - اور ہنسین بولین کیا تم ہنساؤ تو ہم ہنسین - رولاؤ تو روئین -

پاروتی - ہان تم مہاراج ہو تو لو ہم سندرا مہارانی بنگئین -

سندرا - (جھیپ کر) پھر اب سے کہوگی تو مین باولی مین کود پڑونگی تم چاہے اُسکی جو بنو ... ہمکو کیون بیچ مین سانتی ہو -

پاروتی - نے کہا میان کے ساتھہ کودنا - دونون ڈوب مرو - اور نوجوان سے کہا - کیون جی کہو کسکی سادگی پسند ہی - جو پسند ہو وہ حاضر -

نوجوان - ہم تو تمہاری سادگی پہ جان دئے ہین - وہ شعر تمہارے حسب حال تھا - اب جو تم نے یہہ کہا کہ جو پسند ہو وہ حاضر ہے تو اب (ہاتھہ جوڑ کر) کیا کہون، (پھر ہاتھہ جوڑ کر) میری پیاری تپر جان جاتی ہی

پاروتی - پھر کیا ہی چین ہی چین لگتا ہی - آؤ بیٹھو -

سندرا (پاروتی کے کان مین) دیکھہ بہن اچھا نہین کوئی دیکھہ لے تو بُری ہو -

پاروتی اری چُپ رہ چھوکری اب کیا وہ کہا جائیگا گر لٹو ہے - مین

ہی ایسا بناؤن کہ عمر بھر یاد کرے -

گنونتی - ان دونون کی باتین سنتی ہوی دل ہی دل مین ناراض - خموش چمن مین قریب کی کیاریون مین ٹہل رہی تھی - اور سوچ رہی تھی - کہ اب ان کے ساتھہ کہین نجاؤن گی - یہہ مردون سے ہنستی بولتی ہین - اور خود چھیڑ خانی کرتی ہین -

نوجوان آکر بیٹھہ گیا -

پاروتی اور سندرا دونون نے غور سے دیکھا تو اُسکے حُسن اور جوانی کا منتر چل گیا - اور سندرا کے کلیجے مین تیر عشق نے گھر کر لیا - اگرچہ پاروتی بھی کچھہ دیر تک اُسکی صورت گھورا کی - مگر عفت کوش تھی اُسکے دل مین بدی کا خیال ذرا نہ آیا - اور کوئی اثر نہین ہوا -

پاروتی (نوجوان سے) کیون جی کیا مرضی ہی - کچھہ تو کہو تم آے کیون ہم سے کیا مطلب ہی -

نوجوان - کیا کہون - مین تو تمہارا بے دام غلام ہون - مطلب ظاہر ہے - چاہے جلا لو - چاہے قتل کر ڈالو -

پاروتی (ہنسکر) لو ابھی سے لٹو ہو گئے - اب رنگ لائی گلہری -

نوجوان - آپ اپنا ٹھکانا اور نام تو بتلائیے -

پاروتی - میرا نام کامنی دیانندچھت کے مکان مین محلہ انارکلی جہان

انار کا باغ ہے رہتی ہون - اب جو تم سے جان پہچان ہو جائیگی تو
تمہارے گھر مین رہا کرونگی -

پاروتی (نوجوان سے) تمہارا نام کیا ہے -

نوجوان - میرا نام رنبیر سنگھ راجپوت سپاہی ہون -

پاروتی - سپاہی ہوکر عورتون کے بے دام غلام بھی ہوگئے -

اِس بے تکلفی اور لطف کی باتون نے سُندرا کو بھی گدگدایا - اگرچہ
ایسی شوخ اور تیز مزاج نہ تھی - جیسی ہماری ہیروین - مگر تاہم اُسکی صحبت
نے بہت کچھہ اسکو شوخ بنا لیا تھا -

سُندرا - ہان ایسی ہی غلام ہوتے ہین - جو اپنے ماں باپ کے نام کو
ڈباتے ہین -

پاروتی - ہان بہن سچ کہتی ہو - (نوجوان سے) لو تمہاری بیوی کیا
کہتی ہین - ہم سے جو تمنے باتین کین تو یہہ جل مرین - سچ ہی سوتیا ڈاہ
بُری ہوتی ہی -

سُندرا - کون اسکی بیوی - اور کوئی ہوگی -

نوجوان میری کہان قسمت کہ تم مین سے کوئی میری بیوی ہو -

(کسی نے اواز دی - شام ہوتی ہی - بہت دور جانا ہے)

سُندرا - یہہ کون ہے -

پاروتی - گاڑی بان ہوگا -

نوجوان - افسوس اب جدائی کا وقت پہونچ گیا - کیا نامراد واپس جاون -

(ٹھنڈی سانس بہر کر) تمہکو مین نے دیکھا کیون -

پاروتی - نہین جی ہم تمکو بامراد بہیجینگے چلو اُس چمن مین - مین ابھی آتی ہون -

نوجوان کی باچھین کھل گئین - سوچا کہ اب تو ضرور ہمارا منتر چل گیا -

لو منگل ہی منگل ہی - پانچون گھی مین -

جھٹ سے ایک چمن مین جہان پانچ سات درخت آم کے سایہ دار تھے - وہان جاکر اپنا رومال کاندہی سے نکال کر بچہا دیا -

پاروتی - سندرا - دیکھو موے کا کیا حال کر کے آتی ہون -

سندرا - ہان حال بناتی ہو - کہ بنوا کے آتی ہو - دیکھو اُس لڑکے سے تمہارا بیاہ ہوتا ہے - ایسا نکرنا - کہ کچہہ ہان گڑبڑ ہو - نہین وہ بہری بیٹھیگا -

پاروتی - اری بہن یہہ سکہا کسی دوسری کو - وہ تو بے شک میرا ہی ہوگیا - اُسکے سوا اب کسی دوسرے کو اور نظر سے گہورنا اپنے باپ سے بُرا کرم کرنا ہے مگر ہان دل لگی ہے - اِس مین کچہہ بُرا نہین - اور اُس موے بدکار کو نگنی کا ناچ نچاتی ہون -

سندرا - اری بہن مرد کے نزدیک جانا اور پہر پاکدامن آنا - نہین تو

اسکا یقین نہین آتا۔ آگ اور پھوس کا میل کیہ جوان چھوکری مرد کی بغل مین ہو۔ اور پاک صاف آے۔ یہہ کبھی سُنا ہی نہین۔

پاروتی۔ اچھا تو خیر ہم سے قسم لو۔ کہ اگر تمہارے خاوند سے جو ہمارے بہنوئی ہین دو دو گال ہنسی بولنے اور اُلو بنانے کے سوا اور کوئی بات ہو۔ یا دلمین آئی ہو۔

سُندرا۔ واہ بہن۔ خاوند کی ایک ہی کہی۔ وہ راجپوت برہمن۔ مین ایسی ہرجائی نہین ہون تیری سی کہ ایک کو سائی ایک کو بدھائی۔ تو تو مینہی مان کے پیٹ مین کیونکر رہی تھی۔

پاروتی۔ اے بہن۔ عشق کو ذات نہین۔ اگر میرا پیام اوس لڑکے سے نہوتا تو مین ضرور اُسی کے ساتھہ منہ لگاتی۔ بُرا کیا ہی۔ خاصہ گبھرو ہے۔

سندرا۔ کو یقین ہوگیا۔ کہ پاروتی اُسیطرح اسکو دھوکا دینی جاتی ہے جیسے حلوائی کے لونڈے کو دیا تہا۔ یہہ سونچکر کہا۔ جلد آنا۔ دیکھو رات ہوتی ہے۔

پاروتی اُس چمن مین پہونچی نوجوان نے لپٹانا چاہا۔ اسقدر بے اختیار ہوگیا۔

پاروتی نے جہڑک کر کہا خبردار بے اجازت ہاتھہ لگا نا مُنہ کی کہائیگا۔

نوجوان۔ افسوس ہاے افسوس۔ اب بہی اجازت کی ضرورت ہے۔

اچھا تم خود لپٹ جاؤ -
پاروتی نے کہا بازار کا سود ہے - ارے مین تو خود ریجھی ہون - تجھے اب کب چھوڑتی ہون - مگر بیاہ ہو جاے بے بیاہ کئے حرام کرنے سے دو نون جہان مین مُنہ کالا ہوتا ہے -

نوجوان - خوش ہو کر اچھا تو کہو کس روز - کوئی دن جلدی مقرر کردو -

پاروتی - پرسون کے روز مین مین اپنے مکان جاتی ہون - تم ہم دونون وہان سے اور کسی دیول مین جا کر سہرا باندھ لین گے - مگر یہہ تو کہو - کہ تمہارا بیاہ ہوا کہ نہین -

نوجوان ہان میرا بیاہ ہوا ہے مگر مین اب اُسکو تمہاری باندی کر کے رکھون گا -

پاروتی ہان ایسا ہے تو مین بہی راضی - مین گوری ہون کہ وہ گوری ہے -

نوجوان - کہان تم کہان وہ - تم کو تو کلیجے مین رکھو - اب کیا یون ہی محروم واپس جاون -

پاروتی - مین نے تو کہا بس اب کل کا ایک دن بیچ مین ہے پرسون کے دن (آنکھہ مار کر) دونون ایک سیج پر ہونگے - پہر تو مین تمہاری ہون - جو چاہو سو کرو اختیار ہے -

نوجوان - مچھیاں تو لینے دو۔
پاروتی - بس دور ہی سے چوم لو۔ جسم کو ہاتھہ نہ لگے۔
نوجوان - دور سے چومتا ہوا - ہاے وہ مزا کہان - جو لب و رخسار کے ساتھہ مزا ملتا ہے۔
پاروتی - تم بہی کیا جلدباز ہو۔ کہہ تو دیا۔ کہ پرسون کے روز چین ہی چین ہے۔ اتنی جلدبازی کیون کرتے ہو۔ بس یہی معاملہ ٹھہرا آئی تہی۔ اب جاتی ہون - دور سے چوم کر - لو مین بھی تمہارا بوسہ لیتی ہون -
نوجوان - ہاے غضب۔ ارے تم تو مجھے مار چلین میری جان میرا مُردہ دیکہے چوبے چومے جاے -
پاروتی - بس اب رخصت۔ پرسون ملین گے یہہ جا وہ جا -
سندرا - کیون بہن کیا حال رہا -
پاروتی - ہان بہن تیرا کہنا سچ نکلا - کہ عورت و مرد جب ایک جگہہ ہوتے ہین - اور جسکی مُحبّت ہوتی ہے وہان عصمت کا بچانا مشکل ہو جاتا ہے -
سندرا (تالی بجا کر) مین جب ہی تاڑ گئی تھی - دور ہو یہان سے چل ہٹ یہان سے باپ مان کا نام بد کیا - اچھا یہہ سچ سچ بتا دے کہ خوب لپٹا

کے پیار اُس نے کیا تہا تو نے زیادہ لپٹایا تہا - کہ اُس نے -

پاروتی دو ہزار مچھیاں لین گال چہل چہل گئی - مگر وہ تیرے قابل ہے - اری سٹرن سودائی ہوی ہے ایسا مال چھوڑے دیتی ہے دوالی - چل مین اُسکے پاس سُلا دون -

سُندرا - (کچھہ سوچ کر) اب تو تو اُسکی ہوگئی - مین جاؤن گی تو تجھکو سوتیا ڈاہ ہو جائیگی -

پاروتی - نہین بہن - مین خود پیش کرونگی - ہم تم دونون اُسکے ہو جائین - تو مجھہ سے لڑنہ مین تجہہ سے -

سُندرا - (خوش ہوکر) ہان یہہ مانا -

راوی - حضرات ناظرین اب غور کیجے - کہ عورت کا کوئی اعتبار نہین -

ع	زنان را کید ہاے بس عظیم ست	

پاروتی شوخ اور منہوڑ تو تھی ہی - مرد کے پاس سے پاک وصاف آئی - ہاتہہ تک نہین لگانے دیا - اور سندرا سے کہا - کہ بہن تو سچ کہتی تھی - آگ پہوس کا ساتہہ کیا -) اور پہر سندرا کو چکما دیکر کہ اری سٹرن ایسا مال چھوڑتی ہے قبولوا لیا - اور جوان چھوکری بس پہسل گئی - اور کہدیا - کہ اچھا اگر تو سوتیا ڈاہ نکرے تو جو تو کہے وہ کرون - یعنے مجھے بھی سُلا دے جس دن کا پاروتی نے

جھوٹ موٹ اُس نوجوان اپنے عاشق سے ملنے کا اقرار کیا تھا۔
اُس دن سُندرا خوب بن ٹھن کے سولہ سنگار کرکے بڑے ٹھسے
کے ساتھہ پاروتی کے ہان آئی۔ کپڑے اچھے۔ کامدانی کی ساری
جامدانی کی کُرتی سفید جیسے بگلے کا پر۔ گہنے سے لدی ہوی۔ جیسے
گوندنی۔ عطر مین ڈوبی ہوی پاروتی نے سر سے پاؤن تک دیکھا
دل ہی دل مین ہنسی مگر چالاک تو انتہا سے زیادہ تھی۔ سندرا سے
کچھہ نہ کہا۔ اُسوقت سندرا کا جوبن پاروتی کے جوبن سے مصنوعی طور
پر بڑھا ہوا تھا۔

سُندرا۔ کہو بہن آجکا وعدہ ہے نا۔ پہر چلو وہ بیچارہ آیا ہوگا۔

پاروتی۔ (بناوٹ کرکے) اری بہن مین رسّیان توڑا کے جاتی
مگر سر مین درد اسقدر ہے کہ کیا کہون سر پھٹا پڑتا ہے مجھے ڈر ہے۔ کہ
آدھا سیسی نہ ہو جائے۔

پاروتی آزماتی تہی کہ دیکھون سندرا کو میری کتنی مُحبّت ہے اور اُس
نوجوان پر کتنی ریجھی ہوی ہے۔ ایک آدمی کو سمجھا دیا تھا کہ جو مین
کہون اُسکے جواب مین تو یہہ کہنا۔

پاروتی۔ ارے کوی ہے ذرا ادہر آو۔

آواز۔ حاضر۔

پاروتی - جا کے بید راج مہراج کو تو بلا لاؤ - اُف سر پھٹا پڑتا ہے - یہہ کہکر پاروتی نے سندرا کے پھر آزمانے کے لئے آنکھہ بند کر لی - اور تہوڑی دیر کے بعد آنکھہ کھولی تو دیکھا سندرا غائب - پوچھا - سندرا کہان گئی - معلوم ہوا چلی گئی - پاروتی صاف تاڑ گئی - اب سُنئے کہ سندرا یہان سے سیدہی بڑے اندارے پہونچی - اور اُس مکان مین داخل ہوی - جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے یہہ ایک بدکار عورت کا مکان تہا - اور دچت ایک لچّا اُس کا آشنا تہا - اُس مکان مین تمام دنیا کی بدکاریان ہوتی تہین - سندرا کی اُس عورت نے بڑی خاطرداری کی - یہہ تو نوجوان نوخیز نوخاستہ عورتون کے سبب سے پلتی ہی تہی - سندرا نے صاف صاف حال دل کہدیا - اور اُسی وقت وہ نوجوان بہی وہان حسب وعدہ موجود - سندرا کی اور اُسکی چار آنکہین ہوئین - اُس عورت کا نام جمنا بائی تہا - جو اُس مکان کی مالکہ تھی - اُس نے جہٹ پٹ ایک حجرے کو کہلوادیا - سندرا اور اُس نوجوان کو وہان لیگئی - ایک دوسرے کو لپٹ کر فرط مسرت سے خوب روے - نوجوان نے کہا - کیون میری پیاری سندرا تجھکو معلوم ہوگا - کہ مین پاروتی سے باتین کر رہا تہا مگر دل تمہارے طرف تہا - سندرا بولی ہان تم نے

جو اشارے مجھہ سے کئے تھے - مین جب ہی تاڑ گئی تھی یہہ باتین ہو رہی تہین - کہ اُس مشاطہ پیرزال نے ہو سکی اور برف لا کر رکھدی اور کہا - کہ مین گزک منگواتی ہون - مچھلی کے کباب تیار ہین - اور شکم پُر کباب اور سب سامان گزک کا ابہی آتا ہے -
ایک گھنٹے کے بعد سندرا اور وہ نوجوان حجرے سے باہر آئے - اسکے سوا اور ہم کچھہ نہین کہہ سکتے

میان عاشق و معشوق رمزیست
کراماً کاتبین را ہم خبر نیست

مسائل علم الہیات

ذات واجب بسیط ہے اور اوسکا کوئی جزو نہین

خدا کی عظمت وشان کی کیا حد[۱] ہوسکتی ہے۔ نہ اوسکی لئے ایسا طرف ہو اور نہ ایسی نہایت ہے جسطرح کہ نقطہ خط[۲] کے لئے طرف ہے۔ خط سطح کے لئے۔ سطح جسم کے لئے۔ بلکہ اوسکی

۱؎ یعنی محصور نہین ہو حدود و مکان شکل کے ساتھہ جسطرح کہ بعض لوگون نے اللہ کو ـ ثم استوی علی العرش" کہکر عرش ہی پہ متمکن کردیا ہو بلکہ حد کے معنی یہ بھی ہین کہ ممکن کے ساتھہ باعتبار ذات وجود کے متحد نہین ہو۔ اور معلم ثانی نے یہ معنی بھی لئے ہین کہ موجودات متحد ہین ذاتاً وجوداً باعتبار لعنت اللہ تعالے ۱۲

۲؎ مقدار منقسم ہو جہتہ واحد مین تو وہ خط ہی۔ اگر منقسم بدو جہتہ ہو تو وہ سطح ہو اگر منقسم جہات ثلاثہ (طول۔ عرض۔ عمق) مین ہو تو وہ جسم تعلیمی ہو ۱۲

ذات ایک ایسی شان بسیط ہی کہ جسکا کوئی جز و نہین - کیونکہ اگر ذات واجب کے اجزا مانے جاوین تو یہ اجزار یا اجزار حقیقیہ ہونگے - یا اجزای ذہنیہ ہونگے - یا خارجیہ ہونگے - تو ہرایسی صورت مین ذات واجب محتاج ہوگی اون اجزار کی طرف جسکے بغیر اوس ذات کا وجود نا ممکن ہے -

پس اگر اجزار اجزار حقیقیہ ہون تو اجزار حقیقیۃ تالیفیہ ہوا کرتے ہین جسکی ترکیب سے ذات کل پیدا ہوتی ہے اور یہ اجزار ذاتی مقدم ہونگے بلحاظ ذات وجود کے کل پر اور کل محتاج ہوگا انکی طرف - لہذا یہ ماننا پڑے گا کہ ذات محتاج ہو ذاتیات کی طرف جس طرح کہ ذات و ذاتیات کی شان ہے - پس احتیاج ذات کو لاحق ہوگی جو منافی وجوب ذاتی ہے کیونکہ ذات واجب ان تمام باتون سے مُنزہ ومبرہ ہو - اور وہ ہر شے پہ قادر ہے -

اب اگر ذات واجب کے اجزار ذہنی و خارجی مانے جاوین تو پہر یہ اجزار علت ہونگے ذات کے لئے جس طرح کہ وجود اجزار علت واقعہ ہوتا ہے وجود کُل کے لئے - پس ایسے صورت مین وجود کل یعنے (ذات) معلول ہوگی اور متاخر ہوگی علت سے جسطرح کہ معلول کا خاصہ ہے اور یہ تاخر یا زمانی یا تاخر ذاتی ہوگا - .... - اگر تاخر ذاتی ہو تو حدوث ذاتی لازم ہوگا اگر تاخر زمانی ہو تو حدوث زمانی - اور یہ کہ حیثیات ممکنات کے خاصہ ہین نہ واجب کے - اور نیز اجزار خارجیہ یکدوسرے کے ساتھہ خارج اور ذہن

ہین باعتبار ذات وجود کے متحد نہین ہوتے۔ بلکہ ہریک جزو کے لئے یک علٰحدہ مستقل وجود ہوتا ہے جو دوسرے کے ساتھہ خارج مین مغائر ہوتا ہے۔ اور یک دوسرے کے وجود کی تمیز بھی ذہن مین علٰحدہ ہوتی ہے۔ پس اجزار خارجیہ کے مفروضہ صورت مین ممکن نہین کہ بعض کا حمل بعض پہ۔ یا بعض کا حمل کل پر کیا جا سکے۔ لہذا اگر ذات واجب کے اجزار مانے جاوینگے تو یقیناً واجب بھی باعتبار ذات کے محتاج ہوگا اون اجزار کی طرف باعتبار وجود کے۔ تو ہر ایسی حالت مین واجب باعتبار نفس ذات کے عاری ہوگا وجود سے کیونکہ جو چیز محتاج ہوگی یک دوسری شئے کی طرف تو وہ چیز (محتاج) حکم مین معدوم کی ہے۔ پس ذات واجب کو باعتبار ذات کے معدوم ماننا پڑے گا۔ اور یہ بالکل وجوب ذاتی کے منافی ہے۔ کیونکہ وجوب ذاتی سے وہ شئے مراد ہے جو عدم کو قبول نکرے۔

محققین کی یک دوسری دلیل ابطال اجزاے واجب کی

محققین نے ایک اور دلیل اسکی نسبت بیان کی ہو وہ یہ ہے کہ اگر ذات واجب کے اجزار مانے جاوین تو یہ اجزار یا تو ممکنات سے ہونگے۔ یا مُمتنعات سے۔ یا واجبات سے۔ اگر اجزار اجزار ممکنہ ہون تو اجزار ممکنہ کے رفع ہو جانے سے ذات واجب بھی رفع ہوگی۔ پس واجب کا ارتفاع اس سے لازم آویگا۔

اور واجب واجب ٹھہریگا اور یہ محال وممتنع ہے۔

اگر اجزار اجزار ممتنعہ ہون تو امتناع اجزار مستلزم ہے امتناع کُل کو۔ اور یہ ظاہر دلیل ہے اسی کے باطل ہونے کے۔ اگر اجزار اجزار واجبہ ہون تو تعدد واجب لازم ہوگا۔ اور ذات واجب یک حقیقت محصلہ نرہیگی بلکہ یک امر اعتباری ہوگی۔ اور واجب کا متعدد ہونا دلیل عقلی وشرعی کے مخالف ہی۔ اور قطع نظر اسکے اجزار واجبہ مین علاقۂ افتقار نہین ہوتا۔ جس طرح کہ ممکنات مین ہوا کرتا ہے۔ پس ترکیب حقیقی جو بغیر علاقۂ افتقار کے پیدا نہین ہوسکتی اجزار واجبہ مین متحقق نہوگی۔ اگرچہ بعض لوگون نے ترکیب حقیقی مین علاقہ افتقار کو غیر مسلم مانا ہے اور یون اعتراض کیا ہے کہ اجزار واجبہ مین ممکن ہے کہ یک ایسا علاقہ خاصہ ہو جو باعتبار نفس الامر مجہول الکنہ ہو۔ اور اوسکی اجزا مستغنی ہون یکدوسرے سے مگر متفق علیہ بات یہہی کہ محققین نے اس قسم کے علاقہ کو اجزار واجبہ مین تحصیل حقیقت سے مانع بتلایا ہے غرضکہ جسطرح ذات واجب اجزا حقیقیہ نہین ہوسکتے اسیطرح اجزا تحلیلیہ ومقداریہ بھی نہین ہوسکتے۔ کیونکہ یہ اجزار لوازمات جسم سے ہین اور ذات پاک جسم[۵] سے

[۵] جسم ہمیشہ مادہ کا محتاج ہوتا ہی اور مادہ صورت کا۔ پس اگر ذات واجب کو کئی جسم مانا جاوی تو ذات مرکب ہوگی ہیولیٰ۔ صورت۔ و مادہ سے۔ اور یہ ترکیب منافی ہی وجوب ذاتی کے کیونکہ ذات واجب بسیط ہی دیکھو مذہب اشراقین کلہی ہوا پس جسم وہ چیز ہے جو قابل ہو ابعاد ثلاثہ کے لئے اور ہر جسم محتاج ہوتا ہی کمیت کی طرف اور شان کمیت شان واجب سی مغائر ہے۔

متبرا ہی ۔	
ذات واجب کا تصور بالکنہ بکہنہٖ نہین ہو سکتا ۔ اور اوسکا وجود و تشخص عین اوسکی ذات ہے ۔	ذات واجب بسیط ہے ۔ اور اوسکا تصور بالکنہ ۔ وبکہنہٖ ۔ نہین ہو سکتا ۔ کیونکہ جزو بسیط کے اجزار حقیقۃ نہین ہوتے ۔ اور علم بالکنہ اجزا حقیقۃ کے ساتھ ہوا کرتا ہے جبکہ انسان کا تصور اوسکے

ذاتیات مثل (حیوان ۔ ناطق) کے ساتھ کیا جاتا ہے ۔ پس یہ ذاتیات اگر ذات شے کے معلومیت کا سبب ہون تو علم بالکنہ ہو گا ۔ ورنہ بکہنہٖ ۔

علم بالکنہ ہونے کی اوپر دلیل گذری اب علم بکہنہٖ اسوجہ سے جائز نہین کہ وجود خاص ذات کو واجب اور اوسکا تشخص عین ذات ہے ۔ اور واجب بالذات غنی بذات ہے ۔ پس جب ذات واجب کا تصور ذہن مین حاصل ہو گا تو یہ ذات متشخص ہو گی باعتبار تشخص کے ۔ اور یہہ

---

(۱) جمہور حکمار اور متکلمین و محققین صوفیار کرام اور امام احمد غزالی ۔ و ابی حنیفہ امام اعظم ۔ اور شیخ رئیس ۔ ان سبنے اسبات پہ اتفاق کیا ہے کہ ذات واجب کا تصور بالکنہ نہین ہو سکتا ۔ اور اختلاف کیا ہی اس بات مین کہ اسکا امتناع اور اس کا عدم جائز نہین ہے ۱۲

(از مولف)

تشخص یا تشخص خارجی کے مطابق ہوگا۔ یا مغایر۔ اگر مطابق ہوگا تو ذات واجب کو احتیاج لاحق ہوگی علت جاعلی کی طرف اگر مغائر ہوگا تو یہہ بات لازم ہوگی کہ شخص واحد کے لئے دو شخص لازم ہون اور یہ محال ہے۔

اب اگر یہ کہا جاوے کہ جائز ہے کہ شخص واحد کے لئے دو شخص ہون یک خارج مین دوسرے ذہن مین اور محال وبطلان تو اُس صورت مین ہے جبکہ دونون شخص ایک ہی جنس سی ہون۔

تو اسکا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ تشخص سے مراد محققین کے پاس وہ چیز ہے جو امتیاز کا فائدہ دیوے جمیع ماعدا سے مفروض کو عام ازین کہ کلی ہو یا جزی۔ خارجی ہو یا ذہنی۔ پس جبکہ یک شخص کے لئے امتیاز باعتبار تشخص خارجی حاصل ہو جاوے تو اب تشخص ذہنی کی ضرورت اسلئے باقی نہین رہتی کہ اوس سے کوئی فائدۂ امتیاز حاصل نہین ہوتا۔ کیونکہ اگر اِس صورت مین تشخص ذہنی بھی فائدہ امتیاز دیوے تو تحصیل حاصل لازم آوے گا جو محال ہے۔

اور بعض نے اسپر بھی مونشگافی کی ہے اور یون کہا ہے کہ تشخص خارجی اگر امتیاز کا فائدہ دے سکتا ہے تو صرف اشخاص خارجیہ سے کیونکہ اشخاص ذہنیہ سے مغائر ہین۔ اور اسی طرح تشخص ذہنی تشخصات ذہنیہ سے

امتیاز کا فائدہ دے سکتا ہے نہ تشخصات خارجیہ سے۔ پس ممکن ہے کہ ایک شخص کے لئے امتیاز کا فائدہ دونوں طریقوں سے جائز ہوسکے۔ جسکے درحقیقت یہہ معنے ہیں کہ ذات واجب باعتبار وجود تشخص خارجی کے واجب بذات ہو۔ اور باعتبار تشخص ذہنی کے ممکن بذات۔ اور یہہ کبھی تسلیم نہیں کیا جاسکتا کہ تعدد تشخصات مطلقاً باطل ہے۔ کیونکہ طبایع کلیہ مشخص ہوا کرتے ہیں باعتبار تشخص کثیرہ کے ذہن اور خارج مین بضمن افراد۔ پس اسطرح جائز ہے کہ تشخص ذات واجب الوجود ہوسکے۔ اور حاصل ہوسکے امتیاز اشخاص کے لئے بذات۔ اور طبائع کے لئے بالعرض۔

اِن سبکا یہ جواب ہے کہ تصور شئے کماہی ہی جس طرح کہ خارج مین ہے ذہن مین نہیں ہوسکتا۔ بلکہ بسبیل علم خواص مختلفہ اور طبائع کلیہ ہوتے ہین اور جب یک چیز کا اعتبار باعتبار تشخص خارجی حاصل ہوجاتا ہے تو تشخص ذہنی سے کوئی فائدہ امتیاز نہین حاصل ہوتا۔

غرضکہ وجود واجب اور اوسکا تشخص عین اوسکی ذات ہی۔ کیونکہ اگر ایسا نہو یا وہ تشخص با وجود جزو ذات ہوگا۔ یا زائد بر ذات۔ اور جزو ذات ہونا باطل ہی کیونکہ ذات واجب بسیط ہے اور زائد بر ذات ہونا اسوجہ سے باطل ہی کہ زائد کی تین حالتین ہین۔

ا۔ یا وہ امر زائد قائم منضم ہوگا۔ یعنے وہ زائد جو قائم ہو واجب کے ساتھ

جس طرح کہ سیاہی جسم کے ساتھ ہوتی ہے۔ اسکو اتصاف انضمامی کہتے ہین اور اِسکے یہ معنی ہین کہ موصوف وصفت موجود ہون ظرف اتصاف مین۔

۲- یا وہ امر زائد انتزاع ہوگا۔ یعنے یہ کہ موصوف ظرف اتصاف مین ہوے مگر اِس حیثیت سے کہ کبھی صفت منتزع ہوسکے اسکو اتصاف انتزاعی کہتے ہین۔

۳- یا وہ زائد امر منفصل ہوگا۔ یعنے جس طرح کہ کپڑا جسم سے اوتار دیا جاتا ہے پس اِن حالتون مین سے زائد کا امر منفصل ہونا اسوجہ سے باطل ہے کہ وجود وتشخص یہ دونو محمول ہوتے ہین واجب پہ اور امر منفصل کبھی محمول نہین ہوسکتا۔

اور قیام منضم اسوجہ سے باطل ہے کہ یہ محتاج ہے طرف قائم کے اور اوسکے کہ جسکی وجہ سے یہ قائم ہے اور احتیاج خاصہ ہے ممکن کا۔ اور اور ممکن مستلزم ہے علت کو تو اسکا یہ نتیجہ ہوگا کہ وجود واجب کے لئے بھی یک ہو۔ اور نہو گی وہ علت مگر وہی اوسکی ذات۔ اور اگر یہ تسلیم نکیا جاوے تو واجب واجب نرہیگا۔

بعض محققین نے اسپر بھی اعتراض کیا ہے اور کہا ہے کہ علّت خاصہ ہے وجود کا اور کوئی شے موجود نہین ہوسکتی جبتک کہ اوسکے تشیون سے

افادہ وجود ہو۔ پس جبکہ واجب علت ہو گا خود اپنے وجود کے لئے تو چونکہ علت مقدم ہوتی ہے معلول سے لہذا وجود واجب خود اوسکی وجود پر مقدم ہو گا۔ اور امام رازی نے اگرچہ علت کے مقدم ہونیکو تسلیم کیا ہے مگر اوسکا تقدم باعتبار وجود کے نہین مانا ہے۔ اور نیز سید شریف علامہ نے شرح مواقف مین یون کہا ہے کہ جب ذات واجب خود اپنے وجود کی آپ علت ہو گا تو وہی وجود معلول ہو گا۔ لہذا اِس سے دور لازم آوے گا اور اگر ایسا نہو تو ضرور تسلسل پیدا ہو گا جو محال و ممتنع ہے۔ پس نتیجہ یہ کہ زائد کی ہر تین ۳ حالتین۔ باطل ہین اور ذات واجب بسیط ہے اور اوسکا تشخص وجود عین اوسکی ذات ہو۔

کیفیت علم واجب اور اوسکے مختلف مذاہب کا

فن الٰہیات کے مسائل مین سے علم الٰہی کا مسئلہ ایک ایسا سخت و مشکل مسئلہ ہے کہ جسمین بڑے سے بڑے عقلا چکرا گئے ہین۔ اور درحقیقت یہ وہ اہم مسئلہ ہے کہ جس مین صم و بکم صفت گفت و شنید است اینجا کے سواے اور کوئی علاج نہین معلوم ہوتا۔ پس جسقدر حکماء نے اسکی تحقیق کی ہے اوسی قدر اوسمین مختلف مذاہب پیدا ہوتے گئے ہین۔ یہان تک کہ حکیم ارسطو۔ اور بوعلی بونصر فاریابی سا شخص علم حصولی کا قائل رہا۔ اور اقسام عقلیہ علم واجب

ممکنات کے ساتھ دہ، قرار دیتے گئے ہین جنہین سب نے موشگافی کی ہے اور اِس موشگافی کی وجہ سے کل ۱۰، مذاہب اسمین پیدا ہوے - مگر الحق مرؔ - والحق یعلو ولا یعلیٰ - جو بات سچی ہے وہ ہر شخص کو بھلی معلوم ہوتی ہے اور ہر فطرت اسکو قبول کرتی ہے - اور قاعدہ کی بات ہے کہ پہلے ہر چیز کے اوسکی بنا کا تصور رہوا کرتا ہے - اور من بعد پھر یہی بنا، بائی جاتی ہے اور موافق ہوتی ہے اوس تصور کے ساتھ اور پھر یہ تصور مطابق ہوتا ہے علم سابق کے ساتھ - پس واجب الوجود کے علم ممکنات کا بھی یہی حال ہے - کہ جس نے قبل پیدا کرنے کے جان لیا تھا - اور پھر بعد پیدا ہونے کے مطابق تھا علم اوسکا علم سابق کے ساتھ - پس وہ علم سابق علم فعلی، تھا - اور علم ما بعد علم تفضیل -

اب ہم اون پانچ (۵) اقسام عقلیہ کو بیان کرتے ہین - کہ جن سے معلوم ہوگا کہ خدا کا علم ممکنات کے ساتھ ان ذیل کے احتمالات سے خالی نہین ہے -

(۱) یہ کہ علم اوسکا (واجب کا) ممکنات کے ساتھ عین ذات ہوگا -

(۲) یہ کہ علم اوسکا ممکنات کے ساتھ جزو ذات ہوگا -

(۳) یہ کہ علم اوسکا ممکنات کے ساتھ قائم منضم ہوگا -

(۴) یہ کہ علم اوسکا ممکنات کے ساتھ منتزع ہوگا -

(۵) یہ کہ علم اوسکا ممکنات کے ساتھ امر منفصل ہوگا -

باقی حال ان پانچ احتمالات مین سے صورت ثانی[۲] تو اسوجہ سے باطل ہے
کہ ذات واجب بسیط ہی اور اوسکا کوئی جزو نہین ہے۔ اور صورت ثالث
اسوجہ سے باطل ہے کہ قیام و انضمام باعتبار عدد معلومات کے ہوگا
یعنے یہ کہ جو علم ذات (زید) سے حاصل ہوگا۔ وہ ضرور مغایر ہوگا اُس
علم سے جو (عمرو) سے حاصل ہوا ہی۔ اور اسیطرح چونکہ معلومات غیر متناہی
ہوتے ہین۔ پس علم بہی اوسکا غیر متناہی ہوگا۔ اور عام ازین کہ یہہ امور
معلوم مستقبل ہون۔ یا حال ہون۔ یا ماضی بہر صورت یہہ مترتب ہونگے
بذات ترتیب زمانی[۱]۔ یا طبعی[۲] کے ساتہہ ایک سلسلہ معدات[۳] تک۔
پس علم ان معلومات کا مترتب ہوگا بالعرض اس حیثیت سے کہ تعین ہوگا
اول کا اسیطرح یہہ سلسلہ امور غیر متناہیہ مین الی نہایت
پہونچے گا۔ اگرچہ باعتبار ترتیب عرض کے ہی سہی پس ایسا تسلسل
منع ہے لہذا صورت ثالث بھی باطل ہی۔

(۱) اس سے مراد وہ ترتیب ہی کہ متقدم قبل موخر کے ہو اور اس حیثیت سے کہ ان
دونون کا یک حیثیت سی یک جگہ اجتماع نہو سکے جیسی متقدم بعض اجزا کا بعض پہ
یا تقدم طوفان نوح کا ہمارے پہ ۱۲

(۲) اس سے مراد یہہ ہے کہ متقدم محتاج ہوکے اوسکی طرف آخر کیلئے بدون علت تامہ کے جیسی کہ تقدم ایک کا دو پر۔

(۳) مادہ استعداد کو کہتے ہین۔ جیسے مادہ قبول صورت وغیرہ ۱۲

قطع نظر اسکے جب خدا نے عقل اول کے پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو علم عقل اول۔ عقل اول سے بہی مقدم تہا اور یہی امر منضم ہے اسیوجہ سے اسکو معلول اول کہتے ہین۔ اور معلول اول کا مرتبہ ممکنات مین قوی مانا گیا ہے کیونکہ اگر معلول اول اقوی نہوگا تو با اقوی پایا جاویگا۔ درجہ وجود مین جس سے یہ بات پیدا ہوگی کہ واحد سے یکساہی درجہ واحد مین دو فعل صادر ہون حالانکہ معقولین نے اسکو منع کیا ہے۔ پس وہ اقوی پایا جاویگا بعد وجود کے تو ہر ایسی صورت مین علت معلول کے پہلے ہوگی۔ اور معلول اول درحقیقت یک واسطہ ہے۔ معلول ثانی کے صدور کا اور ثانی ثالث کا اور ثالث رابع کا اسیطرح یہ سلسلہ الی نہایت جاویگا۔

یا وہ اقوی مطلقاً پایا نجاویگا تو اس حالت مین اسکا نہ پایا جانا علت کیلئے معدومیت کا ثبوت ہے کیونکہ اقوی مین اسبات کی بھی صلاحیت ہوتی ہے کہ وہ یک دوسرے کیلئے علت بن سکے۔

آب ہم ان احتمالات ثالثہ (یعنے علم واجب کا قایم منضم ہونا۔ امر انتزاعی ہونا۔ امر منفصل ہونا) کا لطلان حسب ذیل ثابت کرتے ہین جس سے ثابت ہوگا کہ علم واجب نہ جزو ہے نہ قایم منضم ہے نہ امر منتزع ہے۔ نہ امر منفصل ہے بلکہ عین اوس کا ہے۔ کیونکہ جزو ہونا تو اس وجہ سے باطل ہے کہ وہ بسیط ہے۔ اور قایم منضم اس وجہ سے کہ اوس سے احتیاج لازم آتا ہے

جو خاصہ ممکن ہی جس کا ذکر اوپر ہوا - اور امر انتزاعی اسوجہ سے باطل ہے کہ امور انتزاعیہ انکشاف مین اور یہہ انکشاف یا تو باعتبار منشاء ہو- یا باعتبار نفس مفہوم انتزاعی - اگر باعتبار منشاء ہو تو پہر وہی - اعتراضات لازم ہونگے کہ یہ منشاء یا عین علم ہے - یا جزو علم - یا امر منضم یا امر منفصل سب باطل ہین اور صورت اول (عین علم) حق ہے - اگر باعتبار نفس مفہوم انتزاعی ہو تو امور انتزاعیہ مین علم انتزاع یک تسلسل بالانہایت سکے بعد حاصل ہوتا ہے اور پہر من بعد اسکے یہی امر انتزاعی امر منضم ہو جاتا ہے -

پس جسطرح کہ امر منضم کے ابطال کے دلایل اوپر گذرے اوسی طرح یہان بھی وہ پیدا ہوتے ہین لہذا یہ احتمال بھی باطل ہے - اب صرف یہ احتمال باقی رہگیا کہ (علم واجب امر منفصل ہے) اِسکے بطلان کے کئی وجوہ ہین "اولاً" یہ کہ جب علم واجب امر منفصل ہوگا تو واجب بذات نہو گا بلکہ ممکن ہوگا کیونکہ واجب بذات امر منفصل نہین ہو سکتا - اور یہ امر کہ اوسکا علم علم ممکن ہے صریحاً باطل ہے کیونکہ علم یہ اوسکے کمالیت کی صفت ہے جہان پر کہ عقل اول کی رسائی بھی ناممکن ہی - اور قطع نظر اِسکے صدور معلومات ذات واجب سے یا تو بحالت اضطرار ماننا پڑے گا - یا بحالت اختیار

اور اضطرار اسوجہ سے باطل ہی کہ حالت اضطرار مین علم سابقہ کا وجود نہین ہوتا۔ اور حالت اختیار جسمین موجد مختار ہوتا ہے اور قبل از ایجاد اُسکو اوس شے کا علم رہتا ہے جسکو وہ چاہے ایجاد کرے یا نکرے۔ لہذا اس علم سابقہ کی وہی صورت محققین کے پاس معتبر ہے کہ جسمین علم سابقہ عین ذات ہے اور باقی مردود۔

ثانیاً یہہ کہ جب علم واجب امر منفصل مانا جاوے تو نسبت جہل خدا کی شان مین ماننا پڑیگا۔ کیونکہ اوسکی ذات وصفت جو درحقیقت ایک ہی شئی ہی علوم منفصلات پہ مقدم ہین۔ کہ جب امر منفصل کا انتفا ہوگا تو لامحالہ اس صورت مین خدا کے نسبت۔ نسبت جہل لازم ہوگی۔ حالانکہ اوسکی شان پاک وبے نیاز ہے۔

ثالثاً یہہ کہ علوم منفصلات غیر متناہی ہوتے ہین کیونکہ امور معلومات کی کوی انتہا نہین۔ پس جسطرح کہ معلومات واجب غیر متناہی ہین اوسطرح اونکے علوم بہی۔ اب یہ معلومات مترتب ہوتے ہین بالذات اور علوم مترتب ہوتے ہین بالعرض اس حیثیت سے کہ تعین ہوتا ہی اول ثانی کا۔ اوسیطرح بامعلومات موجود ہوتے ہین بالفعل اگر نہ موجود ہون تو بعض کے انتفا سے بعض کا جہل لازم ہوگا اور یہ باطل ہی۔ پس جب یہ چار اشکال (جزو۔ امر منضم۔ امر انتزاعی امر منفصل۔) باطل ہوگئی تو وہی یک امر اول یہہ باقی رہیگا۔ کہ علم اوسکا جمیع ذات کے ساتہہ عین اوسکی ذات ہی۔ پہر اب ان احتمالات رابعہ کے اس آخری

شکل مین کہ (جب علوم منفصلات بتمامہ موجود نہون) مختلف مذاہب پیدا ہوگئے جنکا ہم ذیل مین ذکر کرتے ہین۔

مذہب افلاطون الہی | اسکا قول ہی کہ علوم باری تعالے ممکنات کے ساتھہ ایک صورت قائمہ کا نام ہے جو بنفسہٖ مجرد ہے مادہ سے۔ اور صورت سے مراد یا ذات شئے ہے یا اطلاق اوسکا شئے پہ باعتبار علم حضوری کے ہے۔ بہر صورت۔ صورت یک طبیعت نوعیہ کا نام ہے۔ جسکو محققین نے یہہ کہکر کہ وہ بنفسہٖ قایم نہین ہے عوارضات مین شامل کیا ہے۔ اور گو کہ عوارضات ذات موضوع ہین۔ موجود ہوتے ہین مگر وہ بذاتہٖ قایم نہین ہوسکتے انہین وجوہات سے افلاطون پر یہہ اعتراض وارد ہوا ہی۔ کہ جب بعض صورتین عوارضات سے ہون تو وہ جوہر نہ ہون گے اور جو جوہر ہونگے وہ عرض نہونگے۔ اور بعض موجود ہونگے۔ اور بعض معدوم لہٰذا علم باری کے نسبت یک حثیت سے جہل ماننا پڑیگا۔ اور یہہ باطل ہی۔ اور جو چیز کہ یک بنا ر باطل پہ قایم ہوے وہ بہی باطل ہے۔ اگر افلاطون نے عالم مثال مین جمیع صور تونکے جوہر ہونکو تسلیم کیا ہی۔ اور یہہ جایز رکہا ہے کہ ممکن ہے کہ عوارضات یک عالم مین قایم بنفسہٖ ہون۔ اور دوسرے عالم مین قایم بالغیر۔ اسیطرح یہہ امر بہی ممکن ہو۔

مذہب مشائین | مشائین سے مراد وہ گروہ حکماء ہے جنہون نے چل پہر کر حکمت حاصل کی ہو۔ اور جنکا مذہب حکیم ارسطو معلم اول کے موافق ہے۔ حکیم ارسطو

مسلم آول کے موافق ہے۔ حکیم ارسطو کا قول ہے کہ دنیا کے جملہ موجودات
ممکنات جنکا خارج مین وجود ہے۔ اسکا علم خداے تعالیٰ کو علم حضوری ہے
بلا کسی تقدم و تاخر کے نہ حصولی۔

اور اگرچہ کہ اس مذہب پر یہہ اعتراض واقع ہوتا ہے کہ علم ممتنعات و ممکنات معدوم کا
جو ازلی و ابدی ہون خارج ہے کیونکہ تمنے تو ممکنات فی الخارج سے مراد لیا ہے۔
پس وے لوگ جو حکیم ارسطو کے پیرو ہین اونکا یہہ جواب ہے کہ گو ایسا ہو
مگر امتناع اور عدم فی الخارج کے یہہ معنی نہین ہین کہ اپنی ذات مین بھی صورتونکو
نہ قبول کرنے والے ہون۔ اور اونکے صورتین بالکل معدوم ہون بلکہ
یہ جایز ہے کہ اونکے لئے عالم انوار مین کچھہ ایسے صورتین ہون کہ جسپہ مترتب
ہو سکے آثار وجود ذہنی و خارجی۔ اور یہی صورت میدار انکشاف ہو اونکے
لئے۔ پس ممتناعات (جیسے اجتماع نقیضین) اور ممکنات معدومہ جیسے
(سکون فلک) اور ازلی غیر متناہی (جیسے زمانہ ماضی) اور ابدی غیر متناہی
(جیسے زمانہ مستقبل خدا کے علم حضوری سے خارج نہین۔
کیونکہ جو بعض ممکن ہین وہ موجود ہین خارج مین اور وہ اس زمانہ مین
محقق ہین اور جو بعض دوسرے عالم مین ہین ......
وہ اس عالم مین محسوس ہین۔ بہر صورت خدا کے علم کے نسبت جہل ثابت
نہین ہو سکتا۔ لیکن اب یہہ اعتراض ہوگا کہ خدا کا علم متحد ہے متعدد نہین۔

کیونکہ اگر متعدد مانا جاوے جسطرح کہ مشائین کا مذہب ہی تو وہی اشکال پیدا ہونگے جو امر منفصل مین اوپر بیان کئے گئے۔ کیونکہ یہہ بات ظاہر ہے کہ جسطرح معلومات غیر متناہی ہین اوسیطرح علوم بہی غیر متناہی ہین۔ اور ان امور غیر متناہی کی ترتیب یا ترتیب زمانی ہوگی یعنے ایک باعتبار زمانہ کے مقدم ہوگا اور دوسرا موخر) یا ترتیب طبعی ہوگی باعتبار تعین کے پس پہلے کو علم حادث زمانی۔ اور دوسرے کو علم حادث طبعی کہتے ہین۔ اور جیسے معیت دہری مثل زمانہ ماضی۔ حال استقبال۔ ان تین کو یک سمجہنا غلط ہے۔ اسیطرح معیت زمانی طبعی اتصالی۔ کو (جو مثل حرکت۔ وسکون ہے) یک ماننا بہی صریح ناجایز ہے۔ یعنے یہہ کہ جب یک (مکان یا ظرف) پانی سے بہرا ہوا فرض کر لیا جاوے تو گو ہوا باعتبار تداخل اسمین شریک ہی اور یہہ دو جسم یک ہی شئی مین متحقق ہین۔ مگر یہہ تداخل ایسی حالتمین ناجایز نہین ہے۔ بلکہ وہ تداخل منع ہے۔ جو نفس الامری ہو۔ جسطرح کہ یک شخص وقت واحد مین سویا ہوا اور جاگ گیا ہوا۔ نہین ہوسکتا۔ غرضکہ ترتیب بحسب وجود زمانی کافی ہے اس مذہب کے لطلان کیلئے فتدبر۔

مذہب محقق طوسی یہہ حکیم بہی بہت نامی حکیم گذرا ہے اس محقق کا مذہب یہہ ہے کہ تمام اشیا کے صورتین حاصل ہین۔ عقل کو دل کو۔ اور عقل اول ان جمیع صورتون کے ساتہہ علم حضوری ہی۔ پس یہہ عقل اول علم حقیقی بارتعالی کا ہے۔

اِس مذہب مین بہی بعض محققین نے یہہ اعتراض کیاہے کہ جب عقل اول ہی علم حقیقی ہے۔ تو خدا کا علم ممکنات کے ساتہہ عقل اول کے بعد ثابت ہوگا۔ کیونکہ ممکنات کے صُور محصلہ عقل اول مین بعد علم عقل اول کے ہوے اور عقل اول بعد ذات واجب کے اور یہہ باطل ہی۔ کیونکہ خدا کا علم ایسا بسیط ہے کہ اوسکو ہر چیز کا علم پہلے اوس چیز سے تہا۔

مذہب معتزلہ — یہہ وہ گروہ ہے کہ جنہون نے احادیث و اجماع کے خلاف قواعد ڈہونڈہی اور یک اپنا مذہب و مشرب ہی علحدہ قرار دے لیا۔

انکا مذہب ہے کہ ممکن پہلے ممکن ہونے سے یا واجب تہا۔ یا ممتنع۔ اور جب وہ ظاہر ہوا تو اوسی واجب۔ یا ممتنع نے امکان کی صورت قبول کی۔ پس امکان درحقیقت یک صفت ہی جسکے لئے موصوف کا ہونا ضروری ہے اب یہہ موصوف یا ثابت ہوگا۔ یا موجود ہوگا۔ اگر موجود ہو تو تحصیل حاصل ہے اور یہہ منع ہے۔ اگر ثابت ہو تو یہہ مدعا ہے۔ پس ممکنات معدوم جو ثابت ہون فی الواقع اور غیر موجود ہون اوسمین وہی علم باری ہے۔

مذہب حکیم اشراق شیخ شہاب الدین سہروردی۔ — پیرو مذہب اشراقین اسبات کے قایل ہین کہ خداوند تعالے ہر چیز کو جانتا ہے اپنی۔ اشراق نوری کے ساتہہ۔ یعنے اوس نور کے ساتہہ جو غیر قایم منفصل ہی۔ جسطرح کہ ضیاء شمس سے منفصل ہے۔ پس جملہ اشیاء معلوم ہین اوس ذات پاک کو

اشراق نوری کے ساتھہ۔

غایت مافی الباب یہہ ہے کہ یہہ مسئلہ کہ "علم باری تعالے انتزاعی ہے" اسمین اکثر مذاہب ہوے ہین۔ متکلمین اسبات کے قایل ہین کہ علم باریتعالے یک صفت بسیط ہے اور زاید بر ذات اور قایم بذات ہے اور اس مسئلہ مین کہ "وہ علم باری تعالی قایم منضم ہے" مذہب حکیم ارسطو۔ اور بوعلی او بونصر۔ متفق ہین جنکا یہہ دعوے ہے کہ تمام صورتین مرتسم ہین ذات پاک مین۔ اور یہہ مسئلہ کہ "علم باری تعالی جزو ذات ہے" اسکا کوئی بہی قایل نہین۔ اب صرف یک احتمال اول باقی رہ گیا ہے یعنی یہہ کہ وہ علم واجب ممکنات کے ساتھہ عین ذات ہے۔ اسمین پہر مناقشہ و معارضہ سے تین ۳ مذاہب ہوے ہین جو حسب ذیل ہین۔

مذہب اول صوفیا رکرام

یہہ وہ گروہ حکماء ہے جو اہل ریاضت و صاحب مجاہدہ ہوے ہین۔ اور جنکی اتباع موافق شرع شریف و احکام الٰہی ہے۔ انکا یہہ عقیدہ ہے کہ کوئی شئی عالم کون و فساد مین بجز ذات واحد نہین ہے وہ یک ہی ذات ہے اور بسیط ہے۔ اور نہ وہ امر کلی ہے اور نہ امر جزی ہے یعنی یہہ کہ نہ قابل ہے کثرت کو اگرچہ اعتباری ہے اور نہ قبول کرتا ہے کثرت کو۔ اور علم اوسکا محطوی ہی علم ذات کو کیونکہ ذات اوسکی مغایر نہین ہی۔ ممکن بذات ہے۔ بلکہ جو کچہہ مغایرت ہے وہ اعتباری ہے

ورنہ درحقیقت ذات واجب اور ممکن مین کوئی مغایرت نہین ہے
پس جو کچھہ فرق اعتباری ہے وہ اسیقدر ہے کہ ذات حیثیت واجب
مین معری ہے - اور حیثیت ممکن مین مقید بہ لتعنیات -

مذہب ثانی فرقہ اوپس اس مذہب کے پیرو اسبات کے قایل ہین کہ
واجب و ممکن مین ذاتاً و اتحاداً بذاتہٖ مغایرت ہے - اور اونکی بڑی
سی بڑی دلیل ہے کہ یہ اسکو خلاف لعقل بتلاتے ہین -

مذہب ثالث متاخرین حکما متاخرین حکما کا یہہ مذہب ہے کہ ذات پاک
اگرچیکہ ممکنات کے ساتہہ حقیقت مین متباین ہے - مگر اوسکا کشف
کشف تفصیلی ہے - اس حیثیت سے کہ ہر ہر ذرہ کا وجود اور اُسکا علم
اوسکو حضوری ہے - کیونکہ علم دراصل صفت کمالی کا نام ہے اگر کشف اجمالی
ہوگا تو علم بہی ناقص ہوگا - کیونکہ کشف اجمالی کا اطلاق یا تو اوس اجمال
پہ کیا جاتا ہی جو محدود ہو - ہیئت واحدیۃ کے ساتہہ - اگر ایسی صورت
ہو تو خدا کی شان کے نسبت ایسا تصور کرنا کبہی جایز نہین ہو سکتا - اور اگر
جایز بہی سمجہا جاوے تو خدا کو مرکب ماننا پڑیگا - اور اسکی ترکیب اسطرح
پر ہوگی جسطرح کہ مدات مین ہوا کرتی ہے -
یا کشف اجمالی کا اطلاق اک شئ مبہم پر کیا جاویگا بدون کسی امتیاز
کے - پس یہہ امر بہی اوسکی ذات کے نسبت نہین خیال کیا جاسکتا -

کیونکہ اگر ایسا فرض کیا جاوے تو معلومات اللہ مین عدم امتیاز ثابت ہوگا
اور یہہ باطل ہے
پس تحقق مذہب یہہ ہے کہ ذات باری تعالی امتباین بذات ہی ممکن
بذات سے اور اوسمین ذات واجب کے لئے ایک ایسی خصوصیت
خاصہ ہے کہ جسکے وجہ سے وہ کاشف ہے ۔ اور اُسکا کشف کشف
تفصیلی ہے اور ذات پاک اوسکی مبدء انکشاف ۔

از علیم الدین محمد وکیل حیدرآباد

بحرِ موّاج

صانع بیچون کی صنعت اور قدرت لاتعد ولاتحصیٰ ہی۔ انسان ضعیف البیان ہر وقت اُسکی قدرت کی تصریح اور کُنہ حقیقت کو پہونچنے سے عاجز ہے۔ منجملہ اسکے اور قدرتون کے جسکا ذکر ہم نے ہر موج مین کیا ہے۔ ایک اور سبجکٹ کا ذکر جو مذاق سے خالی نہین کیا جاتا ہے جس سے ناظرین نہایت محظوظ ہونگے دریا کے اور عجائبات سے ایک عجیب اور خوشنما منظر دریا کا جو سیر کے قابل ہے۔ وہ یہہ ہی۔ کہ جب جہاز پانی کے سطح پر سے گذرتا ہی۔ اکثر دریاؤن مین سطح آب نہایت رنگین اور خوشنما معلوم ہوتا ہی۔ اور اقسام کے رنگا رنگ۔ مثلاً۔ سُرخ عودی۔ قرمزی لکیرین۔ موجزن نظر آتی ہین۔ اکثر ایسا دکھائی دیتا ہی۔ کہ جیسے جہاز کے اطراف وجوانب مین سطح آب پر آگ روشن ہے۔ اور وہ موجین مار رہی ہے۔ جسکے کئی اسباب ہین بعض اوقات والپنس نامے مچھلیان جو خوشنما اور رنگا رنگ قدرتی اجسام سے مشکل ہین۔ لہراتے اور پیرتے ہوے نظر آتے ہین۔ اُن مچھلیون کے اکثر

قدرتی رنگا رنگ چمکتی ہوی شعاعین جو سطح آب پر پڑتی ہین سیاحان بحری کی نظرون مین ایک عجیب اور پُرمذاق خوشنما قدرت نمائیونکا جلوہ پیش نظر کرتی ہین۔ ایک ایک ذرہ اُن رنگین شعاعون کا رشک لعل بدخشانی اور زمرد اور یاقوت ہی اب یہان ناظرین کو کسیقدر پڑہتی پڑہتی تعجب ضرور ہوگا کہ ایسی عجائبات کے نظر آنیکی کیا وجہ۔ اور اون کے مان لینے کیلئے کونسی دلیل ہی۔ بیشک ضرور ہونا چاہئے مگر جو اہل بصیرت قدرت کے قایل ہونگے۔ وہ اسقدر تو ضرور سمجھتے ہین۔ کہ ہر شئی جو ہم اپنی آنکھہ سے دیکھتے ہین۔ اور عقل سے سمجھتے ہین۔ وہ قدرت کے ایک ادنی قدرت نمائیونکے ذرات ہین۔ جسکی توصیف اور مدحت سے ہماری زبان قاصر اور لال ہے۔

یہہ جو مین نے ابہی اوپر ذکر کیا ہے یہہ اسکی اصل مین ہیت فاسفورس ہے یہہ ایک شئی ہے۔ جو نہایت زہریلی ہے۔ یہہ انسان اور حیوان کے جسم مین رہتا ہے۔ جب یہہ جسم سے علحدہ ہوتا ہی۔ ایک سفید مومی لکڑی کے ٹکرے کے موافق نظر آتا ہے۔

تاجر۔ یا طبیب جو فروخت کرتے ہین۔ اُسکو پانی مین رکھتے ہین جب یہہ فارسفورس پانی سے علحدہ کیا جاتا ہے۔ اُس سے دہوان نمودار ہوتا ہی۔ یہہ دہوان جب تک قایم رہتا ہے پانی کی نمی اُسمین موجود رہتی ہے۔

جب پانی کا اثر بالکل زایل اور خشک ہو جاتا ہے۔ فوراً اُسمین سے آگ پیدا ہو جاتی ہے اور اگر اِس شئی کو پانی سے نکالتے ہی کسی چیز پر رگڑا دین تو فوراً ایک شعلہ نمودار ہوتا ہے۔ اُسکے بدولت ہزارون شعبدے شعبدہ بازی کر کے دکھلاتے ہین جسکو نافہم سحر اور عمل خیال کرتے ہین۔

اس فارسفورس سے کسی تاریک حجرے مین دیوار پر کسی جانور یا انسان کی مہیب شکل لکھدین۔ تو وہ تماشائیون کے نظرون مین آتشی شکل اُس دیوار پر نظر آئیگی۔ جہان تہوڑی دیر پہلے اُس تاریک حجرے مین دیوار کی سپیدی بہی نظرون سے غایب تہی۔ قبرستان مین بعض اوقات مردون کے گلے ہوے جسم یا استخوان سے تاریکی مین یہہ فاسفورس روشن ہو کر ذرات خورشید کے مثال مختلف جگہہ روشن ہوتا ہے۔ اُسکو یار لوگ شیطان اور چڑیل کے مشعلون سے تشبیہ دیتے ہین۔ چنانچہ اسموقع پر ایک روز کا واقعہ جو مجہپر گذرا اُسکا بیان کرنا بہی خالی از لطف نہین۔

میری عمر جب سترہ اٹہارہ برس کی تہی اسوقت مین اپنی باغ جو سرور نگر مین واقع ہے۔ بطور سیر و تفریح گیا تہا۔ اور میری ہمیشہ کی عادت تہی۔ کہ شب مین کہانیکی بعد چہل قدمی کے لئے تہوڑی دور اپنی باغ کی کسی سمت کچہہ فاصلہ تک پیادہ پا سیر و تفریح کو جاتا تہا۔ اتفاقاً ایک شب

میرا اُس سمت گذر ہوا جہان قبرستان تہا۔ اور لبِ گورِ غریبان سے یہہ صدا آتی تہی۔

خدا ہی اِس چُپ کی داد دیگا کہ تربتین رَوندی ڈالتی ہین	اجل کی ماری ہوئے مسافر نہ بولتی ہین نہ جاتی ہین

دفعتاً میرے پیش نظر چند مشعل نمودار ہوے۔ جون جون مین قریب جاتا تہا۔ وہ مجہہ سے کبہی دور یا کبہی غائب نظر آتے تھے اِس عجیب حالت کو دیکہہ کر مجہے میرے اُس وہم نے جو خورد سالی سے شیطان اور بہوت۔ اور چُڑیل کے وہمی تصویرین صفحہ دل پر بمصداق گوش زدہ اثرے دارد نقش ہوین تہین۔ انہون نے میری ہمت کو پست کردیا اور میرے ہوش و خرد اور جرات پر ایسا دہاوا کیا کہ مجہہ مین انتہاے خوف کے طاری ہونیکے باعث قدم اٹہانیکی بہی سکت باقی نرہی۔ اور مین نے لاحول پڑہنا شروع کیا میرے ہمردیف ایک میرے رفیق تہے جنکو علوم جدیدہ و قدیمہ مین ہمہ دانی تہی وہ میری اس غیر معمولی حالت کو دیکہکر مجہہ سے متفسر ہوے مین نے اُنکو اُن مشعلون کے جو اسوقت میری آنکہون مین وہمی صورتین مہیب بنکر مجہکو ڈرا رہی تہین۔ متوجہ کرکے کہا۔ کہ دیکہئے وہ شیطان نظر آرہے ہین۔ انہون نے کچہہ غور کرکے جسطرف میری نظر تہی دیکہہ کر ایک قہقہہ مارا اور مجہہ سے کہا۔ کہ مہربان یہہ وہمی شیطان ہین۔ جو اسوقت آپکو مخوف کررہے ہین۔ دراصل یہہ

فاسفورس کی قوت سحر ہے۔ مین اُسوقت تک فاسفورس کے نام سے
بہی واقف نہ تہا۔ دریافت کیا کہ یہہ کیا شی ہے۔ جسکی قوت سحر ایسی
ہے چونکہ انہون نے (قوت سحر) کا لفظ ایسا استعمال کیا۔ کہ مجہکو اِس
لفظ کے سُنتے ہی خیال مبدل بہ سحر سامری ہوگیا غرض انہون نی نہت
مختصر طور پر مجہکو فاسفورس کے وجود اور اسکی ماہیت سے مطلع کیا۔ اُنکی
تفہیم نے میری نظر سے اُن مہیب اور وہمی چڑیلون کو تازیانہ قوت بیانیہ
سے بہگا دیا۔

غرض یہہ وہ فاسفورس ہے۔ جو شعبدہ گرون کے لئے اور ذرائع۔
منفعت سے یہہ ایک بہت بڑا ذریعہ ہی۔ جس سے وہ پیدا کرتے
ہین مگر یہان ناظرین کو اعتراض ہوگا۔ کہ یہہ فاسفورس دریا مین کیسا
آگیا۔ اسکا یہہ جواب ہی کہ دریا مین خداوند عالم نے اپنی قدرت سے اسقدر
عجائب الخلقت مخلوق آبی جانورون سے پیدا کئی ہین جسکی حد نہین بعض
بعض ایسے ایسے چہوٹے جانور دریائی ہین جو ذرّون کے وجود کے
ساتہہ مشتبہ ہین۔ سوائے اِسکے کہ ہم اُنکو خردبین سے نہ دیکہین اُنکا
وجود نظر نہین آتا۔ جب اُنکی صف سطح آب پر جنکے جسم مین فاسفورس کا
ایک بہت بڑا حصّہ ہے۔ وہ ایسے چمکدار ذرّون کیطرح ہین۔ کہ ایک
جگہہ جمع ہونیکی بعد وہ ایک شعلہ نظر آتا ہے اسکے علاوہ اکثر

مختلف اوقات اور مختلف مقامات کے دریا کے پانی کا رنگ قوس قزح
کے رنگ سے بالکل مشابہ ہے۔ جیسا کہ۔ بحر الاذفر۔ چیپا در کلین سی
کیا کی فورنیا۔ بحر الاحمر۔ بحر الاسود وغیرہ۔ آخر الذکر۔ بحور مین طوفان کے
باعث (ڈرمیئن سی) کے زمین وغیرہ اراضی کی مٹی جو مختلف رنگ
کی ہے اگر گرتی ہے۔ اسکی وجہ سے رنگ اُس قسم کا نظر آتا ہے
اسکے علاوہ جس دریا کا پانی اُتھل ہوتا ہے۔ اُسکے پانی کا رنگ
مٹی کے رنگ کے موافق نظر آتا ہے اور جسکا عمق زیادہ ہوتا ہی
وہ نیلی رنگ کا پانی نظر آتا ہے۔ اور بعض رنگ قدرتی ہوتا ہی۔ جیسا
کہ سفید پیاسفک اوشن یعنی بحر الکاہل کے پانی کا رنگ ہے فقط

کشن پرشاد عفی عنہ

سوانح عمری مہاراجہ رنجیت سنگ شیر پنجاب

فصل اوّل

دیباچہ

بربادی سلطنت مغلیہ کے بعد ان پادشاہون مین جو حکومت کو پہونچے ایسا مشہور اور نامی بادشاہ کوئی نہین ہوا جیسا مہاراجہ رنجیت سنگہ جس نے سکہون کی لاہور کی چندروزہ ریاست کی بنا ڈالی۔

اس کو ان انقلابات کے طوفان کے باعث جو انیسوین صدی کے آغاز مین بپا تھا اور ان خوفناک جنگون کی وجہ سے جو اقوام کے مابین چھڑی ہوئی تہین عمدہ موقع ملا اس موقع کو اس نے غنیمت اور فرصت وقت سمجہکر ہاتھ سے جانے ندیا اور اس عرصہ مین نہایت استقلال و دانائی اور ہوشیاری کے ساتھ اپنے حصول مقاصد کی پیروی کرتا رہا۔

اس نے ان جنگی اور خوفناک قومون کو جو گرو گوو ندسنگ کے تعلیم کردہ مذہب پر قایم اور استوار ہو چکی تہین ہمہ تن متفق اور متحد کر لیا۔ سکہہ لوگ

اس کے پر قوت اور شدید حکومت کے تحت مین فوجی اصول پر جس سے دیسی ریاستین زمانۂ سابق وحال مین بے بہرہ رہی ہین تربیت یافتہ اور منقاد ہو کے ایک مہیب جنگی مشن بنگئی جو اوسوقت ہی ٹوٹ سکے جبکہ سکھون کو مہاراجہ رنجیت سنگہ کے بے وقوف وکمزور جانشینون نے انگریزون سے لڑنے کی ترغیب دلائی -

سکھون کے سلطنت آناً فاناً ترقی وفروغ اور فوری درہمی وبربادی کے اعتبار سے نپولین بوناپارٹ کی سلطنت کے ساتھ مشابہ تھی اور نیز اس لحاظ سے بھی کہ مہاراجہ رنجیت سنگہ بھی مثل نپولین بوناپارٹ کے موروثی سلطنت کے قایم کرنے مین ناکامیاب رہا گو اس نے راجپوتون مسلمانون سکھون کی کئی چھوٹی چھوٹی ریاستون پر حملہ کر کے تہ وبالا کر دیا لیکن اون کی کامیابیان دیرپا نتایج نہ پیدا کر سکین اس کی سلطنت مانند ایک لکڑی کے گھٹے کے تھے جس کو اس کے دل کی شاہنشاہی قوت مثل ایک مضبوط رسی کے اس کے حین حیات تک باندھے ہوے رہی اور اسی وقت تتر بتر ہوگئی جبکہ وہ نیدجدا ہو گیا اس کا تخت وتاج ایسے نالایق جانشینون کے ہاتھ لگا جنھون نے سلطنت کے جہاز کو پہاڑون سے ٹکرایا اور ایسا ستیاناس کیا کہ مرمت کے قابل ہی نرہا معصر ہم سرون کو بہت دور تک ہم مشابہ کر سکتے ہین اور یہ بہت آسان ہے لیکن نپولین اور رنجیت سنگ کے راہ وروش اور اقبالمندی مین یکتائی اور یکرنگی

سوانح عمری مہاراجہ رنجیت سنگ شیر پنجاب

فصل اوّل

دیباچہ

بربادی سلطنت مغلیہ کے بعد ان پادشاہون مین جو حکومت کو پہونچے ایسا مشہور اور نامی بادشاہ کوئی نہین ہوا جیسا مہاراجہ رنجیت سنگہ جس نے سکہون کی لاہور کی چندروزہ ریاست کی بنا ڈالی۔

اس کو ان انقلابات کے طوفان کے باعث جو انیسوین صدی کے آغاز مین بپا تھا اور ان خوفناک جنگون کی وجہ سے جو اقوام کے مابین چھڑی ہوئی تہین عمدہ موقع ملا اس موقع کو اس نے غنیمت اور فرصت وقت سمجھکر ہاتھ سے جانے ندیا اور اس عرصہ مین نہایت استقلال و دانائی اور ہوشیاری کے ساتھ اپنے حصول مقاصد کی پیروی کرتا رہا۔

اس نے ان جنگی اور خوفناک قومون کو جو گروگوبندسنگ کے تعلیم کردہ مذہب پر قایم اور استوار ہو چکی تہین ہمہ تن متفق اور متحد کر لیا۔ سکہہ لوگ

اس کے پر قوت اور شدید حکومت کے تحت مین فوجی اصول پر جس سے دیسی ریاستین در زمانہ سابق و حال مین بے بہرہ رہی ہین تربیت یافتہ اور منقاد ہو کے ایک مہیب جنگی شن بنگئی جو اوسوقت ہی ٹوٹ سکے جبکہ سکھون کو مہاراجہ رنجیت سنگہ کے بے وقوف و کمزور جانشینون نے انگریزون سے لڑنے کی ترغیب دلائی -

سکھون کے سلطنت آناً فاناً ترقی و فروغ اور فوری درہمی و بربادی کے اعتبار سے نپولین بوناپارٹ کی سلطنت کے ساتھ مشابہ تھی اور نیز اس لحاظ سے بھی کہ مہاراجہ رنجیت سنگہ بھی مثل نپولین بوناپارٹ کے موروثی سلطنت کے قایم کرنے مین ناکامیاب رہا گو اس نے راجپوتون مسلمانون سکھون کی کئی چھوٹی چھوٹی ریاستون پر حملہ کر کے تہ و بالا کر دیا لیکن اون کی کامیابیان دیرپا نتایج نہ پیدا کر سکین اس کی سلطنت مانند ایک لکڑی کے گھٹے کے تھے جس کو اس کے دل کی شاہنشاہی قوت مثل ایک مضبوط رسی کے اس کے حین حیات تک باندہے ہوے رہی اور اسی وقت تتر بتر ہو گئی جبکہ وہ نیند جاد ہو گیا اس کا تخت و تاج ایسے نالایق جانشینون کے ہاتھ لگا جنھون نے سلطنت کے جہاز کو پہاڑون سے ٹکرایا اور ایسا ستیاناس کیا کہ مرمت کے قابل ہی نہ رہا ہمعصر ہمسرون کو بہت دور تک ہم مشابہ کر سکتے ہین اور یہ بہت آسان ہے لیکن نپولین اور رنجیت سنگہ کے راہ و روش اور اقبالمندی مین یکتائی اور یکرنگی

کجا سرسری مشابہت بھی نہین پائی جاتی ہان یہ تبلاتے ہین جس کو ہم دلچسپی سے دیکھتے ہین کہ وہی واقعات اور وہی نتایج ایشیا مین ظاہر ہوئے جو یوروپ مین دکھلائی دیتے ہین۔

فرنچ والے کامیابی کے پہلے نشہ مین (فیودل) ظلم کے مخالف ہوئے سکھہ لوگ برہمنون کے شاق اور روح فرسا مذہب سے متنفر ہوے باغیون نے مغرب ومشرق مین لائق سرغنی مثل نپولین بوناپارٹ اور رنجیت سنگہ کے پائے۔

یہ دونون فوجی علم رکھتے تھے اور نہایت خودغرض بے رحم اور بدچلن تھے جس حکومت کو کہ یہ اپنے قبضہ مین لائے اوس کو اپنے جانشینون کو پہونچا نہین سکے کوتہ دست رہے۔

یہ بات صحیح ہے کہ نپولین ازم (نپولین کے اصول) ہمارے وقت مین پہر زندہ ہوا تھا لیکن یہ واقعہ بہت دور سے ثابت ہوگیا کہ آوارہ گرد لوگ تخت کو۔ آسانی سے نہین قایم کر سکتے۔

عوام الناس اس جلیل القدر کپتان کے جو انسانون کا پیشوا ہے قائل ہون گے اور اپنی حیرت زدہ آنکھون مین جگہہ دینگے اور اسی کو اپنے ملک کا باعث فروغ خیال کرینگے لیکن جس روشنی سے کہ عوام الناس کو چکاچوند ہو رہا ہے وہ شخصی ہے اور اسی جلیل القدر کپتان کے ذات سے وابستہ ہے

اس کے ورثاء اور جانشین اس سے فیضیاب نہین نظر آتے ۔
جو تخت خداداد لیاقت و قوت سے قایم کیا جاتا ہے اس وجہ سے حقیر اور بیقدر سمجھا جاتا ہے کہ اوس کے ارد گرد حریص اور ناخداترس اہل دربار کھڑے رہتے ہین ۔جن لوگون کے سرمایہ سے خود کو مالدار بنانیکی فکر کے سوا، اور کوئی سوچ نہین ہوتی ۔ اور اس وقت تک کہ چندروزہ خاندان کا چراغ گل ہوا اہل دربار کی اطاعت گذاری اور خیرخواہی بغاوت اور نمکحرامی کے منصوبون سے بیباک و گرم جوشی نظر حقارت اور سرد مہری سے بدلی ہوئی رہتی ہے اور لطف یہ ہے کہ وہ لوگ جو اس خاندان کے نمود کے وقت خوشیان مناتے تھے اب ہنسی اور استہزا کرتے ہوئے پائے جاتے ہین نپولین کے وفات کے بعد جو حال اس کے تازہ سلطنت کا ہوا وہی حال رنجیت سنگھ شیر نیستان پنجاب کے ریاست کا ہوا جس کے لئے اوس کے بیوی زادہ بیٹے کرک سنگ اور دوسرے بیٹون مین خانہ جنگیان ہوئین برخلاف ان سلطنتون کے جو قدیم ہین اور جن کے موروثی شان و شوکت بلافصل پشتہا پشت چلے آرہی ہے ۔
یہ درست ہے کہ ایسی سلطنتین بھی بادشاہانِ وقت کے حماقت اور بدافعالیون سے زوال پذیر و برباد ہوجاتی ہین چنانچہ تاریخ اس امر کو ہزارہا شہادتون سے ثابت کررہی ہی لیکن اس مین شک نہین کہ ایسی سلطنتون کے بقا اوس

دوام کے بہت سارے اسباب بھی موید اور معین بنجاتے ہین اور جب

قوم اپنے دلی نعمت قدیم سے منحرف ہو جاتی ہے سخت مطعون اور

نگاہون مین حقیر اور یہ بادشاہ کے ظل آلہی کے اعتقاد کی نسبت کچھہ بھی

لکھا جاسئے ہم بہہ کہے بغیر نہین رہسکتے ہین تائید سمائی اور لطف آلہی ان

پشتینی بادشاہون کے شامل حال ہے اور وہ اپنے رعایا سے محبت

اور عزت کے خواہان بھی ہوتے ہین اور اس کو زیادہ فوجون کے رکھنے

سے افضل سمجھتے ہین۔

قدیم خیال انسان کا ایک مالک کی نسبت اور اس کا محتاج تمدن ہونا یہ

دو ہی تخت کے بنیاد مین ایک چھوٹی سی غلطی یا نا ملائم ہجو اور نہ ایک آوارہ

گرد کے بیٹے کو تخت و تاج سے دست بردار ہونے کے لئے کافی ہوتی

ہے بر خلاف خاندانی بادشاہ کے کہ وہ بالائے رعد بیخوف بیٹھہ سکتا ہے الیاکے

خدایون کے طرح اس کے لغزشون سے درگذر اور اون کی بیوقوفیون ہے

چشم پوشی کی جاتی ہے۔

اگر ایسا بادشاہ اپنے رتبہ عالی سے گرہی جاتا ہے اس کے اسباب تقدیر

کی ناسازگاری اور بے مہری نہین ہے بلکہ عمداً خودکشی سلطنت ہے یوروپ مین

جب ان خیالات کا وجود ہے تو ہندوستان مین جہان کٹر روشنی ازم

(پُرانی باتون پر قایم رہنا) مضبوط ہے اور عوام الناس کے نزدیک حقوق

بادشاہ کی ذاتی نیک چلنی پر ترجیح رکھتے ہین بدرجہ اولی رہینگے۔
ایسے وقت مین جہان چوری اور قتل عزت سے دیکھے جاتی ہے اور موروثی
پیشون مین شمار کئے جاتے جہان کمبیان ملک اپنے لوٹنے والی کو
ایک مخصوص خدا کے زیر نگرانی سونپدیتی ہین ہم بآسانی سمجھ سکتے ہین
کہ بادشاہت کے عمدہ صفات اکثر بادشاہون کو عبادت کی نظر سے
دیکھے جانیوالی عظمت عطا کرتے جو نہین لوٹ سکتی ہے۔
گو ہندوستان کی تاریخ انقلابات سلطنت قتل و تبدلات خاندانی سے
مملو ہے لیکن اگر اس کو بہ نظر غور پڑہین اور سمجہین ہولے کا تو یہ ثابت
ہوگا کہ عوام کا خیال بادشاہ کی نسبت ظل اللہ کا نہ ہونے کا بادشاہ کی خراب
اور زشت حکومت بھی جایز رکھتا ہے ہندوستان نے بڑے بڑے
صدمہ اٹھائے اور بڑے بڑے واقعہ دیکھے اوس کے سر سبز و شاداب
صوبے صدیون تک نہ صرف مغربی و شمالی حملہ آورون کے جنہون نے
ملک کو لوٹا اور برباد کردیا جولانگاہ رہے بلکہ خود ہند کی قومین جو یہین
بستی تہین آپسمین لڑا مراکین اور ہندوستان ان خانہ جنگیون کا
بھی تختۂ مشق رہا لیکن عام طور سے ان قومون کا دل اپنے قدیم
شاہی خاندان کے ساتھہ وفادار رہا اور ہر فرد بشر اچھی اور برے
وقت مین قوم اور ملک کی بہتری کے واسطے اپنی جان فدا کرنے کو

حاضر رہا۔
وہ ریاستین جو حملون کو روک سکتی تھین مانند اودے پور۔ جی پور
جودھ پور۔ یا وہ جو اپنے خوش نصیبی سے حملہ آورون کے راہ مین
نہ تھین یا وہ جو کہ ہمالیہ کے پہاڑون مین چھپے ہوئے تھین مثل
چمبا منڈی سکٹ سب ایسے شاہی خاندانون کے زیر حکومت تھین
جو ایسے قدیم تھے کہ اون کا نسب نامہ تاریخ نگاری کے قبل کے دھند
مین مفقود ہو گیا تھا اور ان خاندان کے بادشاہ فخر سے اپنا نسب
آفتاب سے ملاتے تھے ان سلطنتون پر نیک بد ستودہ خصال اور
بد اعمال ہر قسم کے بادشاہون نے حکمرانی کی لیکن رعایا نے سب کی
بالعموم فرمانبرداری کی اور کوئی خیال بغاوت یا مقابلہ کا کبھی اور کسی
حال مین نہین کیا اور یہی خاندان بے خوفی و اطمینان کے ساتھ
حکومت کرتے رہینگے اس زمانہ تک کہ انگلستان کے فتح ہند کا
نیا واقعہ مثل پرانے تاریخون کے اصطلاع کے مدارس مین پڑھا یا جائیگا
ان بادشاہون مین اکثر بادشاہ جسطرح کہ بے استطاعت و کم طاقت
ہین ایسا ہی گمنام و بے وقعت ہین ان مین کہ بعضے کے قبضہ تو صرف
ایک ٹوٹا ہوا قلعہ اور چند مربع میل پہاڑی زمین اور دو سو چار سو
روپئے آمدنی اور چند سپاہی جن کی تعداد ہم انگلیون پر گنکر بتا سکتے ہین

یہ حیات ابدی فوجی قوت سے اون کو ہرگز حاصل نہین ہوئی ان
چھوٹے بادشاہون کے جڑین مانند اون پہاڑون کے جو بارش
اور تہنڈے ہوا مین اگتے ہین زمین کے اندر جائے پکڑے چکے
ہین اس قدرتی مضبوطی اور استحکام کا موجب کچھہ وہ اعتقاد ہے جو
بادشاہ کے ظل سبحانہ کے بارہ مین ہے اور کچھہ کمتر روی زم ہے
سادہ لوح راجپوت دہقان جسطرح آفتاب کے روشنی پر جو اوس کے
کہیت کو فائدہ پہونچاتی یا طوفان پر جو اوس کی زراعت کو برباد کرتا ہی
حرف گیر نہین ہوتا ہے اسی طرح ان بادشاہون کے حق پر ردو قدح
نہین کرتا۔

اسوقت ہندوستان مین بہت سے چھوٹے سلطنتین ہین چند اول درجہ کے
ہین جن کے تاریخ ایک سرسری غور سے خیال کو دور کرتی ہے کہ فوجی آوارہ
گرد مشکل سے کامیاب کارستہ پاتا ہے۔

حیدرآباد بڑے ریاست جس کی بنا پر شاہنشاہ دہلی کے ایک صوبہ دار نے
ڈالی ہے اور بڑودہ اور گوالیار اور اندور کی مرہٹہ ریاستین اسلامی
ریاست بہوپال یہہ سب گذشتہ صدمے مین فیروزمند سپہ سالارون کے
جن کے پیدایش لاعلمی کے ظلمات مین ہے جن سعی سے قایم ہوئے
ہین اور مہاراجہ کشمیر جو سرکار انگریزی کا ساختہ و پرداختہ ہے۔

یہ غیر ممکن ہے کہ یہ شاہی خاندان اپنے بانیون کے دے ہوئے ان ملکون
مین باقی رہ سکتے اگر ایک عجیب و غریب طاقت ہندوستان کے
سرزمین مین مثل کوہ آتش فشان کے متمکن ہو جاتے موجودہ ریاستین
اسی کی بدولت بحالت قیام نظر آرہے ہین اس طاقت سے مراد سرکار انگریزی
ہے جو روز افزون رعب و جلال کے ساتھ انیسوین صدی کے ترقی پذیر ہی۔ الخ

الراقم

ر۔ و۔ ح۔ ی

از ورنگل

هو المعز

غزل مصنفہ جوالا پرشاد المتخلص بہ فاضل حیدرآبادی

خلف رای موہن لعل مشرف توشکخانہ اعلحضرت
در حسن اشارت جشن سالگرہ مبارک نواب نظام الملک آصفجاہ میر محبوب علیخان بہادر
خلد اللہ ملکہ و دولتہ وایدہ اللہ بالنصر والظفر

مبادا ابر غضب از خواب آن جانانہ برخیزد
همانا دم فتنہ خوابیدہ در هر خانہ برخیزد

نشیند آتش هجران ز آب وصلت جانان
بعزم بزم من او کاش از کاشانہ برخیزد

شود گر شمع بزم بیقراری یاد چشم مست
بپای موج از هر پیمانہ برخیزد

بیاموز این نماز ای شیخ از رند خراباتی
کہ گہ از نشہ برافتد گهی مستانہ برخیزد

بدوش آہ گرد گرد باد آسا سوار ای دل
بطوف کویت از خاک من دیوانہ برخیزد

نمیدانم چہ از سوز درون سوی عدم رفتم
شرار از قبر بهر شمع چون پروانہ برخیزد

ز واماندان نمی نالم کہ بخت نارسا دارم
بخواب پا نوای نالہ چون افسانہ برخیزد

اگر بردارد از روی خدا سازش نقاب آن بت
همانا نعرہ تکبیر از بتخانہ برخیزد

بپرسیدم که من چه آمد بر دل او در سر زلفش — بشرح دل فگاری گر زبان شانه برخیزد

جنون من چو در میخانه طرح گریه اندازد — نجم از جوش صهبا شورش دیوانه برخیزد

ز خط سرمه چشم مست یاد از جام جم داده — خط ازرق ببینم من گر زین پیمانه برخیزد

برای ذکر دندانش کنم ترتیب تسبیحی — ز مژگان رشته و از اشکهایم دانه برخیزد

بخوانم در ردیف دیگر ای فاضل غزل اکنون
که از مضمون آن هر شعر من مستانه برخیزد

صدای قهقه از شیشه در میخانه میخیزد — ندای خنده ها از ساغر و پیمانه میخیزد

مغنی مست و نغمه مست و دف مست و جلاجل مست — نوای یک که میخیزد همه آن مستانه میخیزد

ایا باد بهاری خانه ات آباد دایم باد — که گوناگون ز فیضت گل بهر ویرانه میخیزد

زمین را نم مگر ز ابر مرد داده اند اکنون — چو مخمل سبزه در صحرا و در کاشانه میخیزد

چه میدانی که این ابر بهاری چون سیه مست است — عصای تاک بگرفتند از آن مستانه میخیزد

ز باغ چشم او چینند گلهای نگه مردم — بسیر گلشن آهو چشمی از رخانه میخیزد

بهر سو می عجب پرجوش این فصل بهار آنست — که گل از شمع و بلبل از پی پروانه میخیزد

درین هنگام خوش گشتم دوچار از گلرخی تا گه — بپرسیدم چرا این عیش از هر خانه میخیزد

بگفتا جشن عقد سال عمر شاه در عالم — گشاد از دل گره هر کس از آن مستانه میخیزد

تعالی الله زهی شاهی که پیش عظمتش هر صبح — پئے تعظیم مهر از چرخ بیتابانه میخیزد

بوصفی از صفات عالی محبوب شاه ما — چه زین الکن زبان و پوچ و هرزه خانه میخیزد

چو مدح بیکرانش کرد و تیم دیوانگی باشد	پری از بهر عالیش این دل فرزانه میخیزد
بود بر تخت یارب جلوه فرما با برایران علتش	باوج چرخ این خورشید تا شاهانه میخیزد
نشیند دایما از راج راحت شاه ما مسرور	ز خم آسمان مهتاب تا مستانه میخیزد

ز جام فیض سلطان باده پیمای نگارش باد
ز گل تا در گلستان شیشه و پیمانه میخیزد

ضروری نوٹس

خط کتابت۔ رسل و رسایل نامہ و پیام۔ منی آرڈر مضامین
شکر و شکایت خلاصہ یہ کہ جتنے امور دبدبۂ آصفی کے
متعلق ہین وہ سب راے ٹھاکر پرشاد صاحب شوق
مہتمم دبدبۂ آصفی کے نام سے کوچہ زنگ راو عقب دیوڑھی
ومتصل بگھی خانۂ مہاراجہ پیشکار صاحب بہادر
حیدرآباد دکن روانہ کئے جائین۔

اڈیٹر

نوٹس

یہہ رسالہ ہر مہینہ کی پہلی تاریخ ماہ ہلالی کو شایع ہوگا - کل حقوق
بحق پنڈت رتن ناتھہ صاحب سرشار لکھنوی محفوظ ہین
اسکا منافع عالیجناب مہاراجہ پیشکار صاحب بہادر
نے پنڈت سرشار صاحب کو بطیب خاطر عطا فرمایا - اور
پنڈت صاحب نے قیمت سالانہ حسب ذیل قرار دی -

(۱) امراے عظام سے .... عہ

(۲) پبلک سے .... ے

(۳) باہر والون سے اسکے علاوہ محصول ڈاک ہر

ف۲ جو صاحب سب سے اعلی مضمون یا ترجمہ روانہ فرمائینگے
اونکو ایک اشرفی پیش کیجائیگی -

ناپسند مضمون نہ طبع ہوگا نہ واپس -

اطلاع مضامین اور قیمت درخواست خریداری بنام راے ٹھاکر پرشاد صاحب
شوق - مجبوب پریس علاقہ مہاراجہ بہادر پیشکار سرکار عالی -
بھیجنی چاہئے -

لعظمت اللہ

سر بر کشید آفتاب بلند
خرامان شو ای ابر مشکین پرند

بنال ای دہل عید جوبن پرشاد کی جشن سالگرہ جلوہ گاہ

دبدبۂ آصفی

ماہ ۱۶ ۱۳۲۰ھ

اعلیحضرت نظام الملک آصفجاہ نواب میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ
کی تقریب سالگرہ مبارک کی تہنیت مین یہ ماہواری رسالہ جسمین نظم و
نثر کے اخلاقی علمی سوشیل ظریفانہ مضامین درج ہونگے اور اسکے
بانی مبانی عالیجناب راجہ راجان مہاراجہ کشن پرشاد بہادر المتخلص بہ شاد
تلمیذ حضرت آصف ظل سبحانی پیشکار و وزیر افواج آصفی ہین
حسب ارشاد مہاراجہ محتشم الیہ زیر نگرانی راے ہیرالال صاحب نشاط

محبوب پریس حیدرآباد علاقہ پیشکاری

سے شائع ہوا

فہرست مضامین دبدبۂ آصفی نمبر (۶)



تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

بقیۂ وید

سلسلہ کے لئے دیکھئے دبدبۂ آصفی نمبر (۵، جلد ۲)

وید کی تحریر کا ٹہیک زمانہ دریافت کرنا آسان نہین ہے۔ بہت سے علمائے یورپ نے اپنی ذہانت اس مسئلہ کے متعلق بغیر کسی مفید نتیجہ کے صرف کی ہی۔ پروفیسر میکسمولر کا دعوے ہے کہ سنسکرت بولنے والے ایرین ہندوستان مین کم سے کم تین ہزار برس قبل حضرت مسیح کے رہتے تھے۔

وہ اس بات کو اس بنا پر ثابت کرتے ہین کہ سندہو جو ایک بناتی ریشہ ہے اسکا ذکر کتب خانہ اسربامپال واقع بابل کے لئے تیار کردہ بناتی کپڑون کی فہرست مین پایا جاتا ہی۔

یہ بناتی ریشہ جو درحقیقت روئی ہی وید کے بھجنون مین یا برہمناس مین ذکر نہین کیا گیا ہی بلکہ سُتر اس مین۔

ا۔ انکے خیال کے موافق وید کے لیٹرری علمی زمانہ تین ہین۔ یعنے ۱ زمانہ بھجن۔ ۲ زمانہ برہمناس۔ ۳ زمانہ ستراس۔ اِسکے بعد وہ انکی لئے زمانہ مقرر کرنیکی کوشش کرتے ہین۔

وہ تاریخ جسپر ہم لوگ ازروے تاریخ بہروسہ کرسکتے ہین مذہب بودہ کا شیوع ہے۔ یہ زمانہ جیساکہ بودہ کی تاریخ سے معلوم ہوتاہی پانسو برس قبل مسیح کا ہی۔ درحقیقت مذہب بودہ ہندوستان کے لئے یورپ کے مذہب پروٹسٹنٹ کی مثال ہی۔ جو بلاشُبہہ برہمنونکی ترقی کے خلاف قائم ہوا۔

لفظ پو پانی ساڈاکا ذکر جنوبی بودہ لوگون کے قانون مین بھی پایا جاتا ہے۔ اِس سے مذہب بودہ کا برہمنون کے بعد پیدا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اِسطرحپر لایق پروفیسر وید کے زمانہ کو ابتداء مذہب بودہ سے قائم کرنا چاہتے ہین۔ انہون نے اپنے نتیجہ کو اِن لفظون مین بیان کیا ہے کہ اگر ہم مذہب بودہ کی بنا پانچ سو اور چھہ سو برس قبل مسیح کے درمیان مان لین۔ اور دوسو برس ستراکے زمانہ اور دوسو برس برہمن کے زمانہ کے لئے مخصوص کردین تو ہزار برس قبل مسیح ہوتے ہین جو قدیم بھجنون کی دس کتابون کے جمع کی جانے کی تاریخ ہے۔ لیکین وہ کوئی وجہ ہر ایک زمانہ کے لئے دوسو برس مُدّت مقرر کرنے کی

نہین بیان کرتے - اگر یہ زمانہ صرف خیال کا نتیجہ ہے تو ہم اسکو پانسو یا ہزار برس کردے سکتے ہین -

دوسرے مغربی علماء کے خیالات اس مسئلہ مین کم وبیش مثل پروفیسر میکسمولر کے ہین - ہم اچھی طرح سے اُن مشکلات کو سمجہ سکتے ہین جو انکو وید کے بھجنون کے زمانہ کے تعین مین پیش آئین -

وید کے بھجنون کے زمانہ کے تعین مین نجومی قاعدہ سے بھی کوشش کی گئی ہے - پروفیسر تلک ساکن بمبئی نے ایک نہایت باوقعت رسالہ وید کی قدامت پر لکھا ہے جسمین وید کے تعین زمانہ مین قاعدۂ نجومی کا استعمال کیا ہے - اُنکی راے مین تغیرِ مقاماتِ اجرامِ فلکی وقت نا پنے کا عمدہ آلہ ہے جسکے ذریعہ سے زمانۂ قدیم دریافت ہو سکتا ہے بشرطیکہ بزمانۂ قدیم اجرامِ فلکی کس مقام پر تھے اُسکی نسبت قابل اعتماد تحریرات ہمین مِل جائین -

خوش قسمتی سے جب تلک - ایرانی - اور ہندی ایرین ساتھہ رہتے تھے اُسوقت کی ایسی قابل وثوق تحریرات رگ وید مین موجود ہین - اور یونانی - پارسی - کہانیون کی مدد سے ہم لوگ اِن تحریرات کو سمجہ سکتے ہین -

بہت سے اندرونی ثبوت اور دیگر تحقیقاتون کے ذرایع انہون نے

ثابت کیا ہے کہ قدیم ویدی تقویم مثل قدیم ویدی بھجن کی قربانی کے متعلق تھی۔ ماہتاب کے تغیرات قدیم ایرین کو وقت ناپنے اور قربانی کے اوقات معین کرنے مین مدد دیتے تھے۔ ابھیجٹ سے ولشیو دان یعنے سال کا درمیانی دن دریافت ہوتا تھا۔ اور پونار واسو سے جو بعد کو حما کو کہلانے لگا آغاز سال معلوم ہوتا تھا اسکے کچھ زمانہ بعد ہلالی ماہ اور دن استعمال مین آنا معلوم ہوتا ہے درحقیقت کل تقویم از سر نو مرتب ہونا اور چیترا کے بدر سے سال کی ابتدا ہونا پایا جاتا ہے۔ مگر اس قربانی کے زمانہ مین تبدیلی نہین پیدا ہوئی قربانی کے متعلق وہی قواعد ابتک باقی ہین جو زمانہ قدیم مین تھے۔ اسلئے انکی رائے کے موافق قدیم زمانہ ایرین تہذیب کا ڈس ہے اور ہم تخمیناً کہہ سکتے ہین کہ وہ زمانہ چھ ہزار یا چار ہزار سال قبل مسیح کے تھا۔ اِس زمانہ مین کامل بھجن معلوم نہ تھا۔ بلکہ کچھ نظم اور کچھ نثر قربانی کے وقت استعمال کی جاتی تھی۔

دوسرا قرن اورین ہی جو چار یا پانچ ہزار سال قبل مسیح کے تھا۔ یہ قرن ایرین تہذیب کا بہت ضروری حصہ ہی۔ اسوقت بہت سے سکتاز رگ وید مین گائے جاتے تھے۔ اور بہت سی کہانیان یا تو نئی بنائی گئین۔ یا پرانی کہانیون سے اخذ کی گئین۔ یہی قرن خاصکر بھجن کا

زمانہ ہے۔

تیسرا قرن یعنے کرمٹیکا ہے جو دو ہزار پانسو سال قبل مسیح سے چودہ سو سال قبل مسیح تک رہا۔ یہی قرن تیتریا سین ہٹا اور بہت سے برہمنون کے نشو و نما کا ہے۔ اسوقت رگ وید کے بھجن قدیم ہو چکے تھے اور سمجھ مین نہین آتے تھے۔ اِس قرن مین بہت سے برہمن انکے شرح کی طرف مائل ہوئے۔ مگر اکثر ان بھجنون کے اصل معنے اور کہانیون سے بے پروائی کی۔ غالباً اِسی قرن مین سن ہٹاز کی تصنیف ہوئی۔ اور پُرانے بھجنون کے معنے بیان کرنیکی کوشش کی گئی۔

چوتھا اور اخیر قرن چودہ سو سال قبل مسیح سے پانسو سال قبل تک یعنے مذہب بودہ کی پیدائش اور اُسکی ترقی تک ہی۔ یہ قرن سُترا اور فلسفہ کا تھا۔

اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ ویدی قرن کا خاتمہ تخمیناً پانسو سال قبل مسیح یعنے پیدائش و ترقی مذہب بودہ کے وقت ہوا۔ ان تمام حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ ویدی بھجن چار ہزار سال قبل مسیح سے دو ہزار پانسو سال قبل مسیح تک لکھے گئے۔ رگ وید کے اندرونی ثبوت سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس قرن مین ہندونکی شائستگی اعلیٰ درجہ کو پہونچ گئی تھی۔ اِس اعلیٰ درجہ کی شائستگی جسکا پتا رگ وید سے ملتا ہے

حاصل کرنے مین کم سے کم ایک ہزار یا دو ہزار سال صرف ہوے ہونگے۔ کیونکہ کوئی ادب دوسو برس مین ایسا پُرانا اور غیر مانوس نہین ہوسکتا جسپر قابل لوگون کو شرح لکہنے کی ضرورت پڑے۔ برہمنس اور یونانی شاداس درحقیقت وہ کوششین ہین جو وید کی ہتیاسونی کے حل کرنے مین کی گئین۔

اگرچہ وید کا قرن زیادہ تر ایک خیالی بات ہی تاہم اِسمین شک نہین کہ رِگ وید کے بھجنون کا وجود نہایت قدیم یعنے ہزار سال قبل مسیح سے پہلے تہا۔ اور یہ کچہ بعید از عقل نہین کہ بھجنہاے مذکور چار ہزار سال قبل مسیح کے لکھے گئے ہون جیساکہ پرُفیسر تلک نے ثابت کیا ہے۔ دوسو سال تو نہایت ہی قلیل زمانہ ہی جسمین ادب اِن مختلف درجون سے گذر نہین سکتا فقط

باقی آئندہ۔

کشن پرشاد عفی عنہُ

چین کے حالات

ملک چین دنیا مین بہت مشہور ملک ہی قدامت اور آبادی مین اپنا نظیر نہین رکھتا۔ یہ ملک ایشیا کے جنوب مشرق مین واقع ہی اسکا رقبہ ۱۵۔ لاکھ میل مربعہ اور آبادی قریب ۴۲ کرور کے ہے۔ یہان کی آب وہوا معتدل ہی۔ کبھی کبھی سخت طوفان آیا کرتے ہین ہان شمال مین بہت سرد ہوا چلتی ہی۔ چھہ تین مہینے تک برف سے ڈہکا رہتا ہے۔ چین کا قدیم نام نسینم ہے۔ مسیح سے دوسو پچاس برس پہلے چین نامی ایک حاکم اسپر قابض ہوا اسکے بعد لوگ اِس ملک کو ہی چین کہنے لگے۔ پہلے یہ سلطنت چھوٹے چھوٹے بادشاہون پر منقسم تھی جو ہمیشہ آپسمین لڑتے جھگڑتے تھے۔ حضرت مسیح سے ۲۴۶ برس پہلے ونگٹی نے ان تمامی چھوٹے چھوٹے حکمرانون کو توڑکر آپ شہنشاہ ہوا جوکہ منچوریا کا رہنے والا تہا اُسی کو لوگ فغفور اور خاقان کہتے تھے ابتک وہی خاندان اور وہی لقب جاری ہے

چینیون کا رنگ گورا مگر پھیکا ہوتا ہے رخساروں کے نیچے کی ہڈیان
اُبھری ہوئی اور آنکھین بشکل بادام اور پتلی داڑہی اور ناک چپٹی
ہوتی ہے - چینی بال لمبے رکھتے ہین اگر کسی کے بال کم ہون تو اُسمین
ریشم شامل کرکے اُسے بڑہا کر چوٹی گوندہتے ہین چھوٹے بال رکہنا
وہان بسخت عیب ہی بلکہ گالی کی حد کو پہونچتا ہے اور سر کٹانیکو بال
کٹانے سے بہتر سمجھتے ہین - انکے ہان چھوٹے پانون ہونا عین
خوبصورتی سمجھی جاتی ہے بلکہ اگر کسی کے پانون تین انچ لمبے ہون تو
اُسے سنہری پہول کہتے ہین - متمول عورتین لڑکون کے سہارے
یا لاٹھی ٹیک کر چل سکتی ہین جب کبھی وہ باغ مین سیر کو جاتی ہین تو
اُنھین اُٹھاکر لیجاتے ہین - جب لڑکی پانچ برس کی ہوتی ہے تو اُسکے
پیر کپڑے سے سیکر ایک ہفتہ تک باندہکر رکھتے ہین گو کہ اسمین تکلیف
بہت ہوتی ہے - اور چینیون کے مکانات سے گذرتے وقت روتے
ہوئے بچون کی آواز سُنائی دیتی ہے لیکن بچون کے والدین اس
گریہ وزاری کو پوری طرحسے برداشت کرتے ہین اور کچہ پروا
نہین کرتے جسقدر بچونکے پیر چھوٹے ہوتے ہین اوسیقدر بچہ کی مان
خوش سلیقہ اور لایق سمجھی جاتی ہی - شادی کے پیام وسلام مین پہلے
پانونکی چھوٹائی بڑائی استفسار ہوتی ہی پہلے وہ لڑکی کے حسن وقبح کو دریافت

نہین کرتے۔ چینیون کا لباس آرام وہ ہوتا ہے موسم سرما و بارش مین روئی بھرے ہوے کپڑے اور موسم گرما مین پتلے و باریک ریشمی پوشاک پہنتے ہین۔ چینی جو متمول ہین چانول کو بھاجی یا مچھلی کے گوشت اور مرغ و بطخ کے گوشت کے ساتھہ کہاتے ہین اور غریب چینی باجرا اور بہاجی استعمال کرتے ہین۔ انمین جو لوگ کہ تناسخ کو مانتے ہین وہ گوشت نہین کہاتے یہ خیال کرتے ہین کہ مبادا ہمارا کوئی قرابت دار جانور بنگیا ہو۔ ارزانی کی نظر کرتے عوام الناس بھاجی ہی کھاتے ہین۔ کہانے کے واسطے یہ لوگ ایک بڑا چینی کا برتن گرم گرم خشکہ سے بہرا ہوا اور چند چہوٹی چہوٹی رکابیان جسمین بہاجی یا مچھلی کا سالن ہوتا ہے میز پر رکھدیتے ہین۔ ہر ایک شخص ایک چینی کا پیالہ اور دو لکڑی کے چمچے پکڑے ہوے اپنی رکابی مین اُس بڑے برتن سے خشکہ لیکر بائین ہاتھہ سے چمچونکے ذریعہ سے جو تین اُنگلیومین پکڑے رہتے ہین مُنہ کے نزدیک لیجاکر جلد مُنہ مین ڈال لیتے ہین کہ ایک دانہ بھی باقی نہین رہتا اور بعد غذا چاء یا گرم پانی پی لیتے ہین چینی ٹہنڈا پانی نہین پیتے اُسکو مُضر صحت سمجھتے ہین چینیونکو بخار بہت کم آتا ہے کیونکہ وہ چاء پیتے ہین یا جوش دیا ہوا پانی۔　　باقی آئندہ۔

جانکی پت پرشاد نبسہ راجہ موتی پرشاد کیریت و بہار

تاریخ یورپ

باب اوّل

یورپ اور اُسکے باشندے

یہ بات سب پر روشن اور اظہر من الشمس ہے کہ تاریخ پچھلے حالات اور دولت اور صنعت اور حرفت اور سلطنت کی زندہ یادگار ہے انسان اپنے کالبد چار عناصر سے گذر کر ہمیشہ کے لئے نیست و نابود ہو جاتا ہے مگر تاریخ جو اُسکی زندگی اور اُسکی تمام عمر کے حالات خواہ بُرے ہون یا بھلے یہ یادگار آئندہ آنے والی نسلون کی آنکھون کے روبرو ایک سچّا فوٹو اور لوح قلوب کے لئے نقش کالحجر ہے۔ اسلئے کُل مُہذّب قومون نے انسانکی ضروری تعلیم مین علم تاریخ کا جاننا نہایت لابُدی اور فرض مان لیا ہی۔ لہذا مین ناظرین کے روبرو یورپ اور اُسکے باشندونکی سچی اور دلفریب تاریخ کا سین پیش کرتا ہون۔

انسانکی قومیت

۱- پچھلے حالات سے جہانتک ہم لوگون کو معلوم اور ہم لوگ جانتے ہین یہ ثابت ہوتا جاتا ہے کہ مختلف قومین مختلف زبان استعمال کرتی ہین - یعنے مختلف قومین مختلف لفظ ایک ہی چیز کے لئے استعمال کرتے ہین جب بہت سی قومین مختلف زبانین بولتی ہین تو وہ آپس مین اسقدر مختلف ہین کہ ایک قوم دوسری قوم کی زبان نہین سمجھ سکتی - لیکن یہ دریافت کرنا بہت آسان ہی کہ وہ قومین کسی وقت مین ایک ہی زبان بولتی تہین - اسطرحپر کہ ہملوگ دیکھہ سکتے ہین کہ خاص الفاظ اور اُنکی صورتین مختلف زبانونمین ایک وقت مین ایک ہی تہین چنانچہ ہمارا علمی تجربہ اور ہماری واقفیت ہمکو دکھلا رہی ہے - اور دیکھتے جاتے ہین کہ ہم لوگ اتکو (دنائٹ) کہتے ہین - تو جرمن والے اسی لفظ کو (نلیٹ) اور اٹلی والے اسی لفظ کو (نوکٹ) اور یونان والے (نیکٹ) کہتے ہین - اسیطرح بہت سے لفظون مین مشابہت پائی جاتی ہے - اب ہمکو ضرورت نہین ہے کہ ہم لوگ ان سب بالون کے ایک وقت مین ایک ہی ہونے مین شک کرین اسطرحپر بہت سی زبانونکو آپسمین مقابلہ کرکے دنیا کی بڑی بڑی قومونکو بڑے بڑے حصونمین ہم تقسیم کر سکتے ہین - اِن بڑے حصونمین اب بہت سی مختلف قومین مختلف زبانین بولنے والی شامل ہین - جو ایک وقت مین ایک ہی زبان بولتی تہین

اِس جائے انہین قومون کا جو ایک وقت مین یورپ مین رہتی تہین اور ایشیا و افریقہ کے اُن حصّونکا جنکی تاریخ ہمیشہ یورپ کے ساتہہ ملی ہوئی ہے بیان کرنا کافی ہوگا۔ وہ قومین جنکا تعلق ایرین اور جنکا تعلق سمیٹک قومون سے ہے۔ بڑے بڑے دو حصونمین تقسیم کی جائین گی۔ باقی کُل دوسری قومین جنکا تعلق آپسمین ایک دوسرے کے ساتہہ ہو یا نہو اور جنکا تعلق اُن دو بڑی قومون سے نہین پایا جاتا وہ سب ایک درجہ مین رکھی جائینگی۔

(۲)، قوم ایرین۔ وہ بڑی جماعت قومونکی جنکے ساتہہ یورپ کی اکثر قومونکو آغاز زمانۂ تاریخ سے تعلق ہے۔ عام طور پر ایرین کہلاتی ہین۔ قریب قریب کُل زبانین جو یورپ مین بولی جاتی ہین۔ اور اُن مقامات کی زبانین جہان یورپین جا کر بسے ہین۔ اور بھی وہ زبانین جو ایشیا کے بڑے حصّہ مین بولی جاتی ہین ایک وقت مین ایک زبان تھی۔ وہ لوگ جو پُرانی ایرین زبان بولتے تھے ایک وقت مین سب ساتہہ ہی وسط ایشیا مین رہتے تھے۔ قبل اسکے کہ وہ مختلف سمت مین پھیل گئے اُن لوگون نے بعض ضروری صنعت کی ایجاد کی تھی۔ اور اُنمین مذہب اور سلطنت کے خیالات بھی تھے۔ ہم لوگ اس بات کو اسلئے جانتے ہین کہ بہت سے خاص الفاظ جنکا تعلق متذکرۂ بالا چیزون سے ہے تمام ایرین زبان مین ایک ہی ہین۔ لیکن تاریخ لکھے جانے کے بہت زمانہ پہلے ہمارے اجداد

اپنے پرانے وطن سے روانہ ہوے اُنمین سے بعض مغرب کی جانب اور بعض جنوب و مشرق کی جانب چلے گئے وہ لوگ جو جنوب و مشرق کی جانب گئے۔ انہون نے فارس اور شمالی ہندوستان مین توطن اختیار کیا۔ شمالی ہند کی پرانی زبان یعنے سنسکرت مین بہت کم تغیرات اصلی ایرین زبان سے ہوے ہین۔

دوسری جماعت ایرین کی مغرب کی جانب گئی۔ یورپ اور ایشیا کے اُس حصّہ مین جو یورپ سے قریب ہی بسی۔ اور یورپ سے پچھلے زمانہ مین لوگ امریکہ اور آسٹریلیا مین جا کر بسے جہان وہ ابتک وہی زبان بولتے ہین جو یورپ کے اُس حصّہ مین بولی جاتی ہے جہان سے وہ گئے تھے۔

۳۔ **قوم سمیٹک** ۔ دوسرا بڑا گروہ جس سے ہمکو تعلق ہے قوم سمیٹک کی ہے۔ جو خاصکر ایشیا کے اُن حصونمین بسی جو قوم ایرین کے مغربی اور مشرقی حد کے اندر رہے۔ یہ قومین یہودی فونیشین شیرین اور عرب کی ہین۔ اِن تمام اقوام کی زبانین آپس مین مشابہ ہین۔ قوم سمیٹک نے دنیا کے بہت کم حصّہ کو بہ نسبت ایرین قومون کے آباد کیا۔ لیکن انکا مقام تاریخ کے صفحونمین بہت بلند ہے۔ کیونکہ یہ تین بڑے مذہب یعنے [1]موسوی [2]عیسوی [3]اسلام۔ جنہون نے خدائے واحد کی

عبادت کا طریقہ تعلیم کیا۔ انہین لوگون نے قائم کیئے۔ فونیشن اور عربون نے مختلف اوقات مین فتوحات حاصل کین۔ یورپ اور افریقہ کے مختلف حصونمین نوآبادیان قائم کین۔

۴۔ یورپ کی غیرایرین قومین۔ جب ایرین یورپ مین پہونچے تو انہون نے وہان ایسی قومون کو آباد پایا جو نہ تو ایرین تھے اور نہ سمیٹک۔ ان قومون کو انہون نے رفتہ رفتہ یا تو تباہ کردیا یا گوشونمین ہکالدیا۔ یورپ کے بعض حصونمین ابتک غیرایرین قومون کے لوگ پائے جاتے ہین۔ اسپین کے پہاڑی مقامات اور گال کے لوگ ابتک زبان باسک۔ جو منجملہ اُن زبانون کے ایک زبان ہی جو ایرین کے قبل یورپ مین بولی جاتی تھی بولتے ہین۔ قوم باسک۔ ایک وقت تمام اسپین اور مغربی یورپ مین پھیلی ہوئی تھی۔ لیکن اب وہ گوشون مین ہکادیگئی ہی اور شمال کے ایک گوشہ مین قوم فنس۔ اور لیپس۔ دوسری باقیماندہ غیرایرین قوم غیرایرین زبان بولتی ہے اور بعض حصونمین مشرقی یورپ کی غیرایرین قومین ایرین پر فتح پاکر داخل ہوئین۔ یہ قومین۔ ہنگیرین اور ٹرکو نکی ہین۔ جنکا یورپ مین داخل ہونا ایسے وقت مین ہوا جسکی تاریخ عام طور پر مشہور ہے۔ لیکن ہنگیرین نے اگرچہ اپنی غیرایرین زبان قائم رکھی۔ مگر مذہب اور طرز معاشرت یورپ کی

اختیار کرلی ۔لیکن ترکون نے ایسا نہین کیا۔سواے ان چند غیر ایرین
قومون کے جو یورپ مین قبل آمد ایرین کے بستی تہین اور اِن دو
غیر ایرین قومون کے جو اخیر وقت مین یورپ مین داخل ہوئین کُل
یوربین قومین اور کُل یوربین نوآبادیان وہ زبانین بولتی ہین جنکا
ماخذ اصل ایرین ہے۔

باقی آئندہ

کشن پرشاد عفی عنہُ

قومی ہمدردی

یہ کیا افسوس بھرا لفظ ہے اگر قوم کے ہر متنفس کے کانون مین پہونک دیا جاوے اور وہ بھی اچھی طرح اس لفظ کے معنی کو سمجھ جائے کیا یہ بات ممکن ہے کہ وہ قوم دینی اور دنیوی ترقیات اور ارادے سرسبز نہو اور اُس قوم کی حالت کیسی ہی بُری کیون نہو تو کیا اُس قوم کے مُرجھائے ہوے پودہو نمین سرسبز کوبلین اور پہول نہ نکل آئین۔ حقیقت مین قومی ہمدردی ایسا ہی جادو ہی بشرطیکہ تمام قوم کو اِسکا خیال ہو۔ تواریخ کے دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہی کہ قومی ہمدردی سے کیسے کیسے نمایان نتائج پیدا ہوتے ہین اور اُس قوم کی سرسبزی اور بہبودی کے باعث ہوے ہین۔ حضرات وہی قوم جو آج ہمپر حکمران ہی کسی زمانہ مین کیسی بُری حالت مین مبتلا تھے اور آج جو اِس قوم کو اس عروج پر دیکھتے ہو تو اسی قومی ہمدردی کی بدولت سے

دیکھئے پہلے انکا ایک تجارتی فرقہ ہندوستان مین آیا اور رفتہ رفتہ قومی ہمدردی کی وجہ سے اسقدر زور پکڑا کہ اب ہندوستان کے مالک بن بیٹھے سرجن ہاملٹن Surgeon Hamilton کے نام کو حضرات تاریخ ہند مین ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ یہ وہ شخص ہی جسکی قومی ہمدردی کی وجہ سے پہلے پہل ہندوستانمین اس تجارتی فرقہ کا قدم جما - یہ شخص ان لوگون کے ساتھہ تھا جو کچھ تحفہ اور تحایف لیکر انگریزونکی تجارتی کمپنی کی جانب سے بادشاہ فرخ سیر کے دربار مین پہونچے تھے - بادشاہ کی شادی علالت مزاج کی وجہ سے معطل تھی - سرجن ہاملٹن کا علاج کیا گیا اور بادشاہ کو صحت ہوئی - بادشاہ نے شاہی فیاضی سے ہاملٹن سے کہا کہ تم اسکے صلہ مین جو مانگوگے پاؤگے - اگر یہ شخص چاہتا تو اپنی ذات کے لئے کیا کچھ زر وجواہر ملک و مال طلب کرتا اور اُس سے بذات خود نفع اُٹھاتا لیکن قومی ہمدردی نے ذاتی نفع پر پاے مردی سے لات ماری اور بادشاہ سے یہ درخواست کی کہ ۳۷ گانونکی زمینداری کمپنی کو عطا ہو اور کمپنی کا تجارتی اسباب بلا محصول شاہی ممالک مین آنے جانے دیا جاوے قومی ہمدردی اسکو کہتے ہین اور اسی قومی ہمدردی سے انکی قوم دنیا مین سرسبز ہوئی -

اے قومی ہمدردی کرنے والو! تمھین کیا ہوگیا اور کیسے خواب غفلت مین

سو رہے ہو تمہاری کیا حالت ہی۔ تمہاری قوم کا جہاز کیسی بھنور مین گھرا ہوا ہے اور اسکے لئے صرف قومی ہمدردی کے ناخدا کی ضرورت ہی تم مین قومی ہمدردی پیدا ہوئی اور اس بلا سے نجات پائی۔ قومی ہمدردی یہ نہین کہ کسی قوم کا بھلا چنگا آدمی کسی کے آگے ہاتھہ پھیلائے اور وہ اُسے ایک پیسہ دیدے۔ نہین یہ تو قوم کی اچھی خاصی ذلت ہی بلکہ ایسے آدمی کو دینا بھی روا نہین۔ میری غرض اس سے یہ نہین ہے کہ مین خیرات کو مسدود کیا چاہتا ہون نہین میری مرضی یہ ہرگز نہین ہے قوم کی اندہے۔ لنگڑے۔ لولے۔ بہرے البتہ اس بات کے مستحق ہو سکتے ہین کہ ہم ہر طرح سے سلوک کرین نہ کہ بھلے چنگے بھیک مانگنے والون کو ان معذورونکا حق تلف کرکے دین۔

اے قومی ہمدردی والو تمکو چاہیے کہ یہ ذلیل بھیک مانگنے کی رسم کو اپنی قوم سے دور کرین اور ایسی تدبیرین کام مین لائی جائین کہ یہ بیچارے محنت اور عزت سے اپنی اپنی روٹی پیدا کر لیا کرین۔

اے قومی ہمدردو تمہین چاہیے کہ ہر طرح سے اپنی اپنی قوم مین اس ہمدردی کے خیال کو منتشر کرو اور پھر اسکے نتائج دیکھو۔ سرسبزی آبادی۔ امن۔ چین اور ان سب سے زیادہ آزادی وغیرہ اسکے ادنیٰ سے نتائج ہین۔ خدایا تو ہمارے دلون مین بےغرض

قومی ہمدردی پیدا کرتا دینی اور دنیوی فوائد حاصل ہون -

مہادیو پرشاد فرزند راے لنگر پرشاد صاحب عیش
علاقہ راجہ راجمان راجہ شیوراج دہرم ونت بہادر

موت

موت یا دوسرے الفاظ مین یون کہا جائے کہ عالم اسباب سے دائمی مفارقت کا نام موت ہی۔ یہ قدرت کا ایک ایسا واجب التعمیل اور نہ ٹلنے والے حکم کا نام ہی جو نہ آجتک ٹلا اور نہ آئندہ ٹلے گا۔ ہزارون بادشاہ اور شہنشاہ لاکھون عاقل اور مدبر اکثر حکیم اور ڈاکٹر اسی کوشش مین رہا کئے اور ابتک کوشش کر رہے ہین کہ کوئی ایسی صورت نکلے اور ہم اس ناشدنی موت سے نڈر ہوکر آرام سے بیٹھین لیکن یہ اُنکا ایسا خیال ہی کہ اسکے آنے سے اول اُنکے دماغ کا علاج کرلیا جائے تو اچھا ہی کیونکہ یہ خیالات اُسی وقت پیدا ہوتے ہین جب خود دماغ علاج طلب ہوجاتا ہے۔ واقعی یہ کوششین بالکل عبث اور بیکار ہی۔ کیا کبھی موت کا بھی انتظام ہوا ہی؟ یا آئندہ ہونیکی امید ہے؟ ایک ایک دن آئے اور ضرور آئے۔ یون تو قدرت کے تمام احکام ایسے مناسب اور حکمت کے احکام ہین جنپر نکتہ چینی ہو ہی نہین سکتی

لیکن میرے نزدیک قدرت کا یہ حکم تو نہایت ہی اچھا حکم ہی۔ اور سچ پوچھئے تو اس واجب التسلیم حکم کے نہونے پر دنیا کے کاروبار درہم برہم ہوناتو کیا چلتے ہی نہین۔ ہزارون جرمون لاکھون خرابیونکو روکنے والی ہی تو یہ ہی جسکا نام موت ہے اور دنیا کے تمام انتظامات کو مستحکم کرنے والی ہی تو یہ ہی۔ گو یہ فقرے بالکل مختصر ہین لیکن غور کرنے سے ہر شخص سمجہ سکتا ہی کہ انکے معنی کسقدر وسیع ہین۔ ایک طاقتور بادشاہ۔ ایک تجربہ کار سپہ سالار۔ ایک تارک الدنیا فقیر۔ مندرمین رام رام کی صدا بلند کرنیوالا برہمن ایک راستبار مسجد کے حجرہ مین معتکف ہونیوالا مسلمان۔ اِنکی حالت پر غور کرنا چاہیے کہ یہ کس حال مین ہین۔ اور اس حالتمین مجبور کرنیوالی کون چیز ہے سہل جواب ہی کہ موت۔ بادشاہ کو رعیت نوازی اور عدل گستری کی طرف کون مائل کرتا ہے۔ سپہ سالار کو رحمدلی اور خدا پرستی کا جوش دلانیوالی کیا چیز ہے۔ برہمن مندرمین رام کا نام کیون لے رہا ہی تارک الدنیا فقیر دنیوی عیش و عشرت اور ساز و سامان پر لات مار کر کیون معتکف ہو بیٹھا۔ اگرچہ کہ ہر شخص نے اپنی خواہشات کے خلاف یہ طریقہ اختیار کیا ہی مگر صرف موت کے ڈر سے کیونکہ ہر شخص جانتا ہی کہ ایکدن موت سے سامنا ضرور ہے اور پہر دوسرے عالم مین جہان موت کا زبردست فرشتہ لیجا کر کہڑا کردیگا اپنے اپنے مذاق کے موافق) یہی کام آنیوالی باتین ہین

اور انہین اعمال کے سبب سے وہانکی مشکلین آسان ہونیوالی ہین۔
موت قدرت کے ایک ایسے مستقل حکم کا نام ہے جسکا بیان کرنا زبان کا کام نہین ہی بلکہ اسکی کیفیت ہر ایک دل اور خیال اپنی عقل کی رسائی اور تجربہ کاری سے حاصل کرسکتا ہی اُسوقت نہ یتیم کی فریاد سُنی جاتی ہی نہ بیوہ کی ستم کشی پر غور ہوتا ہی ایک چکی ہے کہ برابر چل رہی ہے جو کچھ اسکے بھیر مین آیا پس گیا۔
یہ بات تو مسلم ہی کہ موت ایکدن نہ ایک دن ضرور آنیوالی ہی لیکن جسوقت یہ خیال آتا ہی کہ مرنے کے بعد کیا ہو گا دل کو انتہا درجہ کی بے چینی ہوتی ہے اور واقعی ایک عجیب پریشان کرنیوالا راز ہے طبیعت کی اُلجھن اس سبب سے اور زیادہ ہوتی ہی کہ جو ہماری دائمی خوابگاہ یا مسکن ہی اسکے حالات سے ہمین ذرا بھی آگاہی نہین۔ موت ایک فرمسن روم اور دنیا اسکی چک یا پردہ ہی۔ جبتک یہ پردہ اُٹھا کر کمرہ مین نہ جایا جائے مطلق پتا نہین ملتا کہ وہان کیا ہو رہا ہے اور کیسے مکانات ہین۔ کس کس مشغلہ مین رہتے ہین۔ خیال اس امر کے تجسس مین قبرستان چلا کہ چلو وہین سے کچھ سُراغ نکالین گے کیونکہ مرنے والون کو جو اس فرمسین روم مین داخل ہو گئے ہین ہم اُسی جگہہ پیوند خاک کر گئے تھے اور اب ہماری نظر مین اُنکا دائمی مسکن وہی معلوم ہوتا ہے مگر وہان اس قیامت کا سکوت ہے

کہ رہے سہے حواس جاتے رہے اور اُلجھن کے ساتھ وحشت کو بھی ترقی ہونے لگی۔ میرے نزدیک موت کا آنا جسطرح مسلم شدہ امر ہے اُسیطرح یہ معمّا بھی کُھلا ہے نہ کُھلیگا کہ وہان کیا ہو رہا ہے اور یہ بہت صحیح ہے کہ "عاقبت کی خبر خدا جانے"۔ قادر مطلق کے وجود اور خالق ہونیکی سب سے صاف اور سہل دلیل پیدائش اور موت ہی ہو سکتی ہے۔ ماشاء اللہ کیا عمدہ اور سادہ قانون ہے فقط

مہادیو پرشاد فرزند راے لنگو پرشاد صاحب عیش اقربا ے راجہ راجمان راجہ شیوراج دہرم ونت بہادر۔

کیفیت ابتدائی کایست

پرچۂ دوم

سلسلہ کے لئے دیکھئے دبدبہ آصفی نمبر (۳ ، جلد ۲)

سو بہرما گاروشٹے واسطے تولد فرزند تپ کیئ اُنکو لڑکی تولد ہوئی اسلئے آزردہ ہوکر لڑکی مذکورہ کو سورج لوک مین لیجا کر سورج نارائن یعنی آفتاب کے نزدیک چھوڑکر مکرر تپ کے لئے گئے اُنکو الہام ہوا کہ یہ لڑکے سے تمہارا بڑا نام ہوگا اور تاحشر سلسلہ رہیگا روشٹے مذکور اپنے مکان کو واپس ہوئے۔ چترگپت بھی سو برس عبادت کر کے مقبول خدا ہوئی اُسوقت برمہہ اور بشنو مہیش اور تیتیس ۳۳ کرور دیوتا اور اٹھاسی ہزار ۸۸۰۰۰ روسے اور گندہرب اور چندر اور سورج اور راجہ اندر وہان پر آئے اور چترگت کو دعا دئے کہ تم امر یعنے لاموت تاحشر رہوگے دوہا سو یہ چترگپت ہی تاکو ہم بردین۔

"بھلے بورے یا جگت کے لیکھی پر بین" بنابران یہ دفتر اعمال دنیا اُنکے سُپرد ہوا اور دھرم راج جو ملک الموت ہین اُنکے تحت ہوا عذاب اور صواب جو ہر ایک سے ہو روزانہ لکھا کرین جب وہ شخص دنیا سے انتقال کرے اُسکی کیفیت دھرم راج کے روبرو پیش کردین نیکی کا ثمرہ نیک اور بدی کا بد تصفیہ ہو کر بہشت اور دوزخ مین روانہ کئے جاتے ہین اسکا داخلہ پدم پوران مین ہے معاینہ ہوا اور جو چتر گپت کی پوجا کریگا اُسکو بشنو لوک مین جائے ملیگی ایسی دعا دیکر سب دیوتا وغیرہ اپنے اپنے مقام کو گئے۔

ایک روز کی روایت ہے کہ مہادیوجی اور پاربتی اُنکی زوجہ پھرتے پھرتے سورج لوک مین آئی وہ لوک فلک چہارم پر ہے اور سورج سے پوچھے کہ یہ لڑکی کسکی ہے سورج نارائن جواب دئے کہ یہ سُوسر ماروسی کی بیٹی ہے مہادیوجی فرمائے یہ لڑکی کو چتر گپت کایست سے شادی کردیو حسب الارشاد شیوجی سورج نارائن عقد خالی کر دئے۔

سورج نارائن کے فرزند اُنکا نام منوہر راجہ اُنکو ایک دختر تھی وہ بھی چتر گپت کو شادی کر دئے۔ یہ ہدیہ ناظرین ہے ملاحظہ ہو باقی کیفیت آئندہ۔

فتح چند صدر محاسب جاگیرات عالیجناب مہاراجہ بہادر

کلام

کلام اُس حرکت کا نام ہے جسکے ذریعہ انسان اپنے دلی جذبات کو اُبھارتا۔ اپنے خواہشات یا اپنے مفہومات کو (جو حواس اندرونی کے ذریعہ محسوس ہوتے ہین) دوسرے پر ظاہر کرتا ہی۔ اگرچہ دوسرے طریقون اشارات کنایات سے بھی بعض صریح باتونکا اظہار ممکن ہی مگر یہ حرکت (نطق یا کلام) نیچر نے خاص ایسی ہی ضروریات کے پورا کرنیکو موزون کی ہی جسکے وسیلہ باریک سے باریک خیالات کے ظاہر کرنے مین بہت جلد اور بلا دقت کامیابی ہوسکتی ہے یہ (کلام) مختلف انسانی دماغون کے مابین ایک قابل قدر وکیل یا سفیر کہا جائے تو بیجا نہین مگر فی الحقیقت یہ وہ نعمت عظمیٰ ہے جسکی بدولت انسان تمام حیوانات مین افضل نہین نہین" بلکہ اشرف المخلوقات کے خطاب سے مفتخر ہوا ہے مگر اس بے بہا دولت پر انسان کو صرف نازہی نکرنا چاہئے بلکہ اُسکو نہایت شکریہ کے ساتھہ متعلقہ فرائض کی ادائی مین عاجزانہ استعمال کرتے ہوئے رفاہ عامہ کا

معاون بلکہ مرکز بنانا چاہیئے۔

حکماے متقدمین کی تحقیقات کے بموجب اسکا (کلام یا نطق کا) تعلق خلا سے ہی اور جسطرح بینائی ایک دوسری چیز ہے مگر بصارت کا ذریعہ آنکھ ہے۔ اسیطرح نطق کا مخرجی آلہ زبان ہی یعنے کوئی بات بغیر زبانکی نطق مین نہین آسکتی۔

کلام کا اثر قوت سامعہ قبول کرتی ہی مگر دوسری صورت مین جب تحریر کو بھی کلام ہی تصور کرلیا جاے (حالانکہ یہی ماننا بھی لازم ہے) تو باصرہ کی مدد سے بھی طبائع انسانی پر یہ اثر ہوتا ہے مگر جب ذرا زیادہ غور تعمق سے نظر ڈالی جائے تو اسکے مان لینے مین بھی کوئی شک باقی نہین رہتا کہ تحریر اصل مین تقریر کی ایک مصنوعی تصویر ہے کیونکہ تحریری حروف تہجی فی الاصل تقریر کے ذرون کے فرضی یا مصنوعی اصطلاحات ہین اور جبتک کہ سماعت کے ذریعہ قوت باصرہ ان اصطلاحات کو باور نکرلے وہ ہرگز کسی تحریری خزینہ سے ایک حبہ پانے کی مستحق نہین ہوسکتی اور نہ کسی مضمون سے کوئی نیک یا بدنتیجہ حاصل کرسکتی ہی اسلئے تحریر کو تقریر کا فوٹو یا ایک سچا یادگار سمجھنا چاہیئے۔ مگر ہان ایک بات ضرور ہی کہ بہ نسبت تقریر کے تحریر کا وجود دیرپا ہی۔

تقریر کا اثر ایک خاص وقت کی موجودہ جماعت پر ہوتا اور ایک

معہودہ مدت تک قایم رہتا ہے مگر تحریری اثر بے تعداد زمانے تک بیشمار دماغون مین گونجا کرتا ہے اور اسی لئے عموماً اسکی زیادہ وقعت خیال کیجاتی ہے۔

دنیا کے بڑے بڑے اور نامی محققین نے جو کچھ سُنا دیکھا اور تجربہ کیا وہ سب اُنکے تصانیف مین موجود اور اُنکا یادگار ہے گویا جن نکمر دون کی خاک بھی باوجود بہت بڑی تلاش کے دستیاب نہین ہو سکتی اُنکے پاکیزہ خیالات کا فوٹو ابتک پبلک کی نظرون مین ایک حسین اور دلکش منظر ثابت ہو رہا ہے۔

کہان ہین مہرشی پاتنجلی اور کنٹراد جنکے ادق اور اعلیٰ مضامین بڑے بڑے محققونکو بحر استعجاب مین غرق کر رہے ہین کہان ہین حکیم سقراط اور فیثاغورث جنکے نام اپنے دقیق اور لطیف خیالات کے طفیل مغربی دنیا مین روشن ستارون کی طرح چمک رہے ہین اور کہان ہین وہ یورپین فلاسفرز جنکی روشن دماغی نے ایک زمانہ کی کایا پلٹ دی بلکہ پژمردہ جسمون مین ازسرِ نو تازہ جان پھونک دی؟ اسکا ٹھیک جواب بجز (نہین) کے (ہان) نہین ہو سکتا اور نہ اُنکی پاک روحون کا کوئی ٹھیک پتا چل سکتا ہے مگر اس بات سے کسی منصف مزاج کو انکار نہین ہو سکتا کہ اُنکی زندگی کا مقصد اُنکی تصنیفات سے حل ہے اسلئے انسان کو اُسکے بقاے نام کے لئے دنیا مین

تصنیفات سے بہتر دوسری کوئی چیز نہین ہوسکتی مگر یہ ضروری بات ہے
کہ وہ تصنیفات نتیجہ خیز اور دنیا مین امن قایم کرنے والی ہون ورنہ عشق عاشقی
کے ابھارنے والی داستانون یا دنیا کو مجہول اور کاہل بنانے والے
افسانون کے بالعوض اگر خاموشی اختیار کی جاے تو کہین بہتر ہی کیونکہ
کلام کا اثر طبائع انسانی پر جیسا کچہ ہوتا ہے وہ زیادہ صراحت کا محتاج
نہین۔تجربہ سے ثابت ہے اور بڑے بڑے فاضلون کا قول متفق ہے
کہ کلام سے انسان کو بہت بڑی تحریک ہوتی ہی۔کلام انسانی خیالات مین
ایک غیر معمولی گڑبڑ مچا دیتا ہی کلام کی برکت سے لاکھون معمولی آدمی دانہ
سر میدان جان کہو دیتے ہین۔کلام ہی کی بدولت بہت سے نامور
بہادر نامردی اور بزدلی کے شکار ہو جاتے ہین۔کلام اتفاق اور نفاق کا
باعث ہی کلام ہی انسان کی تمام ترقیون کا زینہ ہے۔

ناقص کلام کا اثر دنیا مین ہمیشہ مضر اور زہریلا ثابت ہوا ہی اور لطیف
کلام معمولی سے معمولی آدمیونکی سوانح عمری کو بدلتا رہا ہے اسلئے مصنفونکا
فرض ہی کہ وہ اپنے کلام کو نتیجہ بخش پیرایونمین ظاہر کرین جس سے ملک اور
قوم کی بہبودی ہو نہ کہ برخلاف اسکے ہونہار نوجوانون کو تاریک غار مین
گرانے کی کوشش کیجاے جیسا کہ اکثر دیکھا جاتا ہے۔

واضح ہو کہ کلام دو قسم کا ہوتا ہے بے معنی اور بامعنی۔بی معنی

کلام خواب کی بڑبڑاہٹ کو کہنا چاہیئے یا پاگلو نکی بیہودہ بکواس کو جس سے قاری یا سامع کوئی خاص نتیجہ نہین پیدا کرسکتے مگر بامعنی کلام وہ ہے جسکے بولنے اور سمجھنے مین ایک جماعت متفق ہو اسکی تین قسمین ہین۔ تخویف[1] تحریص[2] ۔ تصدیق[3] ۔

تخویف کی بنا اُس کلام پر مبنی ہی جسکے ذریعہ کسی کو ڈرایا جاے مثلاً یہ کہا جاے کہ "تمکو مشتری بہت ناقص ہی اگر اسکا ردیہ نکروگے تو سخت زک اُٹھانا ہوگی" حالانکہ قاری کو اُسپر خود ہی اطمینان نہین ۔

تحریص وہ ہی کہ اُسکے ذریعہ کسیکو کوئی خاص امید دلائی جاے مثلاً کیمیا سازی کا بہروسہ دیا جاے حالانکہ خود غلط انشا غلط املا غلط ۔

تصدیق اُسکو کہتے ہین کہ جو بات جیسی ہی اُسکو ٹہیک ویسا ہی بیان کیا جاے مثلاً شیر انسانکو ہلاک کرڈالتا ہی۔ اور کفایت شعاری مالدار بنادیتی ہی یا نیک افعالی کا نتیجہ ہمیشہ نیک ہے ۔

تخویف اور تحریص کی بنیاد غرضمندی ہے مگر تصدیق عین بے غرضی عاقل اسی نکتہ سے صداقت کو قبول کرلیا کرتے ہین اور جُہلا ناحق کے بیم ورجا مین پہنسکر زندگی کے اصلی مقصد سے کوسون دور ہو جاتے ہین اسلئے اعلیٰ خیال والے آدمی اپنا نفیس اور صداقت مآب کلام دنیا مین یادگار چہوڑجاتے ہین جس سے عوام الناس فائدہ اٹہاتے ہین اور واقعی اصلی یادگار

دہی ہی مگر دوسری قسم کے لوگ حسن وعشق کی گندہ کہانیون سے اپنے فائدہ کے لئے پبلک کے خیالات اور نیک چلنی کو سخت نقصان پہونچاتے ہین۔ اگر یہ کہا جاے کہ اُنکا باطنی نتیجہ کچہ نہ کچہ نیک ہی ہوتا ہی تو یہ ٹہیک نہین کیونکہ اگر ایسا ہو تو بھی ایسا کلام آبحیات مین زہر ہلاہل کی آمیزش کرنے اور گلاب کے حوض مین سگ مُردار ڈالنے سے کم نہین۔

حضرات ناظرین اور بہی خواہان ملک وقوم خود ہی اندازہ فرما سکتے ہین فقط

بھیرون پرشاد سکرٹری انجمن تہذیب

اشتہار

رائے ٹھاکر پرشاد صاحب شوق مہتمم رسالۂ ہذا کی علحدگی ماہ شعبان ۱۳۱۶ھ سے ہو کر اُنکی جائے رائے ہیرالال صاحب نشاط نائب مہتمم محبوب الکلام کا تقرر ہوا ہے آئندہ سے وہ رسالہ دبدبۂ آصفی کے مہتمم کہلائینگے پس رسالہ دبدبۂ آصفی کے متعلق کل خط وکتابت اس پتہ پر آنا چاہئے۔

(بمکان رائے ہیرالال صاحب نشاط مہتمم دبدبۂ آصفی و نائب محبوب الکلام۔ در کوچہ راجہ مکھن لال)

اڈیٹر

نوٹس

یہ رسالہ ہر مہینے کی چھٹی تاریخ ماہ ہلالی کو شایع ہوگا۔ کل حقوق بحق پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار لکھنوی محفوظ ہین اسکا منافع عالیجناب مہاراجہ پیشکار بہادر نے پنڈت سرشار صاحب کو بطیب خاطر عطا فرمایا اور پنڈت صاحب نے قیمت سالانہ حسب ذیل قرار دی۔

۱۔ امرائے عظام سے ” ” ” ” ” [illegible]

۲۔ پبلک سے ” ” ” ” ” [illegible]

(۳) باہر والون سے اسکے علاوہ محصول ڈاک ” ” [illegible]

ف ۱۔ جو صاحب سب سے اعلیٰ مضمون یا ترجمہ روانہ فرمائین گے اُنکو ایک اشرفی پیش کیجائیگی۔

ف ۲۔ ناپسند مضمون نہ طبع ہوگا نہ واپس۔

اطلاع۔ مضامین اور قیمت درخواست خریداری بنام رائے ہیرالال صاحب نشاط محبوب پریس علاقہ مہاراجہ بہادر پیشکار و وزیر افواج آصفی پہونچنی چاہیئے

بعظمت اللہ

بکمال سرشت ای آن قوی بخت بلند
بجمال الدولہ علیخان کز شاہ

خرامان شو ای ابر بہار بر چمن
تہنیت ... جشن ...

دبدبۂ آصفی

سنہ ۱۳۱۶ھ

اعلیحضرت نظام الملک آصفجاہ نواب میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ
کی تقریب سالگرہ مبارک کی تہنیت مین یہ ماہواری سالہ جسمین نظم و نثر کے
اخلاقی علمی سوشیل ظریفانہ مضامین درج ہونگے اور اسکے بانی مبانی عالیجناب
[راجہ راجان مہاراجہ کشن پرشاد بہادر المتخلص بہ شاد تلمیذ حضرت آصف ظل سبحانی]
پیشکار و وزیر افواج آصفی ہین حسب ارشاد مہاراجہ محتشم الیہ زیر نگرانی رای ہیرا لال صاحب نشاط

محبوب پریس حیدرآباد و علاقۂ پیشکاری

فہرست مضامین دبدبۂ آصفی نمبر (۷)



تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

تاریخ یورپ

سلسلہ کے لئے دیکھیے دبدبہ آصفی نمبر ۶، جلد ۲،

(۵) برّاعظم یورپ جسمین مغربی شاخ ایرین کی داخل ہوئی اسطرح بنا ہوا ہے کہ اُسکا وسطی حصہ ٹھوس زمین ہے جو بغیر کسی شکست کے برّاعظم ایشیا سے ملا ہوا ہے اور اُسکے شمال اور جنوب مین جزائر اور جزائر نما اور خلیج کے دو سلسلہ واقع ہین۔ یورپ کے تمام جنوبی حصہ سے "میڈی ٹرینین سی" یعنے بحر روم کا پانی لگا ہوا ہے۔

بحر روم ایک بہت بڑا خشکی سے گھرا ہوا سمندر ہے جو برّاعظم ایشیا۔ افریقہ اور یورپ کے درمیان واقع ہے۔

یورپ کے جنوبی حصہ مین تین بڑے جزیرہ نما یعنے یونان اٹلی۔ اور اسپین۔ ہین جو پرینیز اور الپس نامی پہاڑ اور

دوسرے پہاڑون کے ذریعہ وسطی یورپ سے جدا کئے گئے ہین
"مڈی ٹرینین سی" یعنے بحر روم مین کئی ایک بڑے جزائر مثل
سارڈینیہ۔ سسلی اور سیپرس۔ اور بہت سے چھوٹے چھوٹے
جزائر واقع ہین۔ خاصکر اُس سمندر مین جو درمیان یونان اور
ایشیا کے حائل ہی اور جو ایجین سی یا آرکی پلیگو کے نام سے مشہور
ہے۔ یورپ کا یہ آخر حصہ جزائر اور جزائرنما سے بنا ہوا ہے
جنکے اندر سمندر مذکور کے خلیج اور آبنائے داخل ہوتی ہین۔ پھر
شمال کی جانب بھی اسی کا ایک نمونہ کم درجہ پر پایا جاتا ہے۔
بالٹک سی (سمندر) اور اسکے خلیج میڈی ٹرنین سی یعنے بحر روم کے
جواب مین ہین اور اسکینڈی نیویہ کے جزائر اور جزائرنما یعنے
ڈنمارک۔ ناروے۔ سویڈن۔ جنوب کے جزائر اور جزائرنما سے
خفیف سی مشابہت رکھتے ہین۔ یورپ کے شمالی مغرب مین جزیرونکا
ایک بڑا مجمع جسمین۔ برٹن۔ آیرلینڈ۔ اور دوسرے چھوٹے چھوٹے
جزائر شامل ہین واقع ہے۔

شمال مغرب کی جانب ایک بہت بڑے فاصلہ پر آئسلنڈ نامی
ایک دوسرا بڑا جزیرہ واقع ہے جو باقی دنیا سے علیحدہ پڑا ہوا ہی۔

(۲) یورپ مین ایرین لوگ کا توطن اختیار کرنا

یہی زمین تھی جسمین ایرین کی مغربی شاخ معتبر تاریخ شروع ہونیکے
بہت پہلے داخل ہونے لگی تھی۔ دو بڑے جزائرنما یعنے یونان۔
اور اٹلی مین خاندان ایرین کی ایک شاخ بسی۔ معلوم ہوتا ہے
کہ یہی شاخ ہر دو یورپ اور ایشیا کے اُن قطعات مین پھیل گئی
جو یونان سے قریب ہین۔ وسطی یورپ مین پہلے فرقہ سلٹ داخل
ہوا۔ یہ فرقہ مغرب کی طرف بڑھا اور گال۔ برٹش جزائر۔ شمالی اٹلی
اور اسپین کے ایک بڑے حصہ مین بسا۔ اسکے پیچھے فرقہ ٹیوٹانک
ہولیا۔ اہل انگریز اسی ٹیوٹانک فرقہ سے ہین۔ یہ لوگ فرقہ سلٹ
کو ہٹاتے ہوے مشرق سے بڑہے اور جرمنی اسکینڈی نیویا اور
کچھ زمانے کے بعد برٹن کے ایک بڑے حصہ پر قابض ہوگئے۔
اب سلٹک زبانین صرف گال اور برٹش جزائر کے بعض چھوٹے حصون
مین بولی جاتی ہین۔ لیکن جرمنی اسکینڈی نیویا اور برٹن کے زیادہ تر
حصہ مین ٹیوٹانک زبانین ابتک بولی جاتی ہین۔ یونانی۔ اٹلین۔
سلٹ۔ اور ٹیوٹن ان چارون سے یورپ کی اکثر بڑی قومین
نکلی ہین۔ لیکن ٹیوٹن کے بعد ایک اور جماعت بھی یورپ مین
داخل ہوئی۔ اس جماعت کی شاخون مین سے سب سے چھوٹی شاخ
لی تھونیا اور قدیم پرشیا کی لوگ تھے۔ انکی زبان اسوقت کم لوگ بولتے ہین لیکن یہ زبان یورپ کے

دوسرے لوگونکی زبان کے بہ نسبت قدیم ترین ارین زبان سے کم بدلی ہے۔ دوسری شاخ سلیوز کی ہے جنکا نام اُنکی زبان مین جلیل کے ہم معنی ہی۔ اگرچہ اُسکے معنی دوسری زبانون مین دوسرے یعنے غلامون کے ہین اسلئے کہ ایک زمانہ مین قوم سلیوز مین غلام کثرت سے تھے۔

یہ لوگ پولنڈ۔ روس اور مشرقی یورپ کے باشندے ہین جنمین بہت سی وہ اقوام بھی شامل ہین جو اسوقت ترکونکے ماتحت ہین۔ اسطرح متفرق ارین اقوام جنمین سب سے آگے قدیم یونانی تھے تمام یورپ مین پھیل گئے سوائے اُن چند مقامات کے جہان قدیم تر قومین ابتک باقی ہین یا غیر ارین قومین زمانہ مابعد مین داخل ہوئین۔

(۷) یورپ کی تین بڑی اقوام

ارین خاندانکی جسقدر شاخین یورپ مین بسی ہین اُنمین سے تین شاخین متفرق اوقات مین اور متفرق طریقون سے باقی شاخون کی پیشوا رہین۔ سب سے پہلے قدیم یونانی تھے۔ بعد اٹلی کے لوگ یا حقیقتاً اٹلی کے ایک شہر یعنے روم کے لوگ تھے اور آخر مین ٹیوٹانک اقوام۔ کیونکہ وہ میڈی ٹرنین سی یعنے بحر روم کے اطراف کے ملک کے تھے جہان دنیا کی سچی تہذیب

شروع ہوئی - اور یہ تہذیب یونان مین سب سے پہلے شروع ہوئی -

یہان سے تاریخ جسکو تاریخ کہہ سکتے ہین شروع ہوتی ہے اور یہ ایسے آدمیون کی تاریخ ہے جو ایک آزاد جمہوری سلطنت کے ارکان کی حیثیت رکھتی تھی یونانیون کی زبان اُنکی صنعت اُنکے تصانیف اُنکے عمارات کا اثر آجتک انسانون کے دلون پر برابر ہے - علمی اور تہذیبی طریق سے یونان نے دنیا پر اپنا اثر جمایا ہے نہ کہ بذریعہ فتح - اسکے برخلاف رُوما نے بذریعہ فتح اور نیز جن اقوام کو اُس نے فتح کیا اُنمین اپنے قوانین جاری کرکے دنیا پر اپنا اثر ڈالا -

رُوما کے ماتحت اُس وقت کی کُل شائستہ دنیا کل ممالک جو یورپ - افریقہ - اور ایشیا مین بحر روم کے اطراف مین تھے ایک سلطنت بنگئی اور ایک قانون کے تابع ہوگئے - اُس سلطنت اور اُس قانون کا اثر ابتک مُردہ نہین ہوا ہے - کیونکہ جس قوم نے بعد سبقت حاصل کی یعنے ٹیوٹانک نے ایک طریقہ سے روم کے اثر کو جاری

رکھا اسلئے کہ ٹیوٹن لوگ روما کے نیم فاتح اور نیم شاگرد ہو گئے۔

باقی آئندہ

کشن پرشاد عفی عنہ

تاریخ علم الھیتہ

علم ہئیتہ کی دو قسمین ہین نظری اور عملی قسم نظری سے ہمکو اجرام سماوی یعنے آفتاب اور سیارات اور چاند اور ثوابت اور دنبالہ دار ستارون کے حالات اور ہر ایک کا بُعد اور اون کے حرکات اور سالانہ فصول اور اون کی ہئیت معلوم ہوتی ہے اور قسم عملی ہمکو اون اجرام کی رصدی کیفیت معلوم کراتی ہے۔

علم ہئیتہ دیگر تمام علوم سے قدیم اور اوسکی تاریخ سب سے مقدم ہے بیان کیا گیا ہے کہ رصد نجوم کی ابتدا خلقت انسان کے ساتھ ہی ساتھ ہوئی ہے۔ کیونکہ کسی ایسی تاریخ کے وجود سے پہلے جسپر وثوق ہو سکے ھئیتہ کے روایات زبان زد خاص وعام اور حوادث فلکیہ کی اتباع بنی نوع انسان مین دایر وسایر پائی جاتی ہے۔

اس حالت مین اگر ہم ہر ایسے شخص کو جس نے اس علم کی روایت

یا اوس کی تقلید کی ہو یا ستارون کے طرف آنکھ اوٹھا کر دیکھا ہو اُس علم کا موجد و مخترع مان لین تو لازم آئیگا کہ نوع انسان مین ہر متنفس اسکا موجد ہے ولیس کذا لک بلکہ ہمکو چاہئے کہ ہم موجد اس فن کا اوس کو قرار دین جس نے اجرام سماویہ کے لئے قواعد اصلیہ قرار دئے ہون اور اون کے حقایق کا اکتشاف اور اون کے دقایق و اسرار پر کافی غور کیا ہو۔

اس لئے مین اسمضمون مین بالآخر یہہ بتانا چاہتا ہون کہ علم ھیئتہ کی تاریخ کب سے شروع ہوتی ہے اور سب سے پہلے اس فن کا موجد کون ہے اور آیا وہ شخص واحد ہے یا متعدد اشخاص"

قدیم اقوام سے تقریباً ہر ایک قوم نے اس فن کے ایجاد و اختراع کو اپنی طرف منسوب کیا ہے لیکن یہہ سب دعاوی قابل قبول نہین ہین

قوم اٹلانٹ

یہہ دنیا کی نہایت قدیم قوم ہے افلاطون نے ذکر کیا ہے کہ یہہ قوم شمالی افریقہ و مصر اور غربی ایشیا اور جنوبی یورپ مین پھیلی ہوی تھی اس قوم کا دعوی ہے کہ فن ھیئتہ کے مخترع اون کے علمار اور الونس اور اطلس ہین۔

قوم کلدان

اس قوم کو بھی اپنی اوّلیت کا دعوی ہے کیونکہ ایّوب جنھون نے اوس ملک کو وطن قرار دیا تھا ثریّا اور جبّار کا ذکر کرتے ہین اور یہہ دونون اشکال نجومی ہین اور اب تک اونہین نامون سے مشہور ہین۔ بیان کیا گیا ہے کہ اسکندر ذوالقرنین جب شہر بابل کو تولد مسیح سے دوسو برس پیشتر فتح کیا تھا تو اوس شہر مین کلدانیون کے رصد خانے پائے تھے۔ کلدان کے مشاہیر علما مین زوراستر بڑا مشہور عالم ہے جو نمرود کے عہد مین تھا دوسرا ابیلوس ہے جو سب مین زیادہ مشہور و سربرآوردہ ہوا یہہ شخص ۲۱۳۰ سنہ قبل مسیح مین ہوا ہے۔ ھیئة کے مشکلات کو اس نے نہایت خوبی سے حل کیا تھا اور لوگ اس کو بہت مانتے تھے حتےکہ بعد مرنے کے خداؤن مین شمار کیا گیا۔

یونانی قوم

اس قوم کے سات مشہور علما سے ثالیس نامی ایک عالم جو تولد مسیح سے چھے سو برس قبل ظہور مین آیا علم ھیئة کا معلم اول تھا اوسی نے پہلا مدرسہ فلکیات کا اپنے ملک مین قایم کیا اور دعوی کیا کہ زمین گول ہے اور نور قمر شعاع شمس کے انعکاس سے ماخوذ ہے سب سے پہلے اسی نے سطح زمین کو مختلف منطقون مین تقسیم کیا اور اسی نے سب سے پہلے دائرة البروج کا میلان خط استوا پر ظاہر کیا فیثاغورس تولد مسیح سے پانسو برس پیشتر

دوسرا مدرسہ فلکیہ کروتونا علاقہ ایطالیا مین قایم کیا اور حرکات اجرام سماویہ پر راے قایم کی۔ افذکسوس نے چار سو برس قبل مسیح عم کے یہہ راے لگائی کہ اجرام سماویہ کُرات مجوفہ مین جڑے ہوے ہین اور سیارات تمام ایک کرہ مین ہین اور ہر ایک مین قوت محرکہ موجود ہے۔ ہیپرخوس اوس کے دو سو برس بعد پیدا ہوا یہہ شخص یونانی علماء افلاک مین سب سے زیادہ مشہور ہے۔ سن کا طول اس نے قرار دیا اور ایک فہرست نجوم کی تیار کی جس مین (۱۰۸۰) نجوم شمار کیے۔

مصری قوم

مصریون کا قول ہے کہ پہلا مخترع اس فن کا (توب) یا عطارد ہے اور اکثر مورخین یہہ کہتے ہین کہ قبل اسکے کہ علم ہئیتہ کی ابتدا ممالک یونان مین ہو اہل مصر اس فن مین اچھی طرح ماہر ہو چکے تھے بعد اس کے فلاسفۂ یونان مدت دراز تک بلاد مصر کا سفر کرتے رہے چنانچہ فیثاغورس کی نسبت مشہور ہے کہ اوس نے تین [۳] سال اپنی عمر کے سیاحت مین صرف کیے اس مشہور عالم کے دو سو برس بعد مدرسۂ اسکندریہ (جو نہایت مشہور اور قدیم مدرسہ دنیا کا ہے) قایم ہوا۔ اس مدرسہ مین بطلیموس یونانی بڑا مشہور عالم گذرا ہے راے

بطلیموسی کا موجد بھی شخص ہے - اس رای کا خلاصہ یھہ ہے کہ ”زمین تمام عالم کے مرکز مین ہے اور ساکن بدون حرکت ہے“ - اس راے کے متقلدین سے بعض معلمین نے بعد کو اوس مین اس قدر اور بڑھا دیا کہ زمین پانی پر تیرتی ہے - اور دوسرون نے گمان کیا کہ زمین ایک بڑے اژدہے کے سر پہ ٹکی ہوئی ہے اور اژدہا ایک کچھوے کے سر پر ہے لیکن اون لوگون نے اسکے بعد یھہ نہ بتایا کہ کچھوا کس چیز پر ہے غرض کہ بطلیموس کی موت کے بعد اوس کی راے کی عزت ویسی باقی نرہی جیسی کہ تھی -

چینی قوم

اہل چین اس فن کے ایجاد کو (فوھی) کے جانب منسوب کرتے ہین اس قوم کو اپنے رصدگاہین دنیا مین سب سے قدیم ہونے پر بڑا فخر ہے - اکابر اہل چین کا زعم ابتک یھہ ہے کہ اون کے اسلاف اہل سما رہے تھے اس لئے پادشاہ چین کا لقب (ابن الشمس ہے) اور بیان کیا گیا ہے کہ چینیون کے نزدیک اقتران سیارات اربعہ مع القمر کی تاریخ جو سو برس قبل طوفان نوح کے ہوا تھا اب تک موجود ہے - اور وہ فخر کرتے ہین کہ کسوف شمس جو طوفان کے تقریبًا دو سو برس بعد ہوا تھا اوس کا علم پہلے سے اہل چین کو

تھا۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ چین کے ایک پادشاہ نے تولد مسیح
دو ہزار برس پیشتر اپنے ایک وزیر کو رصد کسوف مین خطا کرنے
پر قتل کیا تھا۔

قوم ہنود

تاریخ قدیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ اہل ہند دین برہمی کے پیروزمان
قدیم مین علوم عقلیہ کو قوم کلدان سے سیکھا ہے لیکن فلکیات مین اہل
ہند کا یہ اعتقاد تھا کہ زمین سطح بسیط ہے اور اوس کے وسط مین
ایک پہاڑ ہے اوس پہاڑ کے اطراف کواکب دورہ کرتے ہین
گو اون کے حسابات حرکات اجرام سماوی کے متعلق بہت باریک
اور نازک ہین اور اون کا زیچ جیّد اور صحت نتایج مین قابل توصیف
ہے لیکن نجوم کے باب مین اہل ہند نے بہت سے خیالات
ازقبیل خُرافات و واہیات علم ہئیتہ مین داخل کر لئے ہین جن کا بیان
کرنا فضول اور تطویل لاطایل ہے اور وہمی دلایل تنجیم کے
وہ ابتک اسطرح پابند ہین جسطرح احکام مذہبی کے۔

اہل رومانیہ

پرانے اقوام سے رومانئین مین کوئی علم ہئیتہ کے ایجاد کا دعویدار
نہین پایا جاتا سبب اوس کا یہ ہے کہ قوم رومانیہ اس قدر جنگ و

وجدال اور فتوحات مین مشغول رہی کہ اونمین سے علمی میدان مین کوئی شخص جو قابل ذکر ہو مشہور نہ ہوسکا۔

اہل عرب

اہل عرب کا اعتقاد زمان جاہلیۃ مین قریب منجمین کے اعتقاد کا ساتھا لیکن عرب کے اعتقاد کا دارومدار زیادہ تر (انواء) پر تھا (نوء کہتے ہین ستارے کے ڈوب جانے کو صبح کے وقت مغرب مین اور اوس کے ساتھی ساتھہ مشرق سے ہر رات دوسرے ستارے کے طلوع ہونے کو) قبل اس کے کہ اسلام اِن خیالات کو باطل ٹھراوے عرب مین سعد و نحس اور پانی۔ ہوا۔ گرمی۔ سردی ہر چیز کو اسی انواء کے طرف منسوب کیا جاتا تھا۔ دین اسلام نے ان خیالات کا استیصال کردیا اس کے بعد ساتوین قرن مسیحی مین جبکہ اہل عرب خصوصًا خلفائے عباسیہ کی سطوت وجبروت کا ستارہ درجہ کمال پر تھا اونہون نے علوم عقلیہ کو یونانی سے عربی مین نقل کرنا شروع کیا۔ دار السلطنتہ بغداد کے علماء مین۔ حنین ابن اسحاق یعقوب ابن اسحاق۔ کندی ثابت۔ ابن قرہ۔ اور علم ابن فرجان طبری زیادہ مشہور ہین۔ ان لوگون نے فیثاغورس اور افلاطون اور

ارسطاطالیس و بقراط و جالینوس وغیرہ کے کتابین عربی مین نقل کین مجسطی کا ترجمہ ۲۱۲ھ مین خازن بن یوسف نے کیا اور اسیوقت سے رائے بطلیموسی کی تقلید عرب مین شروع ہوئی اسیطرح عبدالرحمن الآخر ملقب بالناصر نے بلاد اندلس (ہسپانیہ) مین ان علوم کو عربی مین نقل کیا اور اوائل اسلام مین ابو جعفر منصور عباسی کے حکم سے محمد بن الفرادی نے کتاب سندھند کا ترجمہ عربی مین کیا تہا۔ یہہ کتاب مامون عباسی کے زمانے تک منجمین کا دستورالعمل بنی رہے پہر تو ان علوم کے مدارس و مکاتب بغداد و ہسپانیہ اور قیروان مین قایم ہوگئے اس مقام پر بعض مشاہیر اہل فن کا ذکر کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ دنیا مین فن ہیئتہ کے بہت سے جدید اکتشافات کے موجد اہل عرب ہوئے ہین انہون نے دائرۃ البروج کا میلان خط استوا پر رصد سے دریافت کیا اور وقت کا ضبط نہایت عمدہ طور پر کیا۔ بغداد۔ اور قرطبہ مین اہل اسلام کی عمدہ رصدگاہین تیار ہوئین انہین رصدگاہون سے اہل فرانس وغیرہ یورپین نے سیکھا۔ علامہ ہیلی جو اہل فرانس کے علماء ہیئتہ مین سب سے زیادہ مشہور شخص ہین لکہتے ہین کہ اہل عرب ہی بقای علم یورپ کے باعث ہین اور اگر نورالدین کی کتاب علم کرہ مین نہوتی تو ممکن نہ تہا کہ عالم شہیر کیپلر افلاک سیارات کی اہلیلجیہ کو ثابت کرسکتا۔ اور اگر اہل عرب کے زائچے

ثوابت وسیارات مین نہوتے تو آج فونسو کی زیچ یورپ مین مشہور نہوتی -

ابن رشد مغربی پہلا شخص ہے جسنے آفتاب کے کلف کو دیکھا اور ثابت کیا اور اہل یورپ کے جاننے سے بہت پہلے اوسبارہ مین رسائل تصنیف کرے -

خلیفہ مامون عباسی باایںہمہ دولت وثروت وحکومت خود بھی مشاہیر علماء فلک مین شمار کیا جاتا تھا یون تو اکثر علوم عقلیہ ونقلیہ مین ماہر تھا لیکن اوس کی زیادہ تر شہرت علم ہئیتہ مین ہوئی - نواحی شام موضع شماسیہ مین اوسکے حکم سے ستارون کے رصد کے لئے ایک بڑا مکان تعمیر کیا گیا یہ واقعہ ۲۱۴ھ مطابق ۸۲۹ع کا ہے یہہ پہلی رصدگاہ ہے جو اسلام مین بنائی گئی - مامون کے زمانہ مین یحیی بن ابی منصور عبدالملک اور عباس بن سعید الجوہری رئیس المنجمین مقرر کئے گئے اور ان لوگون نے جدید زیچ تیار کرے -

اس کے زمانہ مین میل دایرۃ البروج کے دریافت کے لئے دو رصدین اور تیار کی گئین پہلے بغداد مین جن کے صدر اعظم یحیی بن منصور اور سناد وعباس بن سعید تھے اور دوسرا رصدخانہ دمشق مین بنایا گیا اوس کا حاکم خالد بن عبدالملک اور سناد ابو الطیب اور

ابن عیسی تھے۔

اسی زمانہ مین احمد بن عبداللہ البغدادی ظاہر ہوا جس کے تین زیچ مشہور ہین اور فن اسطرلاب مین اس کا رسالہ بہت مشہور رہے۔ اور اسی زمانہ مین عمر بن فرجان الطبری پیدا ہوا یہ شخص بڑا منجم تھا اور مامون کے حکم سے بہت کتابین اس نے ترجمہ کین۔ اسی زمانہ مین احمد بن محمد الفرقانی بڑا کامل منجم مشہور ہوا کتاب المدخل اور کتاب الجامع جسمین مجسطی کو صاف عبارت مین حل کیا ہے اس کی تصنیف سے ہین

بعد اس کے ابومعشر جعفر بن محمد بن عمر البلخی ظاہر ہوا اس کو فلکیات اور مدارک غیبیہ مین بڑا دخل تھا۔

اسی زمانے مین خلیفہ مامونکے حکم سے ثابت بن قرۃ الحرانی نے ایک رصدخانہ بغداد مین تیار کیا۔ اور حرکت شمس کا استخراج کیا اور سال نجومی کا طول دریافت کیا۔

اس کے بعد محمد بن جابر بن سنان ابوعبداللہ الحرانی المعروف بالبتانی مضافات حرّان سے ایک شخص پیدا ہوا جو بڑا مشہور منجم تھا زیچ صابی اسی کا تیار کیا ہوا ہے۔

اس نے ابتدا سنہ ۲۶۴ھ مین رصد شروع کیا اور سنہ ۳۰۶ ہجری تک اوسکی تکمیل مین مشغول رہا۔ ۲۹۹ھ مطابق سنہ ۹۱۱ع مین کواکب ثابتہ کو اپنے

زیچ مین ثابت کیا اس کی رصدگاہین مقام رقہ اور انطاکیہ مین تہین سنہ ۳۱۷ھ مین اس کا انتقال ہوا۔ علامہ لالاند فرانسیسی مشہور عالم ہئیتہ نے لکھا ہے کہ دنیا کے دس علماء ھئیتہ مین سے ایک یہہ بھی تھا اور علامہ ہالی جو اس کی کتابون کو نہایت غور سے پڑھا تھا لکھتا ہے کہ یہہ شخص عجیب التدقیق اور رصد مین بڑا تجربہ کار تھا دوسرے علماء نے کہا ہے کہ اس کی زیچ بطلیموس کی زیچ سے زیادہ صحیح تھی اسکی اکتشافات اور رصد کے حالات اس کی کتاب مین موجود ہین جو زبان لاطینی مین ترجمہ ہو کر چھپی ہے لیکن عربی مین ابتک نہین چھپی کہتے ہین کہ اصل کتاب مولف کے ہاتھ کی ابتک موضع فاتیکان شہر رومیہ مین موجود ہے۔

ابو محمدؐ خوکندی سنہ ۳۸۳ھ مین مشہور ہوا۔

اس نے بھی میل دائرۃ البروج کا عمدہ طور پر دریافت کیا۔

ابوریحان محمدؐ ابن احمد البیرونی الخوارزمی المتوفی سنہ ۴۳۰ھ بحر یہ فلکیات و ریاضیات کا اوستاد یگانہ روزگار تھا جغرافیہ اور تسطیح کرہ مین اوس کی تحقیقات اور رسائل بے مثل ہین نقشہ کشی کے قواعد و اصول ایسے عمدہ اوس نے وضع اور مدون کیے کہ اگر کہا جائے کہ اہل یورپ کے اصول نقشہ کشی اوس سے ماخوذ ہین تو کچہہ بعید نہین ہے۔

چشمون سے پانی نکالنے کے قواعد جن عمدہ اور معقول اصول پر

اوس نے اپنی کتاب آثار الباقیہ مین قائم کئے ہین تقریبا وہی قواعد مشہور حکیم مسیوزلہ فرانسیسی کی کتاب علم طبعی مین پائے جاتے ہین۔ قانون مسعودی کو سلطان مسعود ابن سلطان محمود غزنوی کے نامپر تالیف کیا تھا اور اوس کے بیشمار تصنیفات سے آثار الباقیہ اور کتاب الہند یورپ مین چھپے ہین۔ غزنہ۔ اور بلخ۔ اور جورجان مین اوس کے رصد خانے تھے۔ حرکت ارض کا قائل تھا اور صاف صاف لکھا ہے کہ اوس کی رائے مین اس مسئلہ کا ابطال نہایت دشوار ہے۔ اس سے زیادہ تعجب خیز امر اور کیا ہو سکتا ہے کہ یہہ اوستاد کامل اوس زمانے مین بخلاف جمہور علمار حرکت ارض کا قایل ہوا ہے۔ ہندوستان مین آکر اوس نے ہنود کا فلسفہ سیکھا اور اون کو یونانی فلسفہ سکھایا تھا۔

خازن الاندلسی اواخر قرن خامس ہجری مین پیدا ہوا۔ اس نے ایک کتاب فجر اور شفق مین لکھی ہے اور دونون کی ابتدا معین کی ہے۔ اور بلندی ہوا کی دریافت کی اور محیط زمین کا حساب لگایا ہے۔ اوس کی سب سے زیادہ مشہور کتاب علم الابصار مین ہے سات مجلدات مین اوس کو لکھا ہے۔ یہہ کتاب زبان لاٹینی مین سنہ ۱۵۷۲ع مین چھپی ہے اس مین شعاع نور کا انکسار بیان کیا گیا ہے

اور ادراک مرئیات حاسہ بصر کی کیفیت بیان کی ہے اور داد تحقیق دی ہے اس کو تمام قدما پر فن انکسار مین سبقت ہے اور بہت سے احکام فن انکسار شعاع کے اس نے دریافت اور ثابت کئے ہین سب سے پہلا یہی شخص ہے جس نے ثابت کیا کہ اجرام سماوی انکسار شعاع کیوجہ سے افق کے اوپر دکھائی دیتے ہین حالانکہ وہ افق کے نیچے ہین - اور یہی پہلا شخص ہے جس نے بیان کیا کہ شیشہ مین چھوٹی شئے کو بڑی دکھانیکی خاصیت ہے ۴۳۰ھ مطابق ۱۰۳۸ع مین اس نے وفات پائی -

ابو الحسن علی بن ابی سعید الصدفی المصری منجم مشہور ہے اس کا زیج الحکمی مشہور چار مجلدات کبیر مین ہے جس کو زیج ابن یونس کہتے ہین - ابن خلکان نے لکھا ہے کہ ہمنے زیج بہت سے دیکھے لیکن بقدر اس کے بڑا زیج دیکھنے مین نہین آیا - اس نے تمام عمر اپنی رصد کواکب اور تسییر موالید مین صرف کی تھی اور وہ وہ کام اوس نے کئے جن کا نظیر نہین ہوسکتا - ۵۲۹ھ ہجریہ مطابق ۱۱۳۴ع عیسوی مین وفات پائی -

ابو القاسم ہبتہ اللہ بن الحسین بن یوسف الاسطرلابی اپنے زمانے مین بے نظیر عامل آلات فلکیہ کا تھا اور صناعۃ اسطرلاب مین بڑا ماہر و کامل مشہور ہوا تھا اسی فن مین ایام خلافت المسترشد مین اوسنے بہت مال کمایا اوس کے مرنے پر کوئی اوس کا نظیر اس فن مین زمانہ

اسطرلاب یونانی لفظ ہے۔ ترجمہ اوس کا (میزان نجوم) ہے علماء فلکیہ نے لکھا ہے کہ اسطرلاب کا موجد بطلیموس صاحب مجسطی ہے ابو القاسم نے ۵۳۴ھ مطابق ۱۱۳۹ء مین وفات پائی۔

کرہ اور اسطرلاب کا استعمال علم فلک مین ہوتا رہا یہانتک کہ شیخ شرف الدین الطوسی نے خط وضع کیا اور اوس کا نام عصار رکھا اور اوسکی لئے ایک رسالہ لکھا۔ یہہ پہلا شخص ہے جس نے اس کا ایجاد کیا اس کے بعد ہئیتہ کا وجود کرہ اور سطح اور خط مین پایا جانے لگا یعنے کرہ مجب مین جو طول وعرض وعمق کو شامل ہے اور سطح مین یعنے طول وعرض مین بغیر عمق کے اور خط مین یعنے صرف طول مین بغیر عرض وعمق کے پایا جانے لگا۔ اس کے بعد بجز نقطہ کے اور کچھہ نرہا اور ممکن نہین ہے کہ نقطہ مین کچھہ کیا جاسکے۔ کیونکہ نقطہ نہ تو جسم ہے نہ سطح ہے نہ خط ہے بلکہ وہ طرف خط ہے اور غیر متجزی ہے اس لئے خیال نہین کیا جاسکتا کہ نقطہ سے کچھہ ہوسکے۔

باقی آئندہ

غلام محمد منتظم کنبٹ کونسل

کاغذ کس طرح بنتا ہے

اندنون کاروبار دنیوی مین ہمین جن چیزونکی ہر وقت ضرورت ہوتی ہے اونکی ایجاد یعنے ان امور کا جاننا ہمین لازمی ہے کہ وہ کس چیز سے بنی ہوئی ہین اور کس ملک مین بنائی گئین - شاید اگلے زمانہ مین اس ناواقفیت کا دور کرنا غیر ممکن تھا لیکن موجودہ زمانہ کے تغیر و ترقی کے ساتھ ہر شخص کے ضروریات کے ترقی پذیر ہو جانے سے لازمی ہو گیا ہے کہ جو کوئی اپنے آپ کو دنیا مین لائق اور عالم کہلانا چاہئے - ان دنیوی چیزون کے ایجاد سے بھی واقفیت رکھے بہت سی ایسی چیزین ہین جن کے پیدائیش کا حال ہمارے خیال مین بھی نہین گذرا - اون کی شکل دیکھہ کے ہم صرف تعجب کرتے ہین مگر اون کی بناوٹ کے متعلق کبھی غور نہین کرتے اس زمانہ کے تعلیم یافتہ لوگون کو چونکہ ہر گھڑی اس امر کی ضرورت ہوتی ہے لہذا اس سے واقفیت رکھنا بھی لازمی ہے اس خیال سے ہم اپنے معزز ایڈیٹر رسالہ مرہٹی بالانگور کے اس مضمون کا ترجمہ جو مندرجہ بالا عنوان پر لکھا گیا ہے عام آگاہی و دلچسپی کی

غرض سے معزز ناظرین کے خدمت مین پیش کرتے ہین گو اس مختصر رسالہ مین
مفصل حالات نہین بیان کئے جا سکتے تاہم اس کے پڑہنے سے کاغذ
بنانے کے متعلق ایک مجمل ائڈیہ انسان کے خیال مین پیدا ہو سکتا ہے۔

زمانۂ گذشتہ مین کاغذ صرف دفاتر سرکاری مین یا ساہوکارون کے
دکانون پر یا مصنفان کتب وغیرہ کے پاس دکھائی دیتا تھا اس کے سوا
دوسرے جگہ اس کا نظر آنا محال تھا۔ ان دنون کاغذ کے دو قسمین زیادہ تر
مشہور تھین ایک احمد آبادی اور دوسرا چینی ۔ پرانے کاغذ کھر کھرے
دبیز میلے مگر مضبوط اور ملایم ہوا کرتے تھے قدیم زمانہ کے کاغذات کو فی الحال
دیکھنے سے یہ امر ظاہر ہو جاتا ہے ۔ کاغذات کی تیاری کے متعلق موجودہ مشینون
کے نہ موجود ہونے کے سبب کل کام ہاتھ ہی سے کرنا پڑتا تھا اور اسی وجہ سے
کاغذ بہت گران تھا اور تیس چالیس سال پیشتر کی کیفیت کے معائنہ سے
واضح ہوتا ہے کہ اس زمانہ مین طالب العلم کو اصلاح لینے کے لئے سفید کاغذ
دو ہفتہ کے لئے بھی مل جاتا تو اون کو بے حد خوشی ہوتی تھی فی زمانا ہر ایک
لڑکے کے لئے کس قدر کاغذ صرف کرنا پڑتا ہے مگر ہم کو اس کا کچھہ بار نہین
معلوم ہوتا۔ موجودہ فرنچ کاغذ کی قیمت اس قدر کم ہے کہ پہلے جو کاغذ
پیسہ کو ایک تختہ ملتا تھا اب اوسی قیمت مین دس تختہ ملتے ہین ۔

زمانہ سلف مین جب کہ فن تحریر کا وجود عمل مین آیا اوس وقت غالباً سخت

آہنی قلم سے درختون کے پوست پر کھودکے لکھنے کا رواج جاری ہوا ہوگا۔ اوس کے بعد تاڑ کے پتون پر اور رفتہ رفتہ ترقی ہونے کے بعد کاغذ پر لکھنے کی نوبت پہونچی ہوگی۔ رامائن اور مہابھارت وغیرہ تصنیفات مین یہ داخلہ ملتا ہے کہ اوس وقت خط لکھنے کیلئے پتون ہی کا استعمال ہوا کرتا تھا اوسی طرح تاڑ کے پتون پر لکھی ہوئی کتابین اب تک ملک ملبار مین محفوظ ہین۔ اس سے صاف ظاہر ہو سکتا ہے کہ زمانہ سابقہ مین کاغذ کا وجود نہ تھا اگر تاریخی حالت پر نظر ڈالی جاے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ کاغذ کے بنانے کا طریقہ قدیم الایام مین صرف چینی اور ہندوستانی لوگون ہی کو معلوم تھا پندرہوین صدی مین یہ فن انگلنڈ اور ۱۶۹۰ء مین امریکہ پہونچا کاغذ مختلف چیزون سے تیار ہوتا ہے لیکن اون کی قسم کی اشیا اس کام کے لئے بکار آمد نہین ہین۔ سن۔ کپاس گھانس۔ پتے۔ اور سن کی لکڑی اور کپڑے کے چھیتڑون سے ہر طرح کا کاغذ تیار کرتے ہین۔ مضبوط اور ملایم کاغذ کے لئے سن کے ریشو نکے سوا اور کوئی چیز بکار آمد نہین ہوتی کپاس کے چھیتڑون کا سن کے مقابلہ مین دوسرا درجہ ہے عمدہ اور اعلے درجہ کے نوٹ پیپر اکثر سن ہی سے بنائی جاتے ہین۔ کاغذ بنانے کے کارخانہ مین ہر ایک چیز کے انتخاب کے لئے بہت احتیاط کرنے کی ضرورت ہے آگے چل کے ہم امریکہ کے ایک پیپر مل (کارخانہ کاغذات) کی مختصر کیفیت لکھین گے اوس کے ملاحظہ سے کاغذ بنانیکا

طریقہ بخوبی معلوم ہو جائے گا۔

اول تو ہر ایک حصہ ملک مین غریبون اور چھتڑے جمع کرنے والون کے جمع کئے ہوئے چھیتڑون کو شہر کے بیوپاری خریدتے ہین اور کپاس کے طرح دبا دبا کے اون جمع شدہ چھتڑون کے گٹھے باندہتے اور کاغذ کے کارخانون کو روانہ کرتے ہین۔ گرنی مین آتے ہی پہلا کام اوس کا چھانٹنا ہے جس کے بعد وہ چتھڑے پھاڑے جاتے ہین۔ اس کام پر اکثر لڑکیان مقرر ہین۔ چتھڑون کے پھاڑنے کا انتظام حسب ذیل ہے۔

ایک وسیع دالان مین چار طرف بنچین جما کے اوس مین درانتی کے بہت تیز پھل لگا دئے جاتے ہین اوس کے بعد ہر ایک لڑکی چھنٹے ہوئے چھتڑونکی ڈہیر سے مٹھی بھر چیتھڑے لیکے جس طرح ہم ساگ کو تراشتے ہین اوسی طرح ان چتھڑون کو پھاڑ پھاڑ کے اُن کا انبار لگا دیتی ہے اور اوس مین چونکہ بٹن (بوتام) ہوک (کڑیان) وغیرہ اشیا ملی رہتی ہین لہذا اون کے نکالنے کے لئے پھر اون کو چُننا پڑتا ہے۔ چیرے ہوے چتھڑون کو اور باریک کرنے کیلئے ایک سلنڈر مین ڈالتے ہین۔ سلنڈر کا یہ پچھلا حصہ باریک تارون کا بُنا ہوا ہوتا ہے جو سلنڈر کے اندر چلا جاتا ہے اوس مین ایک لوہے کا ڈنڈا بھی لگایا جاتا ہے اور اوس کے چارون طرف چھریون کے پھل لگے ہوتے ہین بہ نسبت سلنڈر کے اوسکی ڈنڈیکی

رفتار اور گردش بہت تیز ہوتی ہے اس لئے وہ کل چیتھڑے تہ و بالا ہو کے
ملائے جاتے ہین اب جن چہوریون کے چارون طرف لگے
ہونے کا ذکر ہوا ہے ان سے سب چیتھڑے کٹ کٹ کے ایسے ہو جاتے
ہین کہ ان کا ایک ایک تار علحدہ ہو جاتا ہے چیتھڑے سفید ہو یا رنگین انسے
سفید کاغذ بنانے مین کوئی ہرج نہین ہے لیکن اون کا رنگ اور میل
چہلٹنے کے لئے اون کو چونے کے پانی مین ڈالکے جوش دینا چاہئے
جوش دینے کا طریقہ یہ ہے۔ بارہ حصہ چیتھڑون کے سفوف کو ایک حصہ
چونے کے پانی مین بہیگو کے بائلر (Boiler) مین ڈلتے ہین اور نیچے
سے گرمی پہونچاتے ہین اس مقام پر چیتھڑون کو تخمیناً دس بارہ گہنٹے رہنا
پڑتا ہے اس ترکیب سے جن چیتھڑون کا رنگ نہین جاتا اون کے صاف
کرنیکے لئے انجن (Engeine) سے کام لینا پڑتا ہے وہان جانیکے
بعد لبدی بنتی ہے اور پانی کے بہاؤ سے وہ لبدی صاف ہو جاتی ہے۔
یہ تیار شدہ لبدی ابھی تک موٹی ہوتی ہے اچھی طرح ملایم کرنے کے لئے
اوس کو کوٹنے کے مشین مین ڈالتے ہین یہان پر اوس کو پھر دہونا پڑتا ہے
پھر اوس مین کلورائڈ آف لایم (Chloride of lime) ملاتے ہین۔ گو اسوقت
اوس کا رنگ سفید ہوتا ہے تاہم ابھی تک اوس مین چمک نہین ہوتی۔
اس لئے اوس مین رنگ ملانا پڑتا ہے۔ اکثر لوگون کو یہ معلوم ہے کہ

دہوئے ہوئے کپڑون مین چمک پیدا کرنے کیلئے دہوبی نیل کا استعمال کرتے ہین اوسی طرح کاغذ مین سفیدی اور چمک پیدا کرنے کے لئے مندرجہ بالا لبدی مین نیلا رنگ ملاتے ہین اور پھر اوس کو کوٹ کے خوب ملا دیتے ہین زرد اور سرخ اور سبز اور آسمانی وغیرہ رنگ کے کاغذ کیلئے بھی جس قسم کا اور جسقدر رنگ ملانے کی ضرورت ہوا تنا لبدی مین ملانا چاہئے کوٹنے کی مشین سے باہر نکلنے کے بعد اُس لبدی کی مصنوعی صورت دودہ کی سی ہو جاتی ہے اسپر نظر ڈالنے سے ایک ریشہ کا بھی پتہ نہین ملتا۔ جس زمانہ مین صرف ہاتھون سے کاغذ بنایا جاتا تھا اُن دنون کاغذ کے اندازہ کی مناسب باریک تار سے بنی ہوئے مربع چوکھٹی لیکے اُسے مندرجہ بالا پتلے لبدی مین ڈبوتے تھے اور اوس کے پشت پر جو جمع ہوا میل ہوتا ہے سوکھنے کیلئے ایک کپڑے پر جو بر نوس کہلاتا ہے ڈالتے تھے اور سوکھنے کے بعد کاغذ تیار ہو جاتا تھا لیکن آج کل اُس ترکیب سے کاغذ بہت ہی شاذونادر بنتا ہے اس وجہ سے کہ اب اُس کام کے لئے بڑی بڑی مشنین بنائی گئی ہین اوس کے دیکھنے سے کمالات انسانی پر بہت ہی تعجب معلوم ہوتا ہے۔

اس زمانہ کی مشین سے کاغذ خود ہی تیار ہو جاتا ہے بعض مشنین چھہ سے سات فٹ تک چوڑی اور بہتر فٹ لمبی ہوتی ہین اور اونپر تخمینا پانچ فٹ کا

لمبا کاغذ تیار ہوتا ہے اس قسم کی صرف ایک مشین رکھنے کیلئے ایک چھوٹی سی عمارت درکار ہے جس کا اندازہ مندرجہ بالا ناپ سے ہوسکتا ہے ۔
پہلے ہمنے جس کا ذکر کیا ہے وہ دودھ کا سا پتلا شیرہ ایک اونچے حوض مین ڈالتے ہین جسمین خودبخود بند ہونے اور کہلنے کا راستہ بنا ہوتا ہے اس حوض سے وہ شیرہ مشین مین جاتا ہے جتنے وزن کا کاغذ بنانا ہو اوسی مقدار سے شیرہ ڈالنا چاہیئے اور مشین کی رفتار مساوی ہونے سے شیرہ کے اندازہ مین اگر فرق ہو جائے تو کاغذ ایک نمونہ کا نہین بنے گا لیکن یہ سب کام بالکل پابندی سے خودبخود ہو جاتا ہے ۔ کاغذ بنانے کے سانچہ مین شیرہ پھیلانے کے بعد اوس کے باہم رفتار کے علیحدگی کے وجہ سے اوس مین کا پانی نکل جاتا ہے اور کاغذ کے ذرہ نزدیک ہوکے برابر ہو جاتے ہین کاغذ جتنے عرض کا درکار ہو اوسی اندازہ سے سانچہ کے بازو مین ربڑ کے پٹیان لگا دیتے ہین ۔ اسطرح تیار کیا ہوا کاغذ ایک رول کے نیچے دبا جاتا ہے جس سے باقی ماندہ نمی نکل جاتی ہے اور بعد اہار دینے کی غرض سے سریس کے عرق مین ڈبوتے ہین اور آنچہ سے گرم اور پھرتے ہوے سلنڈر پر اس کو سکھاتے ہین ۔ پھر پوری طور سکھنے کے لئے ایک دالان مین پھیلا دیتے ہین کبھی کبھی اس دالان مین رکھنے سے کاغذ مین جھریان پڑ جاتے ہین اس لئے صاف کرنیکے لئے وہ پھر مذکورہ بالا رول کے نیچے دیا جاتا ہے

اس کے بعد کاغذ پوری طرح تیار ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد جس پیمانہ کی ریم درکار ہو اوسی پیمانہ اور ناپ کے تختہ کاٹ کے گڈیاں باندہتے ہین رولدار کاغذ کی ضرورت ہو تو پہلے ہی سے رول کر لیتے ہین اور بعد گڈیان باندہتے ہین کاغذ کے اندر سیدہی سطرین اور کارخانہ کا نام لکھنا ہو تو سانچہ کا اوتنا ہی حصہ تہوڑا اونچا کیا جاتا ہے اوس وجہ سے وہان کاغذ پتلا ہو کے وہ حروف یا سطرین اولٹ جاتے ہین۔ مذکورۂ بالا چیزون مین سے جس چیز کا کاغذ بنانا ہو تو اس مذکورہ طریقہ سے بنانا چاہئے جسطرح اوپر بیان کیا گیا ہے پتلا شیرہ بنانے کے لئے جس مناسبت کی چیزین ہون اُسی مقدار سے وقت صرف ہوتا ہے پُرانے اور بے کار کاغذون کا شیرہ جلد تیار ہو جاتا ہے جسکو ہم کنٹری پیپر (Country paper) کہتے ہین اسیطرح خراب اور طبقون وغیرہ کے لئے اکثر گھانس کڑبی اور سن کے کپڑے سے کاغذ بنائے جاتے ہین عمدہ قسم کے نوٹ پیپر اور لفافہ وغیرہ تیار کرنے کے لئے اکثر کپاس کا کپڑا ہی کام آتا ہے کاغذ کے کارخانہ کو پانی کی بہت ضرورت ہوتی ہے اسلئے اسکو کسی دریا یا ندی کے کنارے قائم کرتے ہین۔ باقی آئندہ

راماراو نگرانکار معتمد انجمن خرد افروز

مسدس عارف

خدایا سزاوار تجکو ثنا ہے
بجز ذات تیری کے یہان کیا رہا ہے
سوا ذات تیری کے سب کو فنا ہے
تجھی کو بقا ہے تجھی کو بقا ہے
ہر اک چیز دنیا سے ہے جانیوالی
قیامت جہان پر ہے پہر آنیوالی

سنو چند باتین یہہ تم گوش جان سے
بیان کرنا پورا ہے مشکل زبان سے
کہ عبرت ہو دنیا مین جسکے بیان سے
نصیحت سبھون کو ہو اس داستان سے
سنو گوش جان سے یہہ باتین عزیزو
کرو غور اور فائدہ اس کا دیکھو

نفاق آج دُنیا مین پہیلا ہوا ہے
ہر اک خواب غفلت مین سوتا ہوا ہے
اسی سے جہان زیر و بالا ہوا ہے
عدو علم و فن کا یہہ پیدا ہوا ہے
خدایا ہو مُنہہ کالا اس کا جہان سے
یہہ آیا ہے ہندوستان مین کہان سے

بہت خوار ہین اس کے ہاتھون سے انسان
ترقی کا اس سے ہی ہوتا ہے نقصان
یہہ ظالم ہی خون کی طرح تن مین پنہان
یہی تو تنزل کا بالکل ہی سامان
عزیزو نہ تم اس کے اب دم مین آو
جو ظاہر نمایش ہے اوس پر نجاؤ

تعصب کو تم چھوڑو بالکل عزیزو نہین اس مین کچھہ فائدہ جی مین سمجھو
میری بات کو تم ذرا دل سے سن لو ذرا فرق اس مین نہ دیکھو نہ جانو
نفاق اور تعصب سے مُنہ موڑ لو تم
بُرائی کی عادت کو اب چھوڑ دو تم

رہے خواب غفلت مین تم سب پریشان نہ سمجھے کوئی بات افسوس نادان
کرے بیوقوفی سے گھر بار ویران بُرائی پہ اپنے رہے آپ نازان
کچھہ اچھی ہے یہہ بات تم دل مین سمجھو
بُرائی سے راضی بھلائی کو ترسو

تمہین بھائیو علم سے عار کیون ہے جہالت مین ہر اک گرفتار کیون ہے
جہالت سے ہر شخص یون خوار کیون ہے جہالت کا یہہ گرم بازار کیون ہے
جہان مین عجب چیز علم و ہنر ہے
جو اس مین ہے مصروف وہ ہی بشر ہے

نہین تو ہین حیوان و انسان یکسان نہین ہوتا جاہل کا کچھہ دین و ایمان
سمجھہ یہ ہین ایسون کے ہوتا ہون قربان بچو صحبتِ جاہلان سے بھر آن
جہالت مین ایسے گرفتار ہین وہ
کہ گویا جہان بھر سے ہشیار ہین وہ

نہین ہے خبر جن کو اپنی برائی نہین جانتے وہ برائی بھلائی

وہ ہین قوم مین سینکڑون اپنی بھائی　　اسی سے مصیبت یہہ ہے جن پہ آئی

نصیحت نہ مانو کرو کام بیجا
بھلائی سے نفرت بُرائی پہ شیدا

ہوا جو ہوا اسکو ہشیار ہو تم۔　　کہ حالت سے اپنے خبردار ہو تم۔
بہت سوئے اسکو بیدار ہو تم　　فنون اور ہنر کے طلبگار ہو تم

عجب ہے یہہ دولت کہ ہی بڑھتی رہتی
رہو اس مین مصروف گر مانو میری

جو انسانیت چاہو تہذیب سیکھو　　جو ہین عیب تم مین وہ خود غور کرلو
تم اپنے سگئے کام خود دل مین سوچو　　کرو فکر دل مین کہ تم کیا تھے کیا ہو

بری بات سے اسکو تم باز آؤ
کہ میدان مین اپنی ہمت دکھاؤ

کرو خوب کوشش نہ ہمت کو ہارو　　بھلے کام کرنے مین تم دل کو مارو
یہہ دنیا دو روزہ ہے سوچو تو یارو　　بھلائی کرو خوب دُنیا مین پیارو

رہیگا یہان نام نامی تمھارا
نصیحت جو دل سے کروگے گوارا

نصیحت بھی دنیا مین یکتائے عجب ہے　　نصیحت سے اچھی کوئی چیز کب ہے
نصیحت کے لایق ہو گر بے ادب ہے　　نصیحت ترقی کا افضل سبب ہے

یہی خوب دنیا مین نعمت ہے دیکھو
یہ ان مول دولت ہے لوٹو تو لوٹو

نصیحت نہ مانوگے تم تو برا ہے
ہنر علم سیکھو بہت کچھ مزا ہے
جو مانوگے کہنا تو اس مین بھلا ہے
اب آرام سستی تمھین ناروا ہے

یہ کہنا جو مانوگے میر اتمامی
تو دنیا مین پھر ہوگے نامی گرامی

نہین تو کرے کی سزا پاؤگے تم
اب آپی مین کب تک نہین آؤگے تم
بہت دور منزل سے رہجاؤگے تم
نہ مانوگے کہنا تو پچتاؤگے تم

بہت سوئے شب بسر ہوگئی اب
اوٹھو ہائے دیکھو سحر ہوگئی اب

جو کرنا ہے کرلو بہت کم ہی وسعت
یون ہی دل مین رہجائیگی اپنی حسرت
قضا پھر نہین دیگی یکدم کی مہلت
پشیمان ہوگے کروگے جو غفلت

غرض اب تو عارف نہ غفلت روا ہے
اسی سے برا حال اپنا ہوا ہے

ماسٹر لچھمی نرائن رور ما عارف

صاحب قرآن

ناظرین کے وقت گرانمایہ کو ہم تاریخ کی سیر کیطرف صرف کرنے کی تکلیف دیتے ہین - یقین ہے کہ ہمارے ناظرین اس سیر سے مسرور ہونگے سب سے پہلے - صاحبقرآن کا ذکر سُنئے - یہہ وہ صاحبقران ہے کہ جو ملقب بہ گیتی ستان ہے - اس بہادر کی تیغ کا لوہا جن لوگون نے مان لیا ہے اُن کے دلون سے پوچھا چاہئے - کہ اس شجیع دلیر شیر نیستان رزم کے پنجہ سے کیسی کیسے دل نصیب فراک ہوئے -

اس خاندان عالیشان کا حسب ونسب جو ترکون کے نسل کے لئے باعث فخر ومباہات ہے اُس کا سلسلہ یہہ ہے - ترکون کی بنا ترک بن یافث بن حضرت نوح پیغمبر علیہ السلام سے ہے جسکو ترک یافث اغلان[۱] کہتے ہین

بعض مورخین نے اختلاف کیا ہے - اور (کیومرث) لکھا ہے - اور یہہ کہا جاتا ہے کہ یہی زمانہ ہے جسمین نمک باریاب طعام ہوا اور آجتک دخیل ہے

[۱] اکبرنامہ مین ادغلان لکھا ہے ادغلن ترکی مین (فرزند) کو کہتے ہین ۱۲

درحقیقت یہہ ابتدا نہایت ملاحت کے ساتہہ ہوئی - ورنہ طعام بے نمک کو حُسن بے نمک کہنا می زیبد -
جہوپڑے اور چوبینہ گے مکان بنانے اسی زمانہ سے ایجاد ہوئے ہین پوستنین کی ابتدا اُسی وقت سے ہوئی ہے - جون جون - زمانہ کی رفتار مہذّب ہوتی گئی ہر طرح کا تصرف اور آراستگی اور تہذیب کی صفائی - بہڑتی گئی - اگرچہ مختلف مورخین نے اس بیان کی تصدیق مین کسیقدر اختلاف ضرور کیا ہے - مگر اس امر مسلمہ کے تسلیم کرنے مین کسیکو عذر نہ ہوگا کہ - جہانبانی کا نیّر اعظم قسمت اس ہی بہادر - شجیع - ہیرو کے زمانہ مین اوج پر تہا - بیالیس برس کی عمر تک اس کا اوج زوال پذیر نہ ہوا ایران وترکان توران کے کُل فرمانرواؤن نے اُس بہادر کی قوت بازو اور چمکتی ہوئی تیغ کے سایہ مین اُسکے تخت کی حکمرانی حاصل کر نیسے جو عزت پائی اس کا ہر ایک معترف ہے - بلکہ احسان مند -
اُس زمانہ مین یہہ قاعدہ تہا - کہ بادشاہ کی وفات کے بعد سوائے اسلحہ کے باقی جسقدر روپیہ اور متروکہ ہوتا تہا - اُس کے لڑکیان وارث ہوتی تہین - یہہ سلسلہ عہد (النجہ خان)[سلہ] تک چار پانچ واسطون مین برابر جاری رہا باقی آیندہ -

کشن پرشاد عفی عنہ

سلہ روضتہ الصفا اور حبیب السیر مین اس کا نام (النجہ خان) لکہا ہے ۱۲

کیفیت ابتدای کایست

(سلسلہ کے لئے دیکھئے دبدبۂ آصفی نمبر ۶ جلد ۲)

کچھہ دن گذرے تھے کہ سورج کے پوتے سے چار فرزند تولد ہوے ان کے نام ماتھور بھٹناگر سکسینہ سری باستیت ماتھور راجہ راجان راجہ سیوراج بہادر دھرم ونت کے برادری بھٹناگر برادری رای نرسنگھہ پرشاد جیو ورای درگاپرشاد جیو اور سکسینہ برادری راجہ گردھاری پرشاد متوفی محبوب نواز ونت اور برادری سری باسپت رای منولال جیو مشرف محلات مبارک۔

سو سرمار کھشیر کے جبیہ سے آٹھ فرزند تولد ہوئے نگم۔ امشت۔ گور۔ کرن۔ بالمیک۔ ایتھای۔ کلسرسٹ۔ سورج دہج۔ یہ برادری سب بھوپال اور اوماؤ اور رھو فرخ آباد ضلع ہندوستان مین ہین اون مین ایک برادری گوڑ مین رای جسونت رای جیو علاقہ نواب سرآسمانجاہ بہادر مغفور ہین

تعلیم علم

اون بارہ فرزندون کو چار بید چھ شاستر اور اٹھارہ پوران سکھائے جب تعلیم ہو چکی اوسوقت فکر کئے کہ ان کی شادی ہونا اور زنار بندی

اوس وقت تمامی دیوتا معہ بہ مہا بشنو مہادیو ای اور برسپت یعنی مشتری جو دیوتاؤن کے مرشد ہین وہ ان بارہ فرزندون کو رسم زنار بندی کیے اور حسب اچھای پرمشور شیو لوگ سے بارہ کنیا منگاکر شادی کئے اور سب کو دیو پوجن کا حکم دئے کایست خاص شاکت مت ہین اور حکم ہوا کہ پھر صبح کو بطور برہامن پوتھے پوران بید شاستر پڑہین اور پوجا ہین پہر اول گذارین دوسرے پھر کو بطور چتھری راج دربار مین حاضر رہین اور تیسری پھر کو بیس یعنے بقال لین دین کرین چوتھی پھر مین بطور شدر ہاس بلاس کرین یہ چار وبرن کا اون کو ادہکار دیا گیا اور چار سمت یعنے مشرق مغرب جنوب شمال رو انگی اسطرح پر ایک بھای اور دو چھوٹے اون کے ہمراہ بموجب نقل ذیل روانہ کیے گے ہمراہ ماتھور نگم اور آمشت ہمراہ بٹھناگر بالمبک و ایٹھای - ہمراہ سکسنہ گوڑ اور کرن ہمراہ سری باسپت کلسرشت اور سورج دہج -

یہ سب راجہ مہاراجہ کی پیشی مین رہے اور اعلی اعلی درجون پر مامور و سرفراز رہے اور تمامی ہندوستان مین خدمت قانون گوی سرفراز ہوی تا الی الآن جاری ہے - چنانچہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد مین راجان راجہ شیو راج بہادر دہرم ونت خدمت قانون گوئی سے سرفراز ہوئے -

سکسینہ مین دو شاخ ہوئین ایک کہرے اور دوسرے سلوا ے اس کے قدیم رواج جاری ہے جبتک زوجہ زندہ ہے دوسری شادی نہین کر سکتے نہ کوئی لڑکی دیتا ہے گو اولاد نہ ہو مگر پابندی مذہب ایسی ہے اس بار بار غیر قوم عورتون کو تصرف مین لائے اون سے جو اولاد ہوئی وہ سوریت وال قرار دے اون کی تشریح غیر ضروری ہے وہ لوگ اظہر من الشمس ہین -

افسوس تو یہ ہے کہ جو صاحبان ذی فہم ہند شاستر دان ہین وہ یہ حقیقت جانتے ہین اور جو ناواقف وہ کایست کو انواع واقسام سے بیان کرتے ہین کبھی بقال مقرر کرتے ہین کبھی شدر بناتے ہین اس لئے واسطے آگہی عام چند سطور اس احقر نے تحریر کیا اس کا ثبوت پدم پوران مین ہے اگر ملاحظہ ہو اثبات ہوگا -

دوہا

یہ کایست برن ہے چار برن سے پانچ
اوتپت کا یا برہم سے رو روم ہے سانچ

چوپای

کایست کو جن شدر بتاوے برمہا کے کایا سے جائے

تمہا کھجن پاپ من لاوے
دہرم راج کی منتر کہاوے
چار برن چارون ہین پیارے
ہین اجان یا جگ کے باسے
پدم پوران بچن بھگوانا

پدوی اٹل تنہون پاٹے
شدر کرم گن کیون ٹہیرلے
چتر گپت کے بھگوت سارے
جی نہین جانت کت ابہاے
نامن آکھنڈ بتاوے گیانا

دوہا

جگ جگ کوٹ اسنک جگ اونت اوتھاہ
سدا چوت پرجنڈی سب دیکہون من ماہ

فتح چند

ہدایت حسب عالیجناب مہاراجہ بہادر دام اقبالہ

اشتہار

رائے ٹھاکر پرشاد صاحب شوق مہتمم رسالہ ہذا کی علیحدگی ماہ شعبان سنہ ۱۳۱۶ہ سے ہو کر اُنکی جائے پر راے ہیرالال صاحب نشاط نائب مہتمم محبوب الکلام کا تقرر ہوا ہے آیندہ سے وہ رسالہ دبدبۂ آصفی کے مہتمم کہلائینگے پس رسالہ دبدبۂ آصفی کے متعلق کل خط وکتابت اس پتہ پر آنا چاہئے۔

(بمکان راے ہیرالال صاحب نشاط مہتمم دبدبۂ آصفی و نائب محبوب الکلام
در کوچہ راجہ مکھن لال)

اڈیٹر

اشتہار

رسالہ ہذا کی اڈیٹری سے چونکہ پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار کا
تعلق علیحدہ ہو گیا ہے۔ لہذا اس کے کل حقوق بنام ہیرالعل صاحب
نشاط جاری رہینگے۔ اس رسالہ کا منافع بھی مہتمم صاحب کو بطیب
خاطر مہاراجہ بہادر نے عطا فرمایا۔ آیندہ جو کوئی اڈیٹر ہو گا اسکی اطلاع
دی جائیگی فقط

مطب

دواخانہ نظامیہ

ہا بوس مریضونکا علاج ٹھیکہ کے ساتھ بھی کرتے ہین
مریضونکا فرض ہی کہ قبل از رجوع ہمارے فارم تشخیص
امراض ہمسے طلب کرکے کل حالات قلمبند کرین اور پھر
ٹھیکہ کرین ۔

حب البول

۲۴ گھنٹہ مین تمام تکلیف دہ علامات دور ہوجاتے ہین ریگ جان سوزش درد دکھہ کا فور جسم مین طاقت و سرور حاصل ہوتا ہی عجیب مفرح دوا ہی جو کارہی سے دیجاتی ہی درجہ اول عہ درجہ دوم (سے)

حب افعہ مادہ سوداوی

جنکا جسم مین مادہ سوداوی داخل ہوگیا ہو اس جسم ہی کی صحت کا ڈیرا زندہ قائم نہین رہ سکتا ان گولیون کے استعمال سے علامت وقے وست زخم سوکھہ جاتے ہین آئندہ کبھی مرض نہین ہوتا تیر علمہ دوا ہی قیمت عہ

حب قبض کشا

ایک گولی رات کو کھاکر صبح پاخانہ کھلکر باقاعدہ آجاتا ہے درد سر درد کمر اور جسم اور شکم کا بھاری پن دور ہوکر اشتہا صادق پیدا ہوتی ہے دو درجن عہ

سرمہ اکسیل

دیگر با خوشبو کے علاوہ بالون کو سفید نہین ہونے دیتا نزلہ زکام دردسر ضعف بصارت سر کا گھومنا کانون مین مختلف آوازونکا سنائی دینا وغیرہ کو دور کرتا ہے ۔

سرخرو

اس دوا کے لگانے سے چہرہ خوبصورت درخشان آثار پیری مفقود ہوکر چہرہ انگی طرح گلنار ہوجاتا ہے زردی وغیرہ

رہر عشبہ

جسکو سلسہ آپ پر ملاحظہ کرتے ہین یہ ایک بوتی ہی جو ہزارون برس سے ہر فرقہ و ہر مذہب کے حکیمون ویدون ڈاکٹرون نے اس کو تمام کرلیا ہی کہ اس سے بہتر کوئی دوا مصفی خون نہین پھوڑے پھنسی بھگندر ناسور گٹھیا اور جوڑون کے درد کے دور ہونیکے لئے نہایت مفید ہی آمیزش شراب نہین قیمت فی شیشی عہ

سفوف مستحکم دندان

یہ خوشبودار منجن مسوڑھون دانت کو مضبوط کرتا ہے میل بدرنگی دور کرکے موتی کی طرح چمکدار بناتا ہے کیڑا لگنے سے محفوظ رکھتا ہی مسوڑھون کا گوشت تازہ پیدا کرتا ہے ۴ تولہ عہ

رعنت

جب چہرہ پر بدنما داغ چھائیان کلف اور کیل پیدا ہونیسے چہرہ خراب ہوجاتا ہے تو اسکی لگانے سے چہرہ ان عیبون سے صاف ہوکر خوشنما ہوجاتا ہے ۔ قیمت ۴ تولہ عہ ۔

حب دافع بواسیر

بواسیر ریحی ہو یا بادی یا خونی یا سادی ہو چند روز کے استعمال سے مسونکا درد نمیس خون جانا اور کثرت ریاح دور ہوجاتی ہی قیمت یک ہفتہ عہ

شربت مقوی اعصاب

اسکے استعمال سے وہ قوائے قوی ہوجاتے ہین جسکی کمی سے مرد نامرد اور پورا ہونے سے مرد کہلاتا ہے جب کثرت خواہشات اور جوانی کی بدعنوانیان آپ کو بیوقت اور عین شباب مین لطف کی جگہ بے لطف کا مزہ ہوتا نظر آئے تو اس مرکب کو منگا تجربہ کیجئے یہ نامرد کو مرد اور مرد کو جوان مرد بناتا ہے اعصابی طاقت اور برقی رفتار پیدا کرتا ہے جو لوگ بیوقت صرف قوت گرا لیتے ہین اسکے چند روزہ استعمال سے فخریہ دعوے کرسکتے ہین کہ ہم بھی مرد میدان ہین الغرض مرد کے لئے یہ مرکب اکسیر اعظم کا کام دیتا ہے وہ لوگ جنکو اپنی ہی اعمالی نے سندا کر دیتا ہے اسے آزمائین اسکی چند روز استعمال سے عمل قرار پاتا ہی بانیہمہ خوبی للعہ ۔

روغن مقوی

یہ مقامی علاج ہی جسکے لگانے سے اعصاب مردہ زندہ ہوجاتے ہین اور وہ نقص جو کامیاب زندگی کے روک ہین دور ہوجاتے ہین قیمت فی تولہ للعہ ۔

حب اعصابی

طالبعلمون کی جان کمزور دماغ کا امان کوئی امتحان پاس کرنا ہے تو پہلے اسکو خرید لو کہ اسکی استعمال سے دماغ کو طاقت اور اعصاب

سرمہ قیمیرہ کرداکانی

مقوی بصر حافظ بینائی ہے اسکی مداومت سے امراض چشم پیدا نہین ہوتے نزول دھند غبار پانی جالا مارک جاتا ہے ضعیف بصارت دور ہوکر آنکھ روشن ہوجاتی ہی قیمت ایکتولہ ہوسلائی ٹینگ نیب دو روپے

نعمت وفنیا

بہرہ پن اور کانونکی سان سان اور ڈھول بجنے کی آواز سنائی دین اور دور کے آواز اچھی طرح نہ سنائی دیتی ہو اس دور ہوجاتے ہین قیمت قیمت فی تولہ عصہ

حب دمہ

یہہ دو تین قسم کا ہوتا ہے جسکی وجہ سے پھیپڑہ ہوتا ہی اور ہاضمہ مین کچھ نہ کچھ فتور ضرور لاحق رہتا ہے ان گولیون نیتی اور ہماری مایہ الحیات کے استعمال سے اسکا قلع ہوجاتا ہے کوئی دو مہینہ کمال ۔

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے بہرہ ہوجاتا ہے درد بدبو زائل ہوجاتی ہے ناصور بھگندر دو عدد جلد بھر جاتے ہین ۲ تولہ عصہ

حب دافع دیابطیس

بار بار پیشاب کا آنا اور شکر جس سے کابہل کا حملہ ہوتا ہی

ناول !۔ ناول !! ناول !!!

مطلع خورشید

یہ دایم السہیم ناول عالیجناب مہاراجہ کشن پرشاد بہادر پیشکار و وزیر افواج آصفی المتخلص بہ شاد تلمیذ حضور پرنور شاہ دکن خلد اللہ ملکہ حال ہین چھپا ہی۔ خورشید آرا بیگم ایک عالی خاندان شہزادی کے حسن و عشق کا حال اس خوبی سی قلمبند کیا ہی کہ بارک اللہ پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار لکھنوی نے اسکی نظر ثانی کی ہی۔ اسکے کل حقوق مہاراجہ ممدوح نے محمد عبد اللہ انصاری مہتمم تعمیرات و داروغہ آئینہ خانہ کو بطیب خاطر عطا فرمائے۔ قیمت دو روپیہ۔

المشتہر

محمد عبد اللہ انصاری ۔ مکان ہیرالال صاحب ساکن کوچہ راجہ لچھمن لال متوفی

حیدر آباد دکن فقط

نوٹس

یہ رسالہ ہر مہینے کی چھٹی تاریخ ماہ ہلالی کو شایع ہو گا - کل حقوق بحق ہیرالعل صاحب نشاط محفوظ ہین اس کا منافع عالیجناب مہاراجہ پیشکار بہادر نے نشاط صاحب کو بطیب خاطر عطا فرمایا اور نشاط صاحب نے قیمت سالانہ حسب ذیل قرار دی -

۱ - امراے عظام سے . . . . عہ

۲ - پبلک سے . . . . لے

۳ - باہر والون سے اسکے علاوہ محصول ڈاک - . . . ۴/

ف ۱ - جو صاحب سب سے اعلی مضمون یا ترجمہ روانہ فرمائین گے اون کو ایک اشرفی پیش کی جائیگی -

ف ۲ - ناپسند مضمون نہ طبع ہو گا نہ واپس ۔

اطلاع - مضامین اور قیمت درخوست خریداری بنام راے ہیرالال صاحب نشاط محبوب پریس علاقہ مہاراجہ بہادر پیشکار و وزیر افواج آصفی پہونچنی چاہیے -

عنبر سرشتہ سے آفتاب بلند

خزابان شوائی ابر مشکین پرند

بنام اولوالعزم جہان کوس شاہ

رسالہ ترقی جوبن صبحگاہ

دبدبہ آصفی

۵ ۱۶ ۱۳ھ شعبان

سنہ ۱۳ھ

اعلیٰحضرت نظام الملک آصفجاہ میر محبوبعلیخان بہادر خلد اللہ ملکہ و

کی تقریب سالگرہ مبارک کی تہنیت مین یہ ماہواری رسالہ

جسمین

نظم و نثر کے اخلاقی علمی سوشیل ظریفانہ مضامین درج ہونگے اور جسکے بانی مبانی

عالیجناب راجہ راجایان مہاراجہ کشن پرشاد المتخلص بہ شاد تلمیذ حضرت

آصف ظل سبحانی پیشکار و وزیر افواج سرکار عالی ہین حسب الارشاد

مہاراجہ محتشم الیہ زیر نگرانی ٹھاکر پرشاد صاحب شوق

محبوب پریس حیدرآباد دکن علاقہ پیشکاری سے شایع ہوا

فہرست مضامین رسالہ دبدبہ آصفی

شیطانکی آنت

بعض مضامین نامہ نگاران ذیشان نے ایسے بھیجے جنکی نسبت عنوان مندرجہ بالا
کی پھبتی ٹھیک عائد ہوتی ہی مضمون کیا ہین کہ طول امل کے ناناجان کے بھی
دادا۔ پڑہتے پڑہتے آندہی روگ آجائے۔ اور ناظرین کو اس کڑی منزل مین
چلتے چلتے تہک کے زبان حال و قال دونون سے تدبیر الدولہ منشی مظفر علیخان
آسیر لکھنوی برّد اللہ مضجعہ کا یہ مصرع پڑہنا پڑے ہے۔

مین سُست قدم دن کوئی دو چار گھڑی ہی

پر ظاہر ہو کہ یہ ایک ماہواری رسالہ ہی اس رسالہ مین ایک دررسالہ نکالنا یعنے
رسالہ دررسالہ یعنے چہ۔ اس قسم کے مضامین جنکو نامہ نگار شیطانکی آنت
کی امان بناتے ہین ہرگز درج دبدبۂ آصفی نہونگے۔ آزمودہ کار نامہ نگار
خوب جانتے ہین کہ ایجاز مخل اور اطناب ممل دونون داخل عیب ہین
اور مخل فصاحت مضمون ما قلّ و دلّ ہونا چاہیے کوزہ در یا نوش نہ مختصر
ایسا کہ مطلب غت ربود ہو جاے۔ نہ طویل ایسا کہ پڑہتے پڑہتے طبیعت
بیزار ہو۔ اگر درخانہ کس است یک حرف بس است۔

اڈیٹر

انطباع اشتہارات

اب بفضلہ ہمارے رسالہ دبدبہ آصفی کی اشاعت روزافزون ترقی پر ہے اور آئندہ اور بھی امید ترقی کے سامان کی نظر آتی ہی لہذا تجارت کی ترقی کے لیے ہم دبدبہ آصفی مین چند صفحے خاص اشتہارات تجارتی کے لئے اضافہ کرین گے اور اِس بات کا خیال رکھین گے کہ اجرت طبع اشتہارات معمولی اجرت سے بھی کم ہو۔

افسوس ہی کہ باوصف اشاعت اخبارات ابھی تک ہمارے ملک کے تاجرون کو اخبارون مین اشتہارون کے چھپوانے کا چندان شوق نہین ہی۔ اس سے تو اہل امریکہ و یورپ ہی خوب واقف ہین اور اسی ذریعے سے سیکڑون کی جگہہ ہزارون اور ہزارونکی جگہہ لاکھون اور لاکھون کی جگہہ کرورون روپیے پیدا کرتے ہین۔ کل نامی نامی اخبارون رسالون صحیفون مین اشتہار موجود۔ ڈبیوے مین اشتہار چھپے ہوے چرٹ سگار سگرٹ کے ذرا ذرا سے بکسون پر

اشتہار دیکھ لیجیے۔ ریل کے اسٹیشنون پر موجود ہیچم صاحب کی گولیان ہالوے کے جوب اور مرہم تمام دنیا کے اخبارون مین پڑھ لیجیے اور دوا کے اخبارون مین ممیرے کا سرمہ۔ یہ تیہر کس ظالم نے مارا یعنے خضاب کا اشتہار زبدۃ الحکما غلام نبی حکیم لاہوری کا اشتہار یہ سب کثرت سے چھپتے ہین اصغر علی صاحب اور منشی نثار حسین صاحب نثار کے عطر کے اشتہارون نے انکو بڑا فائدہ بخشا۔ محمد علی اعظم علی کی دوکان خوب چمک گئی اور اشتہارونکے ذریعہ سے اُنکا خمیرہ اور دوسرے اتبنا کو خوب بکا۔ ناولون اور کتابون کے اشتہارات سے مصنفون نے فائدہ کثیر اُٹھایا۔ کانپور کے چرمی کارخانونکی بذریعہ اشتہارات دور دور تک شہرت ہوئی اور مال خوب بکا ہمکو تحقیق طور پر معلوم ہوا ہی کہ جیبی گھڑیون اور سستی کلاک گھڑیون کے اشتہار چھپوا کر لوگون نے بڑا نفع حاصل کیا۔

جن تاجرون کو اشتہارون سے بکثرت فائدہ ہوا اونکو اب ایسی چاٹ پڑ گئی کہ مختلف مقامون پر اُنھون نے ایجنٹ مقرر کر دیے کہ ادھر نیا پرچہ شایع ہوا اور اُنھون نے اپنا اشتہار چھپوانا شروع کیا۔

ناواقف آدمی اس گر کو نہین جانتے کہ اگر اشتہارون کے چھپوانے مین فی سال دو سو روپیہ صرف ہونگے تو دس ہزار کا فائدہ بھی

ہو گا۔لندن کے کسی اخبار مین لکہا تہا کہ ایک مشہور تاجر نے اس زعم فاسد اور خیال باطل سے کہ ابتو مین خوب چمک گیا ہون تجارت کا ستارہ چمکا ہوا ہی۔ رتی بلند ہی۔ ادنیٰ اعلیٰ سب نام سے واقف ہو گئے ہین پھر صدہا پونڈ کا فضول خرچ اپنے اوپر کیون گوارہ کرون ایک سال اشتہار نہین چہپوائے آخر کار اُنکو معلوم ہوا کہ اِس غلطی سے اونکا اس قدر نقصان ہوا کہ اشتہارونکی اجرت بیس۲۰ برس تک کے لئے کافی ہوتی۔

ہم حیدرآباد کے تاجرون سے اجرت اور مقام کے تاجرون کی نسبت کم لین گے۔

اڈیٹر

حیدر آباد کا محرم الحرام سنہ ۱۳۱۶ھ

حسنین کا غم کرو محرّم آیا	سر پیٹ لو مومنو کہ ماتم آیا
تا شاہ و فلک پر بھی ملک ہین غم مین	روتے ہین یہ کہکر کہ مہِ غم آیا

اس بدیہی امر سے کوئی انکار نہین کرسکتا۔ کہ سبط نبی۔ آلِ رسولؐ فاطمہ زہرا کے لال۔ شہ مردان کے نور بصر کے کفار ناہنجار کے ہاتھو نسے مارے جانے کا جس قدر سوگ دنیا نے لیا۔ اسقدر ابتدائے آفرنیش سے از آدم تا ایندم۔ ماہ سے ماہی۔ اور سمک سے سما تک کسی نے کسی کے قتل کا رنج نہین لیا۔ اس حادثہ جگردوز کو بارہ تیرہ سو برس گذر گئے۔ مگر جون جون غم پُرانا ہوتا جاتا ہے۔ تازہ ہوتا جاتا ہی۔ ہائے ہائے۔ سبط محبوبِ رب اور یون تشنہ لب۔ رسولؐ اللہ کے نواسے۔ اور یون پیاسے جس نے رحمت باری کے کرورون سمندر بہا دئے۔ اُسکے شیر خوار ننھے بچے۔ ایک ایک بوند کو ترسین۔

بہلا ایسے شقی القلب کافرون پر فلک سے انگارے کیون نہ برسین مختار
سلسبیل کا خاندان تشنہ کام۔ لعنت تُفو بر تو اے چرخ نافرجام۔ ذوالجناح
تک شاہ مومنین کے مصائب دیکھکر رو دیا۔ مگر شمر لعین کو رحم نہ آیا۔ نازنین
نازنین گلے تیغ خون آشام سے کاٹے گئے۔ ظلم وجور کے کوہ سے
دریا پاٹے گئے۔ تلوارونکی بجلیون کا چمکنا۔ اور سنانون کا لچکنا۔
بیکسون کا قیدخانے جانا۔ لب خشک۔ گلو خشک۔ دہن خشک۔
شام مین آنا۔ دردا۔ وامصیبتا۔ واحسرتا۔ اِسوقت قلم صفحۂ قرطاس پر
اشک بہاتا ہے۔ کلیجہ مُنہ کو آتا ہے۔ غازیون کا جیالاپن۔ کافرونکی
عیاری۔ مگر واہ رے۔ شیرخوار۔ شمر کی فوج کے لاکھون پر۔ ایک
بہاری۔ اور کیون نہو۔ آل قلعہ کشاے خیبر علی اکبر۔ اور علی اصغر۔
حضرتِ قاسم کا دولہا بنتے ہی اجل سے ہمکنار ہونا۔ مرگ سے دوچار
ہونا ہمشکل پیمبر کی عین پریشانی مین راستبازی۔ عمر سعد کی مکّاری
اور فسونسازی۔ عباس علمدار کا شانون پر تلوار کے زخم کاری کہانا
اور شام کے لشکر مین گہر جانا۔ رن کی لال لال زمین مین کہین تبر تھے
کہین تیر۔ کبہی عباسِ دلاور زخمی ہوے۔ کبہی حضرت شبیر۔ ادہر شامیان
لعین خون کے پیاسے پہرتے تھے۔ ادہر شیران شیر گرجتے تھے۔
بپہرتے تھے۔ جلو مین روح الامین دفترنجات در دست۔ غازیانِ خدا

بادۂ شوق شہادت مین مست۔

الغرض جہان محرم کا چاند دیکھا۔ یہ سین جو سچا واقعہ میدان کربلا کا ہے آنکھون مین پہر گیا۔ گویا محرم ماتم اور عزاداری اور مجالس غم اور ذکر مصائب خامس آل عبا علیہ التحیۃ والثنا شیون شین بکا وبین سے سراپا رنج والم کی تصویر بنا رہتا ہے۔ مگر ہان۔ روشنی اور سبیلون اور خیرات کا اہتمام۔ اور رنگ سوانگ کے میلے جوگی جوگن رنگیلے انکے جمگھٹے جب نظر آتے تھے تو کچہ دل بہلجاتا تہا۔ مگر اب کے ان سب سوانگونکا رنگ بدرنگ ہوگیا۔ گو روشنی وغیرہ جو کچہ ہوئی معمولی جگہون مین ابکی بھی نظر آئی۔ مگر وہ ضو نہین تھی ٹمٹماتی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ اور نہ وہ رونق بہار افروز کی ہوا چلتی تھی جس سے غمگین دل ذرا بہل جاتے تھے بلکہ عالم نظر مین چوطرفہ سناٹا ایک عجیب قسم کا سین پیش نظر تہا۔ جو ایسا اتفاقی کبھی اس دارالسلطنت کے اسٹیج پر اس قسم کا کبہا ہوا ہمتو بقول شخصے کے آمدی کے پیر شدی بوڈھے بوڈھون نے بھی نہ دیکھا ہوگا۔ آخر اس طول بیانیکا کوئی نتیجہ اور یہ بے لطفی کا کوئی سبب؟

صاف ظاہر ہے۔ کہ برخلاف سنین ماضیہ اس مرتبہ حضرت قدر قدرت خاقان ابن الخاقان حضور پرنور بندگانعالی بلدہ مین رونق بخش اور رونق افروز نہ تھے۔

عشرے کا سارا ٹھاٹھہ مہیا ہی شہر مین		اور روشنی سے عقد ثریا بھی مات ہی
	پر لطف کیا ہی شاد کہ شہر ہین شکار مین دولہا کے دم کے ساتھہ یہ ساری بات ہے	

حضور بندگانعالی کے رونق افروز نہونے سے رعایا کا علاوہ اسکے کہ اپنے بادشاہ کے دیکھنے کو ترس گئی۔ غربا اور مساکین بھی ترس گئے۔ محرم کے زمانے مین حضور اقدس خلد اللہ ملکہٗ پنج محلہ مبارک مین جلوہ افگن رہتے تھے۔ اور ہزارہا روپیہ فقیرون غریبون کو خیرات مین عطا ہوتا تھا اور رنگ اور سوانگ والے اس حیلہ مین مالامال ہوجاتے تھے۔ اور سال بھر گھر مین بیٹھکر مزے سے کھاتے تھے۔ ابکی انکی ایکسالہ امیدونکی شہادت ہوگئی۔ یون توجو فردبشر سیم وزر پاے گا جسکا کھائیگا اوسکا گائیگا۔ مگر علاوہ روپیے سے جھولی اور دامن اور جیب بھرنیکے یہ شرف کیا کم تھا۔ کہ ایسے نظام جم احتشام سنجر احترام کے دیدار عظمت بار اور اونکے دست مبارک سے دُرو دینار پاتے تھے۔ اور اپنی اس سعادت پر فخر کرتے اور اتراتے تھے۔ گو انشاء اللہ تعالی۔ آئندہ محرم مین ہر غریب اس قدر پاے گا کہ امسال کا معاوضہ ہوجائیگا۔ مگر اس سعادت عظمیٰ وہ کیا؟

شرف قدمبوسی حصول دیدار شہریار سے جان نثارون کا ابکی

محروم رہنا۔ اور سال بھر تک چشم انتظار نرگس وار۔ وا۔ رکھنا پڑیگا۔ ع

کجا بودم کب کجا تاختم

کیا کہتے کہتے کیا کہہ گیا۔ ہان مومنین اب صرف یہ کہکر ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہین کہ دیکھو شہداے دشتِ کربلا گرفتار رنج و بلا نے کیسے کیسے صدمے سہے۔ مگر تا دمِ مرگ صابر رہے۔ پیاسون مرے۔ مگر اُف تک زبان پر نہ آئی۔ وہی شکر اور خدا کی درگاہ مین جبہہ سائی کی اُنکے رنج و ملال کو یاد کرو۔ اور اُسپر اُنکے صبر و استقلال کو یاد کرو ؎

پیاسے تھے وہ کہ ہونٹھ تک آگئی تھی جان

صابر تھے ایسے لب پہ نہ پھیری کبھی زبان

ماہِ محرم مین اہلبیت کا ماتم کرنا ضرور مومنون کا ایمان ہی۔ جور و جفا کے نیزے جاندسی چھاتیون پر چلے۔ مگر غازی حجازی میدان سے نہ ٹلے اللہ رے کمال اور اللہ رے استقلال اُدہر لعینون کے کڑکیتون کا کڑکا ادھر یہ تو کیا۔ انکا گھوڑا تک نہ بھڑکا۔ رضا و شکر انکا شعار تھا۔ ایک ایک بچہ امت کے نام پر نثار رہتا۔ بس انکا صبر کرنا ہنسی خوشی سے مرنا اُنسے سیکھو۔ اُنکے نام پر مال و متاع علیٰ قدر حیثیت نچھاور کرد اور باور کرو کہ جوانِ شہدا کے نام سے دو گے۔ اسکا ہزار چند عاقبت مین لوگے۔ غلامِ حسنین بنکر پیاسون کو شربت برفاب پلاو سبیلین بٹھاؤ ؎

رومال نہ اشکو ںسے بھگونے پائے		منہ آبِ گہر سے بھی نہ دھونے پائے	

کیا جلد ہوا ماہِ محرم آخر
جی بھر کے حسینؑ کو نہ رونے پائے

کشن پرشاد عفی عنہ

کاشتکاری صنعت تجارت وملازمت ہند

کوئی ملک اور قوم بغیر عمدہ ذرایع اور وسیع اسباب کے خاطر خواہ ترقی کرنے کے لایق نہین ہوسکتی اور یہ مسلم مسئلہ ہی کہ علم سے قوت ادراکیہ کو تقویت اور مادۂ فہم وفراست کو ترقی وجلا ہوتی ہی۔ اور اسمین شک نہین کہ علم اسباب وذریعہ ترقی وباعث جلاے ہر پیشہ وہر ہنر مان لیا گیا ہے اگر کوئی ذی علم کافی سرمایہ سے کسی ایک صنعت ودستکاری یا کسی پیشہ کی طرف برغبت خاطر متوجہ ہو تو کامل الفن ہوجانے مین کلام نہین ہوسکتا اور جن ممالک مین اسوقت نئی نئی اشیا دستکاری کے ذریعہ سے بنتی اور ترکیب پاتی ہین اور ہر روز انواع اقسام کی کلین اور طرح طرحکے عمدہ ونفیس چیزین ایجاد ہوتی رہتی ہین۔ کیا یہ لوگ ہماری طرح غیر تعلیم یافتہ ہوتے ہین؟ نہین بلکہ یہ لوگ بڑی بڑی یونیورسٹی کی اعلی التعلیم یافتہ اور بڑی بڑے اسناد وڈگریان حاصل کئے ہوے ہوتی ہین اور جب اونہون سے حسب خواہش ایک حد تک کامیابی حاصل کرلی اور کسی ایک کام کی جانب موافق مذاق ومناسب طبع توجہ کرتے ہین تو پہر جیسی کچہ کامیابی ہوئی ہے

ظاہر ہو کہ ایک حد تک موجد کہلائے لگتے ہین - یوروپ کے مشاہیر و دولتمند اشخاص کی فہرست دیکھنے سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ بڑے بڑے کارخانے اور کمپنیون کے بانی ومالک اور عمدہ اور بڑی مفید وکار آمد اشیار کے جلا دینے والے جن کے نام اشیار پر خطابون کے ساتھ ثبت رہتے ہین اونمین سے شاید ہی کوئی اس فہرست سے علیحدہ ہو سکتا ہو یہ محض اعلیٰ تعلیم ہی باعث ہو اور ساتھ ہی اوسکے صنعت وحرفت وتجارت کی طرف توجہ - کیا ہند مین بھی ایسی مثال کوئی بتلا سکتا ہے - اعلیٰ تعلیم تو کجا کوئی چھوٹی سی چھوٹی ڈگری کا بھی حاصل کرنے والا صنعت حرفت وتجارت کی جانب اپنی توجہ مبذول کرتا یا اسکو کرنا پسند کرتا ہے؟
ہندوستان مین تو بالعموم تجارت ودستکاری نفرت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے - اور اسکو اختیار کرنے والے ذلیل اور کم ذات خیال کئے جاتی ہین اور جو لوگ اسکو کئے ہوے ہین علی العموم فرقہ جہلا و کم مایہ مین سے ہین مگر باوجود عدم تعلیم کے یہ گروہ بالخصوص ملازمت پیشہ سے بدرجہا معتمد ودولتمند ہے - اور رہے آزاد - نہ کسی وقت کے پابند نہ کسی دربار کے مطیع نہ تنخواہ وضع ہونے کا خوف نہ وظیفہ کم ہونے کا ڈر - دیانتداری - خوش اخلاقی - اور نیک چلنی باعث فروغ وموجب نمایان ترقی ہے - ہندی مثل ہو کہ اوّل کھیتی مدہم ویپار نکسٹ - چاکری - بھیک ندان - کاشتکاری - گو یہ پیشہ دنیا کے کل

پیشون اور تجارتون سے اعلیٰ ترین ذریعہ دولتمندی کا مان لیا گیا تھا۔ مگر
کاشتکاری کے واسطے بہت تجربہ اور استقلال ہونا چاہیے۔ اور آجکل کی
رفتار اور مذاق طبیعت کے خلاف بھی ہوگیا ہے اور ہماری برٹش گورنمنٹ
کے بڑے بڑے چارج وٹیکس نے کاشتکار پیشہ کی حالت بالکل خراب کردی
ہی۔ اور متعدد بار کی پیمایش واضافہ لگان سے ہند کی حالت ناگفتہ بہ ہوگئی
ہے۔ اور جن فوائد کے لحاظ سے اس پیشہ کو اعلیٰ ترین ومعزز پیشہ مانا گیا تھا
اب اسمین اوسکا عشر عشیر حصہ بھی باقی نہین رہا۔ مگر تاہم کوئی باقاعدہ مفید زراعت
کسی تعلیم یافتہ کے ذریعہ سے کافی سرمایہ لگا کر کیجاوے تو ملازمت پیشہ سے
بدرجہا مفید ثابت ہوگی اور یقیناً نمایان فائدہ حاصل ہوگا۔ صنعت وتجارت
اسکو بالعموم ہر وقت اور ہر زمانہ مین فروغ حاصل رہا ہے۔ اور یہ پیشہ ایسا ہے
گذشتہ زمانے مین ہند وعرب وغیرہ مین قدر وعزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا
تھا جیسا کہ اب یوروپ مین دیکھا جاتا ہے۔ اور یوروپ مین لوگ اسکے
بدولت بڑے بڑے دولتمند ومالدار بنی ہے۔ لکھ پتی۔ کروڑ پتی تو شمار ہی
مین نہین۔ اربون روپیہ بھرا ہے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہی ہے کہ ممالک یوروپ
کی مالداری ملازمت یا کاشتکاری کی وجہ سے ہے؟ نہین۔ بلکہ تجارت
ودستکاری کی وجہ سے ہے۔ آج یوروپ کل برّاعظم سے باعتبار وسعت
وآبادی وبلحاظ مالداری ودولتمندی۔ ترقی تہذیب وشائستگی وتقویت جنگی

سبقت لے گیا ہی۔ اور تمام سلطنتین گریٹ برٹن کا علی الخصوص مالدار مین لوہا مانتے ہین۔ اور اسی پیشہ کی بدولت ممالک بالخصوص ملک ہندوستان ہاتھہ آیا۔ ناظرین تواریخ ہین کو یاد ہوگا کہ پہلے پہل ابو المظفر محی الدین محمد اکبر شاہ غازی کے وقت مین اہل انگلستان کی آمد ورفت تجارت کے ذریعہ سے ہندوستان مین ہوئی۔ ہندوستان جو باعتبار آب وہوا پیداوار اور مالداری وزرخیزی جنت نشان کے لفظ سے کہا جاتا ہی۔ محض اسیوجہ سے کہ اسکی زرخیزی ومالداری دور دور ممالک مین مشہور ہوگئی تھی اور اسی لالچ سے ایک نہ ایک حیلہ سے مختلف قومین آئین اور کچھہ نہ کچھہ فائدہ حاصل کیا۔" اور کم وبیش سلسلہ عالمگیر کے وقت تک جاری رہا مگر کوئی فروغ نہین ہوسکا۔ کیونکہ یہ سلاطین بڑے مُدبر الوالعزم۔ بیدار مغز وجابر تھے۔ اور اسوجہ سے کسی کو مکروزور وسازش کا خیال تک نہین ہوسکتا تہا۔ خود اہل ہند صناع ودستکار تھے اور حوصلہ افزائی وقدردانی ہوتی تھی۔ مگر بعد عالمگیر کے جب مختلف صوبجاتِ ہند مین بدامنی پہیل گئے اور صوبدار ورئیس جہان موقع ملا جابجا ملک دبالیا اور خود مالک بن بیٹھے اور دہلی کی باشاہت براے نام ایک محدود حد تک رہگئی۔ اور اِس طوفان بے تمیزی مین نئے رئیسون نے ایک دوسرے پر فوج کشی اور حملہ آوری کرنی شروع کردی ایسے وقت مین کہ ہند کے رئیسون مین آپس مین نفاق تہا اور

نا اتفاقی کی آگ مشتعل بلکہ شعلہ زن تھی"۔ یوروپین پالیسی نے موقع کو غنیمت جانکر بشرائط کسی ایک فریق کے جانبدار و معاون بنکر اور دوسرے کو شکست دیکر اپنے مطالب مین بہت دلونکی کوششون کے بعد کامیابی شروع کی۔ یعنے کسی قدر حصہ ملک پر حسب شرائط قابض و مالک ہوے۔ اور چونکہ اوسوقت مین ہندوستان مین پھوٹ تو تھی ہی اور ایک دوسرے پر فوج کشی کرتا رہتا تھا۔ انگلستان کسی فریق کا موقع سے بشرائط حامی بنکر اپنا مطلب نکالتا رہتا تھا۔ اور بوجہ نا اتفاقی و نا عاقبت اندیشی رؤساء ہند کی گریٹ برٹن بتدریج مالک ہند بنگیا۔ اور دہلی کا اخیر حکمران محمد بہادر بادشاہی کے زمانہ کے بعد برٹش گورنمنٹ کمپنی کے نام سے سکہ جاری کر کے باشاہت کرنے لگے۔ اور ۱۸۵۷ء کے ہنگامہ کے بعد کوئن وکٹوریہ ملکہ معظمہ قیصر ہند کے نام سے سکہ نامزد کیا گیا۔ اور اس طرح سے تجارت کو بادشاہی کا فروغ حاصل ہوا۔ مگر اہل ہند باوجود ان سب باتون کے جاننے کے اس پیشہ کو ایسا ذلیل و حقیر سمجھتے اور ایسی بُری نگاہ سے دیکھتے ہین کہ اسکو اپنے واسطے دیکھنا دوبھر معلوم ہوتا ہی۔ گو سب ضروریات اسی ذریعہ سے رفع ہوتی ہین۔ اور دوسرونکے ذریعہ سے دوسرونکے دست نگر ہو کر رفع ضروریات کرتے ہین مگر اسپر بھی شرم نہین آتی۔ خیال نہین ہوتا مفلس قلاش بنگئے بے دست و پا ہوگئے۔ اغیار لوٹے لئے جاتے ہین کچھ پرواہ نہین۔ ہمارے یہان سے۔ گندم نیل افیون

چاول مصالحہ جات کوڑیون کے مول لیجاتے ہین اور اوسکو بذریعہ دستکاری دوسری عمدہ شکل مین منتقل کر کے لاتے ہین اور ہمسے کوڑیونکے عیوض اشرفیان اور ایک ایک کے عوض سو سو لیجاتے ہین۔ ہمارے گالون پر جون بھی نہین چلتی۔ دن رات ہم مفلسی کی بلا و عذاب مین مبتلا ہین مگر اسپر بھی اس پیشہ کو اُسی حقارت کی نظر سے دیکھتے ہین گو یہ ضرور ہے کہ ہندوستان تہیدست ہی۔ اوسکے پاس سرمایہ نہین۔ اوسکا کوئی سرپرست نہین۔ پرسانِ حال نہین اور علمی اوزا نہین دوسرے ممالک کے مقابلہ مین پاسنگ بھی نہین۔ مگر طبیعت راغب اور متوجہ ہو تو سب کچھ ممکن ہے مگر یہان تو فاقہ کشی سے جان پر آبنی ہے اور ہر قسم کی ذلت و مصیبت مین مبتلا اور ہر قسم کی سختی برداشت کرتے ہین۔ مگر اصلا کمناتے نہین۔ ویسے ہی خواب غفلت مین مدہوش بےخبر پڑے سو رہے ہین جیسا کہ تخمیناً ایک صدی پیشتر سے ہوتے ہین۔ بیدار ہونے کا نام ہی نہین لیتے حالانکہ اب وہ وقت نہین رہا کہ خواب خرگوش مین پڑا اوہا جاے اور وقت غنیمت کو یون ہی ضائع کیا جاے۔ ذرا آنکھ کھولکر عبرت کی نظر سے دیکھو کہ دنیا کس قدر ترقی کے زینہ پر چڑھ گئی ہے اغیار بازی لے گئے اور ہم ابتک خواب غفلت کی نیند لے رہے ہین اور اب بھی آنکھ نہین کھولتے جاپان کو دیکھو کہ زمانہ موجودہ کی رفتار کے موافق کیسی ترقی کی ہے۔

ایسا چھوٹا جزیرہ اور ایسی تعجب انگیز ترقی کرے۔ کیا ہندوستانکو شرم کرنیکا موقع نہین ہی۔؟ چین کی زرخیزی اور آبادی تمام دنیا مین ضرب المثل کیطرح مشہور اور صفحات تواریخ پر ہین۔ اور تجارت وصنعت ودستکاری ساری عالم مین روشن ہو چکی ہے مانی وبہزاد سے سرزمین مین گذرے ہین جو قلمکاری ومصوری مین موجد ہی نہین تھے بلکہ اس فن مین انکو اعلیٰ درجہ کا کمال وفروغ حاصل ہوا ہی۔ زمانہ سلف مین سلطنت چین کو جو کچہ عروج تہا۔ اور جو وجاہت وحشمت اور شوکت دوسرے عظیم الشان سلطنتون کے مقابلہ مین اسکو حاصل تہی محتاج بیان نہین۔ کسی سلطنت کی یہ جرأت نہین ہو سکتی تھی کہ اسکی طرف آنکہہ اوٹھانیکا خیال کر سکے۔

مگر اب ایک ادنیٰ جزیرہ جاپان نے نہایت دلیری سے مقابلہ ہی نہین کیا بلکہ نہایت ذلت کے ساتھ شکست دیکر اپنے کو ایک شجیع جوانمرد اور ایک باقاعدہ سلطنت ثابت کر دیا ہی چین کے مقابلہ مین جاپان کیا بلحاظ وسعت وآبادی اور کیا بحیثیت مالی ایسی ہی ہے جیسے کہ ٹرکی کے مقابلہ مین یونان۔ مگر یونان نے دوسرون کے برتے پر سر اوٹھایا ایسی منہ کی کھائی کہ ہمیشہ کیلئے تنبیہہ ہو گئی۔ اور اس ذریعہ سے دوسرے ممالک کو بھی بخوبی ٹرکی کی قوت عظمت وشان کا از سر نو اندازہ ہو گیا۔ کیونکہ ٹرکی زمانہ کی رفتار کے موافق ہر پہلو اور ہر حیثیت سے ترقی کر رہا ہے۔ اور نوجوان ٹرکی نے ثابت کر دیا ہے

کہ اوسکو بیمار وضعیف کے الفاظ سے مخاطب کرنا کس قدر بیجا تہا - اور سلاطین یورپ لوہامان گئے اور اپنی غلطی کے خود معترف ہوے - اور چین نے ترقی کی جانب نظر کرنا کیا معنی خیال بھی نہین کیا - جاپان نے اسوقت وہ وہ ترقی کے منازل طے کئے ہین کہ وہ کسی سلطنت کا کسی امر مین دستنگر ومحتاج نہین ہے - اور اگر وہ یون ہی ترقی کے منازل طے کرنے مین کوشان رہیگا تو ایک دن وہ فرسٹ کلاس کے لسٹ مین شمار کرنے کے قابل ہوجائیگا - جاپان یا دوسرے ممالک کو کیون یہ ترقی نصیب ہوئی ہے - ؟ یہ ترقی محض تجارت ودستکاری کی بدولت حاصل ہوئی ممالک غربی ونیز جاپان نے جو نمایان وتعجب خیز ترقی کی ہے - تمام دنیا پر روشن ہو کہ تجارت صنعت اور دستکاری ہی کی بدولت یہ شرف حاصل ہوا ہی - مگر ہندوستان کو مطلق اسکی پرواہ نہین - وہ لوگ جنکو مفلسی کا عذر وکم مائیگی کی مجبوری ہے وہ ایک حد تک معذور سمجھے جا سکتے ہین مگر جو لوگ باوجود کسی قدر یا بہمہ وجوہ دستگاہ وقدر رکھتے ہوے توجہ نہین کرتے اور اپنے ملک کی بہبودی وترقی کا خیال نہین کرتے وہ اپنے ہی اوپر ظلم نہین کرتے بلکہ اپنے ملک اور اپنے ہموطنون پر ستم کر رہے ہین - بانی اسلام حضرت پیغمبر آخر الزمان حضرت رسول مقبول صلعم نے ابتدا مین حضرت بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے ایجنٹ ہوکر تجارت کو کیسا کچہ سنبہالا اور

حسن دیانت داری۔ نیک نیتی۔ خوش اسلوبی اور خوش اخلاقی سے اُسکو ترقی
دی اوس سے تواریخ کے صفحات شاید اور مملو ہین اور جن لوگون سے معاملہ اور
رابطہ ہوا ہی۔ وہ اپکی دلداد تھے خلفاء راشدین نے نمایان ترقی کی اور
اور اسی کی بدولت عرب تمام دنیا کے مالک بن بیٹھے تھے۔ تجارت عرب
مشہور ہی اور تمام کلی وجزئی اشیاء اور ہر ایک قسم کی مصنوعات کی انہین نے
ایجاد کی ہی۔ انہین کی تجارت کا سکہ تمام اقالیم مین رائج تہا۔ کون ملک اور
کون خطہ ایسا ہی کہ جسکو انہون نے اپنی قدوم سے رشک گلزار نہین کیا؟
وہ کون ہی جو انکے خوان بدیع کا ذلہ ربا نہین ہے۔ ریل۔ گھڑی اور دیگر
اشیاء جو اسوقت یورپ مین ایجادات مانے جاتے ہین سب عربون کی
ایجاد ہے۔ گھڑی خلیفہ ہارون الرشید کے عہد سعادت مہد مین ترتیب
پا کر پیش کی گئی تھی۔ تفصیلی حالات کے واسطے ایک رسالہ علیحدہ مرتب
ہونا چاہیے۔ اگر ہندوستان کے امرا اور رؤسا و والئی ریاست و فرمانروا
سلطنت اسکی جانب توجہ فرماوین اور کافی سرمایہ سے مختلف کارخانے
کہولدین تو ما ورا اسکے کہ اونکا روپیہ ایک عمدہ کام مین صرف ہوگا۔ اُنکے
خزانہ کو خاطر خواہ توفیر بھی ہوگی اور ملک اور قوم و رعایا کی جسقدر بہبودی
و ترقی اسمین مدنظر ہے وہ بالخصوص ممالک گریٹ برٹن کے دیکھنے سے
معلوم ہوسکتا ہی کہ اونہون نے کسقدر ترقی کی ہی اگر رؤسا ہند تھوڑی

توجہ مبذول فرماوین توچندروز مین ہند بھی مالدار کہلانے لگے گا اور ہم سے مفلسی کا عیب جانے کے علاوہ ہماری جانب کوئی ذلت وتحقیر کی نظر نہ اوٹھا سکے گا۔ اور ہم اسطرح دوسرونکے دست نگر ومحتاج نہ رہینگے جیسے کہ اب ہین اور اُسوقت ہم کچھ کرنیکے لایق ہوسکین گے۔ اور ہاتھہ پانون ہلا سکین گے۔

ملازمت جسکو تابعداری وغلامی کے لفظ سے بھی تعبیر کرتے ہین اسکو فلاسفر تجربہ کار نے تیسرے درجہ مین رکھا ہی اگر اور کوئی صورت ممکن ہوتی تو یہ لفظ اس سے بھی نیچے رکھنے کے لایق تھا۔ کیونکہ یہ پیشہ نہایت مجبوری سے اختیار کرنیکے قابل ہی۔ اپنی اوقات روزانہ یا اپنی عمر عزیز کے کسی حصہ یا ایک بڑے حصہ کو کسی محدود یا غیر محدود وقت تک کے لئے کسی نقد معاوضہ مین دوسرے کے اختیار وقدرت مین دیدینا یعنے اپنی آزادی کو کسی کے ہاتھہ فروخت کرنا ملازمت کہلاتا ہی۔ گوصریحًا یہ پیشہ وقعت کی نظر سے دیکھنے کے قابل نہین ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہین کہ ہند مین بالعموم نہایت رغبت سے اپنی قدیمی پیشی کو ترک کرکے اسکو اختیار کیا جاتا ہی۔ اسکی یہی وجہ ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ ودیسی رؤسا کے دست شفقت اور ترقی تعلیم نے تمام اضلاع ہند وقصبات ونیز دیہات مین چھوٹے بڑے مدارس قائم کرکے سررشتہ تعلیم کو نہایت ترقی دی اور ہر پیشہ کے لوگ اپنے بچون کو مفت کی پڑھائی مین شامل

کرکے ایک حد تک علم سیکھا یا کچھ نوشت خواند سے واقف ہو گئے اور
چونکہ مدرسہ کی پڑھائی مین امیر غریب شریف رذیل یا پیشہ کا امتیاز نہین
کیا جاتا۔ اسلئے کہ جب ایک مدت تک ایک ہی جگہہ ایک ہی طرز سے
رہتے اور زندگی بسر کرتے ہین تو پھر اونکو مدرسے سے علحدہ ہونیکے بعد
اصلی پیشہ تجارتی۔ زرگری۔ نوربافی۔ حجامی۔ ندافی۔ مہاجنی۔ وغیرہ وغیرہ
دوکان پر کرتے حجاب معلوم ہوتا ہے۔ اور اُن شرفا اور فیلوز سے
جن کے ساتھہ ابھی یکسان زندگی کر رہے تھے۔ یکایک اِس طرح
زندگی کے پہلو بدل کر عاجزانہ گفتگو اور نرم الفاظ کا استعمال
شروع کرنا شرم معلوم ہوتی ہی۔ اور اس وجہ سے خواہ اونہون نے
کتنا ہی کم علم سیکھا ہو یعنے نوشت خواند کے دائرہ مین محض قدم ہی
رکھا ہو اور شمار ہی ہو سکتا ہو اور خواندگی کا کام تک نکر سکتے ہون
اور مالی آمدنی اصلی پیشہ سے کیسا ہی کم ہو مگر ملازمت کو اپنے قدیمی پیشہ
پر ترجیح دیجاتی ہی۔ اور اس طرح سے ہند مین بالعموم ملازمت کے خواہان
پائے جاتے ہین۔ خوبی زمانہ سے اہل قلم کے لئے روزگار عنقا صفت
ہی۔ اہل خدمت کو روزگار گھر بیٹھے ملتا ہی۔ لوگ خود تلاش کرتے اور
دس کی جگہہ بارہ[12] دیتے ہین اہل قلم مارے مارے پھرتے ہین "کس نمی پرسد"
کے مصداق ہین۔ بڑی بڑی ڈگریان حاصل کئے ہوے ہین مگر مانند

دیوانہ کوچہ گردی کرتے پہرتے ہین۔کوئی بات نہین پوچہتا۔یونیورسٹی
کی ڈگریان پاس کئے ہوے بیحد وبے شمار ہین۔مگر چونکہ ہر شخص نوکری کا
خواہان پایا جاتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ روزگار کمیاب بلکہ عنقا ہو گیا ہے
گورنمنٹ کہانتک دے اور کسکو کسکو دے۔کوئی انتہا ہو تو اندازہ کر سکے
گو گورنمنٹ انگلشیہ نے بہت سی غیر معمولی جدید شاخین روزگار کی کہولکر
بہت وسیع کر دیا ہی۔اور لکہوکہا انسانکی پرورش کا ذریعہ پیدا کر کے
رعایا پروری کیا ہے۔جو شاہان سلف کے وقت مین نہ تہین۔یا اگر تہین بہی
تو بہت محدود دائرہ تک چنانچہ ریل اور ریل کے کارخانے۔ڈاکخانجات
جنگلات۔سڑک۔پیمایش۔آبپاشی ذریعہ نہر۔کپڑے۔روئی۔وریشم کے
کارخانے۔کلون کی ترکیب محکمہ افیون آبکاری اور محکمہ اسٹامپ ورجسٹری
وغیرہ وغیرہ ایسے محکمے ہین کہ لکہوکہا اشخاص کی پرورش اینپر ہے مگر جب
ہر شخص جو برائے نام ہی خواندہ مین شمار کیا جاسکتا ہو خواہان ملازمت اہل قلم ہو
تو کسطرح ممکن ہی کہ گورنمنٹ اتنی کثیر تعداد دینٹیو آبادی کو ملازمت بہم پہونچا سکے
اور ہر فرد بشر کا ملازمت پسند کرنا محض خام تعلیم اور غیر تربیت ہونیکا باعث
ہی۔کیونکہ یہ لوگ دنیا اور بالخصوص مہذب دنیا کے حالات سے واقفیت
نہین رکہتے۔یا اونکے اپنے اون بزرگان دیرینہ خیال کی صحبت کا اثر
ہی کہ جنکے سایۂ عاطفت مین اپنی تمام عمر یا عمر کے بہت بڑے حصہ کو اونکی

صحبت مین ہمکر گذرانی و بسر کرنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ اور اسطرح سے اونکے ہمخیال بنکر تجارت و صنعت و حرفت کو معیوب خیال کرتے ہین۔ اسیوجہ سے مسلمانونکی بالخصوص و دیگر اقوام اہل ہند کی مالی حالت علی العموم بالکل خراب و ناگفتہ بہ ہے۔ باوجود بڑی بڑی ڈگریان حاصل کرنے کے روٹیونکو محتاج۔ دربدر خاک بسر مارے مارے پہرتے ہین۔ دریوزہ گری کی نوبت پہونچ گئی ہے اور گورنمنٹ انگلشیہ کے انواع و اقسام کے ٹیکس نے اور بھی مفلس و قلانچ بنا دیا ہی۔ زمیندار پیشہ کی حالت سب سے ابتر بلکہ کاشتکار اون سے بہتر ہین اگر بعد فراغ تعلیم و حصول علم مختلف پیشیون و صنعت تجارت کی طرف متوجہ ہون تو ضرور ہے کہ اُنکی حالت سنبہل جاے اور ادبار و مفلسی دور ہو جاے۔ جو اقوام ہند کہ اسوقت ذریعہ حرفت یا تجارت اپنی گذران کرتے ہین وہ ان سے بدرجہا بہتر حالت مین ہین اور نظر و نمین معتمد ہین۔ ایشیا کے دیگر ممالک افغانستان۔ چین۔ جاپان قسطنطنیہ وغیرہ بوجہ حرفت و تجارت ہند سے بدرجہا بہتر ہین۔ اور یوروپ کے ممالک بالخصوص انہین وجوہات سے مالدار ہین مگر ہم مین اتفاق نہین۔ یک جہتی نہین ملت ہی نہین۔ مروت ہی نہین۔ اتحاد نہین۔ ہمدردی و اخوت جو ہمارا اصلی جوہر و صلبی مادہ ہے۔ ہم سے کوسون دور ہے۔ نااتفاقی کے بانی حسد و کینہ کے خوگر لڑائی جہگڑا گویا خمیر مین پڑا ہے۔ علم سے بے بہرہ۔

محنت و ریاضت کے عادی نہین صنعت و حرفت کو ذلیل سمجھتے ہین اور تجارت
سے عار رکھتے ہین - فضول و بیجا مصارف و نمایشی کامون مین ہزار ہا روپیہ
گھر بیچ تماشہ دیکھنے کو تیار مگر ضروری امور تعلیم و تعلم کی طرف ایسی بے توجہی کیجاتی
ہی - کہ اس مد مین صرف کرنا گویا کنوئین مین ڈالنا ہے - اپنی ضرورت کو ہم خود نہین
سمجھتے اور بمقتضاے وقت کس قسم کی تعلیم اور کن کن امور مین روپیہ صرف
کرنا چاہئیے ہم اوس سے ناواقف ہین تو کیا امید ہو سکتی ہے کہ ہماری حالت
درست ہوگی - خدا ہی درست کرے اور سنبھالے - آمین فقط

سید محمد عبد الرزاق رضا محافظ دفتر پیشکاری

ہم اپنے نامہ نگارون کے مضامین اور خیالات اور زبان اور
طرز بیان کے ذمہ دار نہین ہین -

اڈیٹر دبدبۂ آصفی

مختصر حالات ملکہ وکٹوریہ

انکی والدہ ڈچیز ہمیشہ اونہین مشورت دیا کرتی تھی۔ اور انگلستان کا افتخار لارڈ ملبورن ملکہ کا وزیر اعظم تہا۔ ابھی تخت نشینی ہوئی تھی کہ رواج و قانون ملک کے موافق ملکہ کو حلف اُٹھانا پڑا حلف کا منشا اس قدر ہی کہ "ایمانداری اور ہمدردی قوم سے ملک کی حکومت کیجائیگی قوم کے لئے نصفت شعاری کا خیال رکھا جائیگا"

ملکہ معظمہ "لٹل وڈرنا" ۳ فروری ۱۸۴۳ء کو عام طور پر پارلیمنٹ کی افتتاح فرمایا اور خود بھی شریک ہین۔ اس پارلیمنٹ مین ملکہ معظمہ کے ساتھ شہنشاہ فرانس۔ پرنس البرٹ۔ ڈیوک آف کیمرج شریک تھے وہی لٹل وڈرنا جو آج ایک عظیم القوت ملکہ معظمہ ہے "بادشاہ فرانس کو "رومائٹ آف دی گارٹر" کا خطاب دیا جسپر عام خوشی ہوئی مگر حیف ہی! لوئیس شاہ فرانس کا یہ خطاب عام طور پر دنیا مین شایع نہین ہوا تہا کہ بیچارہ ہمیشہ کیلئے فرانس کو متنزلزل حالت مین چھوڑ گیا ؎۱

؎۱ سلطنت فرانس یورپ مین قوی حکومت ۰۰۵ میل عریض اور ۵۰۰ میل طویل ملک مین واقع ہی۔ یہان کی دیکھو حاشیہ صفحہ ۳۶

آبادی چار کرور سے کچھ اوپر ہی۔ تواریخ سابقہ کے لحاظ سے کہا جاتا ہی کہ قوم فرانس یافث ابن نوح علیہ السلام کی اولاد ہین واقعہ بابل کے بعد یہ ملک رومیونکے تصرف مین آیا اور قریب پانسو برس کے رومیون نے حکومت کی۔ یہ وہ زمانہ ہی جبکہ مسلمانون کی اوٹھتی ہوئی تلوار اسپین کو فتح کر کے فرانس کی سرسبز وادیون تک پہونچگئی تھی ایک زمانہ ترقی فرانس کا اسقدر تھا کہ انگلینڈ تک فرانسیون نے خاندان سکسان کے آخری بادشاہ کے زمانہ مین فتح کر کے چھوڑا اور اسکے بعد حکومت فرانس زوال پذیر ہونے لگی اور اسطرحکے تھوڑے عرصہ کے بعد اس ملک کی کئی حصہ خود مختار ہو کر ہر ہر حصہ آزاد ہو گیا مگر فرانس کی تاریخی حالت سنہ ۱۸۰۰ء سے کسقدر دلچسپ ہے نیپولین بونا پارٹ (غریب مزدور کا لڑکا) شہنشاہ فرانس ہو کر یورپ کی سرزمین کو ہلا دیا تھا اور جرمن سے بارہا مقابلہ کر کے زک پر زک دی تھی مصر پر بھی فوج کشی کیا۔ اور انگلینڈ کے ملک مین بھی گھس گیا لیکن ملکہ کے اقبال نے تھوڑے عرصہ کے بعد نیپولین کو نیچا دکھایا ایک جنگ مین جرمن کے بتیس ۳۲ ہزار سپاہی صرف مارے گئے تھے نیپولین ملک آسٹریا تک بڑھتا ہوا چلا گیا اور اسکو زک بھی دی بیچارہ شاہ آسٹریا خراج دینے پر آمادہ ہو گیا۔ آخر تھوڑے عرصہ کے بعد اسٹریا۔ انگلینڈ۔ جرمن۔ تینون نے ملکر نیپولین سے جنگ کیا۔ اسوقت اعلیحضرت سلطانِ روم خلد اللہ ملکہ صرف دیکھئے اونٹ کسطرف کروٹ لیتا ہی چپ بیٹھے ہوے تھے۔ مگر فرانس کو اس جنگ مین ہزیمت ہوئی اور ہزارہا افواج کا قتل ہو گیا۔ سپاہ متفقہ پیرس (دار السلطنۃ فرانس) کے فصیلون مین گھس پڑی۔ آخرش نپلیولین قید کر لیا گیا اور صلح ہو گئی۔ نپلیولین چالاکی سے ایک وقت اس قید سے بھاگا۔ مگر پھر دوبارہ قید ہو گیا اور اسی قید مین مر گیا۔ اب یہان جمہوریہ حکومت ہے۔ جو ہر پانچ سال مین صدر نشین ریاست مقرر اور بدلا جاتا ہے۔ اسکا انتخاب عموماً رعایا اور خصوصاً اراکین پارلیمنٹ پر ہے۔ پیرس بہت خوبصورت اور شہر قسطنطنیہ کے بعد دلچسپی اور عمدگی مین دوسرے نمبر پر ہے (۲۱) لاکھ کی آبادی ہے۔

انگلستان مین یہ حالت ہی تھی کہ ادہر ہندوستان مین جو ایک عرصہ دراز
سے ولیم چہارم اور ملکہ معظمہ کے تحت حکومت[۵۱] چلا آتا تہا۔ نئے نئے گل کہلائے
گئے یعنی ۱۸۳۹ء سے ۱۸۴۱ء تک افغانستان مین انگریزون نے جنگ جاری
کردی یہ جنگ مین نہ تو ملکہ معظمہ شریک ہوئین اور نہ انکا کوئی بیٹا۔ پوتا۔
شریک تہا۔ تاہم بڑے وفادار حکام شریک تھے۔ جنگ کا قصہ یہ تہا۔
امیر دوست محمد خان وزیر سے تخت لیکر اصل بادشاہ شجاع کو دین
لیکن شجاع اس جنگ مین مارا گیا یا اُسکی آنکھین نکالڈالی گئین۔ اور پھر
ملکہ نے امیر سے ۱۸۵۵ء مین صلح کرلی!۔

۵۱ انگلینڈ کی ملکہ الزبیتھ کے زمانہ ۱۶۰۰ء مین چند تجار بغرض تجارت ہندوستان پہونچے تھے۔ اور یہان دربار
مغلیہ مین رسوخ پیدا کرکے اسناد تجارت حاصل کرتے رہے۔ انکی دیکھا دیکھی ایک اور جماعت بھی انگلستان سے نکلکر
ہندوستانمین آئی اسنے بھی باضابطہ سند پائی تھی۔ اسواسطے دونون جماعتون مین کشمکش رہی۔ مگر اقبال اور
آنیوالے آئندہ کے پُرزور "حرکتین" انگریزونکے لئے یہ بات پیدا کردی کہ دونون جماعتون مین اتفاق ہوگیا
اور دونون نے ملکر اپنا نام "یونائیٹڈ ایسٹ انڈیا کمپنی" رکھ لیا اس اتفاق کے بعد جمیع اراکین وعمال کمپنی نے
زیادہ تر رسوخ دربار مین حاصل کیا اور وہ حد سے زیادہ محنت کرکے حصص ہند مین پہیل گیئن اور جسطرح ہوسکتا تہا
پولیٹکل و مہذب پیرایہ مین کامیاب ہوتے چلے گئے اُس زمانہ مین کمپنی کی رقابت کے لئے فرانیس بھی بازو کلّہ بکلّہ
جمے ہوے تھے مگر انگریزونکی خداداد لیاقت نے فرانیس کو اکھیڑ ڈالا اور اقبال نے انگریزونکا ساتھ دیکر انکو ہر ایک
معاملہ مین مظفر ومنصور کرتا چلا اتفاق وقت یا یہی مہذب پیرایہ مین انگریزونکی ایسی ابتدائی حالت مین بادشاہ مغلیہ

اور امرا و حکام کے درمیان سخت نفاق پہیلا ہتا اور آپس مین اسقدر بدنظمیان اور رنجید گیان طول پکڑ گیین کہ ایک دوسرے کا جانی دشمن بنگیا ہتا۔ آخرش زیر دست فریق انگریزونکی مدد پر لڑا انگریز اپنی فراست اور پولیٹیکل بہروسہ سے شجیع اور بہادر زبردست فریق کو شکستین دینی شروع کین۔ اور جبکہ انگریزون نے اسقدر زبر زور قوت ہندوستان مین پیدا کرلی اور اپنے قدم مضبوط جما چکے تو پولیٹیکل ہاتھہ پانون نکالنے شروع کئے۔ اور خود کئی ملکون کے جائز وارث بنگئے یہ زمانہ عالمگیر کے بعد سے غازی محمد شاہ بادشاہ تک تھا پہر تو اپنے مقبوضہ ملک کے لئے کمپنی نے انگلینڈ سے گورنر جنرل کو مقرر کرکے بہیجنا شروع کیا۔ رفتہ رفتہ صوبۂ بنگال اور مدراس اضلاع مغربی وشمالی وسط ہند قبضہ و اقتدار مین آگئے۔ غرض عرضاً ۱۰۰۰ میل طولاً ۳۰۰۰ میل پر وہ قابض ومتصرف ہو گئے۔ صرف ایک حیدر آباد دکن اُنہون نے اسطرف چہوڑ دیا ہتا۔ گجرات مین راجپوتانہ۔ پنجاب۔ ودیگر ہند وغیرہ مین کچہ تہوڑی سی ریاستین اب چونکہ ہندوستان کی سلطنت زیادہ وسیع ہی۔ بر ہمار نگون سے لیکر جبرال اور آسام تک اسکے حدود ہین اور عدن سے جزائر بیرم تک انکا قبضہ ہی۔ سنگلدیپ۔ مالدیپ تک انکے آخری نشان قائم ہوچکے ہین ۱۲

محمد رفیع الدین رفعت وکیل

حُب

حُب یعنے دوستی انسان کی ایک فطرتی صفت ہی۔ اگرچہ قسام ازل نے کسی مین یہ صفت کم رکھی ہی اور کسی مین زیادہ لیکن بالکلیہ اس عطیۂ قدرت سے کوئی محروم نہین رکھا گیا۔ پس جس شخص مین یہ صفت نہین گویا اُسکی انسانیت مین نقص ہے۔

قاعدہ قدرت کے مطابق ہر ایک انسان مین یہ صفت جس قدر ودیعت رکھی گئی ہے اُسکا اقتضا یہ نہین ہی کہ اپنے اور پرائے پر یکسان حاوی ہو۔ یعنے مان باپ۔ بھائی بہن۔ جورو بچے۔ پھر دوسرے درجہ کے رشتہ دار پھر اپنے ہموطن اور ملکی اشخاص۔ پھر اپنے ہمسایہ ملک کے لوگ۔ پھر اُس سے دور ملک کے باشندون کے ساتھ برابر برابر محبت نہین ہوتی بلکہ قادر مطلق کی کامل قدرت نے رشتۂ محبت کی استواری اور مضبوطی کو درجہ بدرجہ بنایا ہے جیسے باپ کو بیٹے سے جو محبت ہے وہ پوتے سے نہین اور جو پوتے کے ساتھ ہی وہ پروتے کے ساتھ نہین اسی طرح جو رشتۂ محبت اپنے ہموطن اور ملکی اشخاص سے ہوتا ہی وہ اپنے

ہمسایہ ملک اور دوسرے دور دراز غیر ملک کے لوگون سے نہین ہوتا۔ غرض یہ رشتہ جتنا بڑھتا جاتا ہے اُتنا ہی کمزور ہوتا جاتا ہے۔ چنانچہ اِسی قدرتی رشتۂ محبّت کے اصول پر عموماً ہر ایک مذہب مین اور بالخصوص اسلام مین احکام توریث مبنی ہین۔

بعض لوگ جو اس راے کے مخالف ہین یہ کہتے ہین کہ حب اور اُسکے مدارج اصول قدرت اور فطرت پر مبنی نہین ہین بلکہ یہ سب خیالی باتین ہین اسلئے کہ انجان بیٹے اور ان پہچان باپ مین محبت نہین ہوتی۔ صرف انسان کا پیدا کیا ہوا ایک خیال ہی جس سے محبت پیدا ہوتی ہے اور نیز وہ لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ اکثر مثالون سے ثابت ہوتا ہے کہ رشتہ داران اقرب اور ہموطنون سے زیادہ دور کے رشتہ مند اور ہمسایہ ملک کے باشندی ہمسے محبت رکھتے ہین۔ اور اُن لوگون کا ایک استدلال یہ بھی ہو کہ نفرت جو محبّت کی ضد ہی دلومین پیدا ہو جاتی ہی تو رشتۂ الفت بالکل ٹوٹجاتا ہے۔

واقعی اُن لوگون کی مثالین صحیح تو ہین مگر اُسمین مغالطہ بھی ہے یعنی قریب رشتہ والا بہ نسبت دور کے رشتہ مند کے زیادہ جزوئیت رکھتا ہو اور اسی طرح بعید بہ نسبت ابعد کے اور جزئیت خیالی نہین ہے بلکہ قدرتی ہی تو محبت بھی قدرتی ہونی چاہیئے بات یہ ہے کہ موانست محبت کو نہایت تیز کر دیتی ہے تو اُس تیزی کو بھی قدرتی سمجھنے لگتے ہین اور جب نفرت درمیان مین

پیدا ہو جاتی ہی اور اُس سے محبت کی تیزی دب جاتی ہی اور کبھی ہوئی معلوم
ہوتی ہے تو یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ قدرتی قوت ہی زائل ہو گئی حالانکہ
حقیقت مین ایسا نہین ہوتا - انجان بیٹے اور ان پہچان باپ مین وہ قدرتی
محبت اسلیے نہین جھلکتی کہ وہ نہین ہی بلکہ اسلیے کہ اُنکین موانست جو انسانیت کا
جزو اعظم یعنے باہمی شناخت د علم نہین ہے - اسیطرح دنیا مین اگر کوئی ایسی
مثال ملے کہ ایک شخص اپنے رشتہ داران اقربا ہموطنون سے زیادہ دوسرے کسی رشتہ مند
اور ہمسایہ ملک کے باشندون سے محبت رکھتا ہو تو اُسکی ایسی غیر معمولی محبت کو
اصلی محبت کے ساتھ ایسی ہی نسبت ہو گی جیسے کسی مصنوعی محبت کو فطرتی محبت
کے ساتھ ہوتی ہی - اگرچہ ابتدا مین جبتک مصنوعی محبت کی چمک دمک باقی رہی
لوگ اُسکے مصنوعی اور فطرتی ہونے مین تمیز نہین کر سکتے - مگر جب اُسکے تیزی دھیمی
پڑ جاتی ہے تو اُسکی اصلی صورت کو سب لوگ پہچان لیتے ہین - یہ واقعات ایسے
کثیر الوقوع ہین کہ زمانہ ماسبق و حال کے تاریخین اُسکی صدہا مثالین مل سکتی ہین
دنیا مین تاریخ ہی ایک ایسی چیز ہے جو ہمکو آئندہ کے لئے عمدہ سبق دیتی ہی - آج دنیا مین
جو لوگ علم و ہنر و عقل و رائے و ملک و دولت کے معراج ترقی پر پہونچکر اُستادی کا
ڈنکا بجا رہے ہین یہ قطعی تاریخ کو اونکے رہنما بنانے کا نتیجہ ہے -

میر احمد شریف

جاپان

کئی سال سے جاپان مین بہت کچھ ردّ و بدل ہونا شروع ہوا۔
مینجی[۱] اسکے معنی خوب ریاست ہی۔
جب میکاڈو کو کل حکومت کی عنان شوگون کے خاندان سے ہاتھہ آئی تو اسمین شک نہین تہا کہ وہ کل ریاست کا بھی مختار رہتا۔ لیکن حال کے میکاڈو بیدار مغز رعایا کے بہی خواہ ہونیکی وجہ سے خود غرض بھیلے نہین وئے بلکہ اپنے اقتدارات کو محدود کر رکھے ۱۸۷۵ء کے قبل ریاست کا انتظام کا کام تین وزیر اعلیٰ اور مجلس کے تفویض مین تہا۔ اسی سنہ مین ہر ایک سمت کے صوبہ وار طلب کرگئے اور اونسے جُدا جُدا اُمور مین راے کی گئی۔ من بعد تین سال کے ہر ایک سمت مین ایک ایک مجلس قائم کی گئی۔ اراکین مجلس کو یہ اقتدار دیا گیا کہ وہ وصول مالگذاری۔ عدالت وانتظام مملکت مین اپنی راے کا اظہار کرتے جایئن۔ اور اہم امور مین مباحثہ ہوکر بالاتفاق کوئی ایک راے قایم کرین۔ اِس مجلس مین شرکت کے لئے پانچ ڈالرس فیس رکھی گئی۔ اور یہ شرط رکھی گئی کہ جو شرکت کی درخواست

[۱] یہ لفظ سمجھ مین نہین آیا۔ المعنی فی البطن الشاعر۔ اڈیٹر دبدبۂ آصفی۔

کرتا ہو وہ اچھی طرح لکھ پڑھ سکتا ہو -

سنہ ۱۸۹۰ء مین میکاڈو نے جاپانی پارلیمنٹ قائم کی۔ اس پارلیمنٹ مین برٹش پارلیمنٹ کے موافق ایک "اپر ہوس" اور دوسرا "لوور ہوس" ایسی دو شاخ ہین اپر ہوس مین کل ممبرونکی تعداد ۲۵۲ ہے اسمین امیر معزز اور ریاست کے اعلیٰ عہدہ دار اراکین ہین۔ شرکت کیلیئے فیس بھی بہت کثیر ہے۔ "لوور ہوس" کے کل ممبرونکی تعداد ۳۰۰ ہے اس ہوس مین شریک ہونیکے لئے حسب ذیل شرائط ہین -

جو شریک ہونیکے لئے امیدوار ہو اوسکا سن بتیس ۳۲ سال سے زاید ہو۔ نیک چلن ہو۔ عالم ہو۔ اور ہر شریک پندرہ ۱۵ ڈالرس بطور فیس داخل کرسکتا ہو۔ ہر چہار سال مین ممبرون کا جدید انتخاب ہوتا ہے -

وقت اولی مین ایک دو بار جب پارلیمنٹ منعقد ہوئی اوسوقت سرکار کے ہر ایک پیش شدہ مسئلہ پرچا ہے وہ نیک پسندیدہ ہو اس اعتراض کے علاوہ حرکت و مخالفت ہونے لگی اسلیئے میکاڈو نے مناسب جانکر اوس پارلیمنٹ کو برخاست کا حکم دیا اور جدید انتخاب کی نسبت پبلک کو حکم دیا گیا۔ اس انتخاب مین بہت ہی دہاندل پارلیمنٹ وکشاکشی ہوئی۔ چونکہ یہ پہلا ہی وقت تھا۔ اسلیئے کوئی تعجب کی

بات نہین - اگر اوسوقت میکاڈو سے بادشاہ ہوتے تو لوگونکے نادان ہونیکی وجہ سے بڑی بغاوت پھیلتی - جاپان مین سرکاری احکام و فیصلہ پر نکتہ چینی کرنے سے سخت سزا ہوتی ہے دراست ہو کہ کوئی بادشاہ اپنی ریاست مین بیجا کام نہین کرتا، چنانچہ ۱۸۸۹ء مین ۳۴ - اخبارونکی اشاعت بند کردیگئی - اور ۱۸۹۰ء مین ایک نامہ نگار کے لئے ½۴ سال کی قید کی سزا تجویز ہوئی -

رنگ را و وکیل -

نتیجہ شرافت

انسان اشرف توہوا اورہی مگر نظرآم وغور فکر سے دیکھا جاے تو دنیا مین اسکے چہار عناصر غیر کو فائدہ بخش نہین معلوم ہوتے جیساکہ حیوان حشرات العرض بناتات کام مین آتے ہین بلکہ اشرف سے بڑہکردہ کام دیتے ہین کہ جو فائدہ اشرف سے نہین ملتا چنانچہ حیوان کل کام انسان کو حیات وبعد ممات رفع کرتے ہین علیٰ ہذا حشرات العرض وبناتات کل اصحت انسانی کو فائدہ بخشتے انسان حیات وممات کام نہین آتا پھر کیون اشرف مانا گیا صرف عقل اور علم سے نہین نہین۔

"پشو کا ہو کنہیا۔ نر کا کچھو نہوے"

"نر کرنے کری تو نر کا نراین ہوے"

اشرف سے دین دنیا مین فائدہ ضرور تر ہوتے ہین زندگی مین توکام نہ آوے بعدمرگ کیا کام آسکتا ہی۔ گو علم وعقل سے شرف ہوا توحقیقت اصلی کو بجانے تعریف انسانیت صادق نہین آتی جب اس تعریف سے منترہ ہوا

لے بہایم ۲ے ساکن متحرک سے جدا ہی ۳ے انسان ۴ے وصل سے مورد ہے۔

شرافت گم ہوئی۔
کسی کو آجتک یہ بھی معلوم نہ ہوا کہ جسم کیا چیز ہے۔
اور جسم تو جسم یہ بھی نہین معلوم ہوا کہ ناخون کیا چیز ہے۔
یہ جہان بمثل رنگ آسماو۔ خواب پریشان کی ہے صرف وہم وخیال ہے لہذا دل نادان اور چشم بینا کو چاہئے اسکی حقیقت کو سمجھے تب اشرف کا درجہ کل پاسکتا ہے۔

وقت ضرورت عزت وطہارت کاخیال معدوم ہوتا ہو ناچاری مین ناکردنی کرنی پڑتی ہو خصم باپ سے زیادہ عزیز ہوتا ہو اس جہانمین جو دل کا گرفتار ہے وہ قیدی ہو جسکا دل۔ بے قید ہے وہی مخلوق مین ایکتا یعنا شرف کا لباس اوسیکو سزاوار ہو۔ وجوہات " بے قید دل کیونکر ہوتا ہو۔ لذات محسوسات کو دل سے ترک کرے فانی کو چھوڑ دے جاودانی کو حاصل کرے سب کو برابر سمجھے حسد اور کینہ کسی سے نرکھے کوئی نیک کام کرے خوش ہو بدی سے نہ بدلے دردمند پر رحم کرے کسی کو رنجیدہ نکرے آزار ندے بدفعلی افعل سے چشم پوشی کرے مرتکب بدفعل نہو۔ صبر کو قرار دے خوشی ادر سختی کو مساوات جانے رنج وراحت کو برابر جانے دنیا مین رہا بھی تو اپنے کام مثل غیر کے کیا کتنی ہی دراز عمر ہو حرص وہوس وقت مرگ باقی رہیگی وہ رکھی۔ مگر روح اور

جسم کو دو سمجھے کیونکہ حق اور کائنات ایک ہی بقول ضامن۔

	جبتک صاف نہو دل پاک نہین ہوتا انساں[۱] یون تو ابلیس کو بھی شرطِ وضو آتی ہے	

ادنی کا دل گوشت نہین ہی بلکہ خالق کی روشنی ہی جیسا کہ سایۂ آفتاب سے جدا نہین ہی اسکا وجود خارجی نہین ہی لہذا اسپر کوئی چیز کی عبادت ضرور نہین صرف (گیان) عقل کی رسائی ہو تو دلکی بیقراری دور ہوگی تب خود آفتاب نظر آویگا۔ علم اور عقل کو وہان رسائی نہین جب دل سے دنیا کی محبت دور ہوگی خالق اور مخلوق کا فرق جاتا رہیگا کیونکہ روح خالق سے ایکتائی رکھتی ہی تب تب اشرف مخلوق ہوا اور نجات خالق پایا تب فعل دنیا کی فضیلت حاصل ہوئی ہر مخلوق کو فائدہ حاصل ہوا تب حیوانات حشرات العرض نباتات بلکہ درمیان زمین و آسمان جتنے چنیر ہین سب پر شرف حاصل کیا اگر متذکرہ بالا صفات سے مبرہ و منزہ رہا تو تعریف اشرف صادق نہ آویگی متذکرہ بالا اشکال کو نہ سمجھا اور پانیکی کوشش نہ کی شیوہ انسانیت علم وعقل تمام معدوم ہوے درجہ شرافت سے خارج ہوا اصل کٹرہ حسر کسن بھی نہ سمجھا جاوے گا۔

محمد شفیع عرف دریا خان

[۱] سبحان اللہ بجمدہ۔ اسم مبارک دریا خان۔ اور بحر کی خبر نہین۔ شاید یہ بحر تجمیق ہی۔

رقعات شاد

صریرِ خامۂ ما صوتِ بلبلان دارد
برشتۂ رگِ گل دوختند مسطرِ ما

اگر مہاراجہ سنجر فر۔ فریدون کمر راجہ راجایان مہاراجہ کشن پرشاد بہادر پیشکار و وزیر فوج ظفر موج سلطنت ابد مدت آصفی کی طبع عالی اِس شعر کو جسکو ہمنے زیب عنوان کیا ہی زبانِ حال سے مہاراجہ بہادر کی نسبت کہے تو می زیبد۔

مہاراجۂ گردون مدار نے واقعی عجب طبع رسا پائی ہی۔ یہ خداداد بات ہی کسی کا حصّہ نہین مطلع خورشید ناول جو اسم بامسمے ہی بلکہ جسکو رشک مطلع خورشید کہنا جائز ہی سرکار کی طبع وقاد کا نمونہ ہے۔

حال ہین مہاراجہ بہادر دام اجلالہٗ نے اپنے اگلے پچھلے رقعات بربناے درخواست راجہ چندا پرشاد بہادر خلف اکبر مہاراجہ بہادر ممدوح فراہم کر کے چھپوانے کی اجازت دی۔ رقعات کیا ہین قند و نبات کے ریزے ہین۔ انمول بیش بہا جواہرات کے ٹکڑے ہین ؎

جانہا حیات یافت ز حسنِ کلامِ تو	در زیرِ لب چہ شیوۂ شیرین نہادۂ

زبان واقعی آبِ زمزم کی دہوئی ہوئی ہی۔ ہر فقرہ مضمون آفرین و مضمون خیز۔ گوہر بار و گوہر بیز۔ روزمرہ۔ سبحان اللہ! بول چال بارک اللہ! اگر ایک رقعہ بھی پڑہیے تو ضرور ماننا پڑیگا کہ مہاراجہ کشن پرشاد بہادر ضاعف قدرہ بیشک لاریب اور بلاشبہ زباندان اور فصیح طلیق اللسان ہین۔ اللّٰہم زد فزد۔ جو صاحب مجہسے واقف ہین وہ اِس امر سے بھی واقف ہین کہ مین خوشامد کرنیوالے کو حقارت کی نظر اور چشم کم سے دیکہتا ہون۔ لیکن اللہ لگتی کہنا کوئی خوشامد نہین ہی۔ خوشامد تو ہم آزادہ رو آزاد منش لوگ اللہ میان کی بھی نہین کرتے۔ مہاراجہ بہادر گو میرے آقا ہین مگر خداوند مجازی ہین۔ مین چند رقعون کا اقتباس کرکے درج ذیل کرتا ہون جس سے اِس بات کا اثبات ہو جائیگا کہ سرکار والاتبار واقعی سخندان و سخن سنج و سخنور و سخن فہم ہین۔

وہو ہذا

لکھنو کا حقہ اور ربتبا کو پہونچا۔ مجہے اسوقت ایک نقل یاد آئی۔ لکھنو کے ایک رئیس بیگماتی حقہ پیتے ہوے محل خانہ سے برآمد ہوے حاضرین نے جھک کر ادب کے ساتہہ سلام کیا بیگماتی گڑگڑی نوابصاحب کے ہاتہہ مین دیکہکر لوگونکو تعجب ہوا۔ نواب صاحب نے ایک شاعر سے فرمایش کی کہ کوئی مصرع یا شعر حسب حال کہو وہ اسیر مرحوم کے شاگرد تھے فوراً برجستہ کہا ع

بیجان بولتا ہے مسیحا کے ہاتہہ مین

آپکا شقہ سوار کے ہاتھہ ابھی ابھی آیا من چہ می سرایم و طنبورہ من چہ می سراید
کا مفہوم صادق آیا۔ آپکی جادو طرازی اور سحر پردازی کا مین کیا تمام ہندوستان
قایل ہی مگر مرد خدا خط تو اچھی طرح پڑھا کرو۔ مین تو لکھتا ہون کہ فیض صاحب کا
مشاعرہ کل ہے آپ میری غزل لیجا کر حسب معمول پڑھ دیجئے۔ آپ اوسکے جواب
مین لکھتے ہین کہ [سرکار فدوی نے فیض صاحب کے مشاعرے کے لئے کوئی غزل
نہین کہی] معقول۔ اب آپ ہی فرمائے کہ [من چہ می سرایم و طنبورہ من چہ
می سراید۔] کی پھبتی آپ پر صادق آتی ہی یا نہین۔ مگر آپ سے شکایت
کرنا بیکار ہے کیونکہ آپ کا تخلص سرشار ہے۔
اگر در خانہ کس است یک حرف بس است۔

ہیچمیز پنڈت رتن ناتھہ سرشار لکھنوی۔

اقتباس

محرم اور جیٹھہ کا دسہرا بخیر وخوبی دلی محبت وقلبی اتحاد کے ساتھہ گذرا۔ بریلی کی ہندو مسلمانون نے چولی دامن کے ساتھہ اور شیر وشکر کے مثل کو صرف ہندوستان ہی پر نہین بلکہ تمام دنیا پر ثابت کر دیا محرم اور دسہرہ مین اسبات کا تمیز نہ تھا کہ ہندو کون ہی اور مسلمان کسکا نام ہی۔ اور انمین اُنمین کبھی کوئی رنج وملال ضد نفسانیت نفاق تھا یا نہین جھوٹ۔ پرہیز نفرت کا تو ذکر ہی کیا محرم مین مسلمانون سے زیادہ ہندو صاحبانکی سبیلین تھین تمام ہندو قومین اور پیشے والی جوش کے ساتھہ نذر و نیاز مین مصروف تھی۔ یہانتک کہ جن ہندو طوائفونکو ہم صحبت ہونا تو ایک مسلمانونکی شادی برات مین آنے سے انکار پرہیز تھا وہ محرم کے غم والم مین شریک ہوئین مٹھائیان لٹائین خاصکر جناب پنڈت موہچند صاحب رئیس بریلی مشہور رسُلے مہاراج نے تو اپنی فیاضی اور فراخ حوصلگی کے ڈنکے بجا دئے تمام شہر کے مشہور تخت وتعزیون پر عمدہ مٹھائی حلوہ۔ قلمی آم ہر قسم کے خشک وتر میوہ بڑے ادب اور خلوص کے ساتھہ آپ جا جا کر چڑہائے اور گو توالی کے قریب دونون ہاتھو لٹائی اور نفیس رومالون مین باندہ باندہکر معزز اہلکار اور احباب کو تقسیم کی نہین کی بلکہ مکانون پر بھی بھیجی۔ اسی طرح مسلمانون نے بھی باوجود اپنی قومی

مفلسی کے دسہرہ مین ہندو صاحبونکی تواضع اور تکریم مین کوئی بات اوٹھا نہ رکھی تھی غرض ہندو مسلمانون کے دونون مذہبی تیوہار خیر و برکت کے ساتھہ ختم ہوے۔

نجم الہند۔

اندہونکے لئے تاش ۔ امریکہ سے خبر آئی ہی کہ وہان اندہونکو تاش کہیلنا سکہایا گیا ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو اونکی دل لگی کا ایک نیا سامان پیدا ہوا ہے۔ اسکے پتونکے نشان اوبھرے ہوے رکھے گئے ہین جنکو ٹٹولنے سے اندہے فوراً پہچان لیتے ہین۔

پیسہ اخبار۔

برف کا تعزیہ ۔ مہاراجہ گوالیار نے ابکی محرم پر نئے قسم کا تعزیہ بنوایا جو بالکل برف کا تہا۔ آگرہ سے مختلف رنگون کی ایکہزار برف اسپیشل ٹرین مین منگائی اور اُس سے رنگا رنگ برف کا تعزیہ بنایا گیا۔

انیس ہند

مایوس مریضون کو مژدہ

یہ ادویہ بشرط حصول صحت بعد ادائے نقد قیمت یا بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل دار الشفا ڈاکٹری و یونانی ڈاکٹر حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما ممبر میونسپل کمشنر لاہور سے طلب کرو

شربت مقوی اعصاب

جو لوگ عیاشی و کثرت مباشرت و طفولیت کی بدعنوانیون سے پٹھون رگون کو تباہ کر کے مثانہ دل و دماغ معدہ کو بگاڑ چکے ہین انکو بیکر رقت کمزوری سستی کو دور کر کے بوڑہے جوان اور جوان نوجوان ہوجاتے ہین اس سے بہتر کوئی مقوی دوائی نہین ہے قیمت فی بوتل (عہ ۸)

طلاء نادر

اسکی مالش سے بچپن کی بدکاریوں کے نقص دور ہو کر نئے سرے سے طاقت جوانی پیدا ہوتی ہے یہ مقامی علاج ہے قیمت فی تولہ للعہ

حب آتشک

ان گولیون سے بلا منہ و قے و دست مرض دور ہو کر پہر عمر بہر کوئی تکلیف نہین ہوتا چہرہ کا رنگ سرخ ہوجاتا ہے دوائی دو ہفتے کے لیے (عہ)

سیلان الرحم کی دوا

جب کوئی عورت دائم المریض رنگ زرد اور گوناگون شکایات مین مبتلا ہو تو سمجھ لو کہ وہ اس مرض مین مبتلا ہے دو ہفتے کی خوراک اور رکھنے کی دوا کی قیمت دو روپیہ (عہ)

بخارونکے حکمی علاج

سہ ربی کے دینے سے پسینہ آکر بخار دور

درد سر درد کمر وغیرہ کافور ۲ تولہ عہ

درد سر کی دوائی

درد سر حکما دور ہو (عسہ)

سوزاک نو و قرحہ

۲۴ گھنٹہ مین ریم جلن وغیرہ دکہ دور دہکو جسم مین طاقت دلمین ٹھنڈک پیدا ہوتی ہے صندل بدی وغیرہ سے جو درد کمر ضعف وغیرہ ہوتا ہے وہ اس دوا سے نہین ہوتا ۔ پانچ روپیہ ۔ (صہ)

روغن اعجاز

زخم کیسا خراب ہو اسکے لگانے سے برسون برسونکا کہنہ دنون مین بہر جاتا ہے ۔ ناسور بھگندر ۔ بواسیر کا بہنا اور کیڑے بدبو دور ہوجاتا ہے ۔ پہوڑا نکلتے ہی بیٹھ جاتا ہے قیمت دو تولہ دو روپیہ (عہ)

ہیر آئیل

دلربا خوشبو کے علاوہ بال سیاہ کو سفید نہین ہونے دیتا ۔ نزلہ ۔ زکام ۔ ریزش ضعف بصر ضعف دماغ کو دور کرتا ہے اسکے لگانے سے تحریک نزلہ بند ہوجاتا ہے فی شیشی تین روپیہ (سہ)

حب دافع جریان

رقت ۔ سرعت ۔ درد کمر درد سر وغیرہ دور ہوجاتا ہے ۔ ۳ ہفتہ (عسہ)

خارش کی دوا

کہجلی خشک ہو یا تر اسکی مالش سے دو روز مین آرام ۲ تولہ (عسہ)

پلیگ یعنے طاعون

اس مہلک مرض سے بچنے کے لئے ایک عرق ہمنے تجربہ کیا ہے جسکے سوا مریض تندرست اور تندرستی مین استعمال کرنیوالے مریض نہین ہوتے قیمت فی شیشے (عہ)

سرمہ ممیرا کرامالی

اسکے لگانے سے آنکھین روشن رہتی ہین دہندجالا ناخنہ خارش پانی جانا ۔ پہولا ضعف بصارت دور ہوجاتا ہے موتیا نہین اترتا فی تولہ (عہ)

جوہر عشبہ

مصفی خون درجہ اول ہے آتشک و سوزاک کے بعد درد مفاصل چہرہ پر سیاہی پہوڑے پہنسیان خارش وغیرہ دور ہو کر سرخ خون پیدا کرتا ہے ۔ قیمت (سے)

سنون مستحکم دندان

ہلتے دانت مضبوط ہوجاتے ہین بدبو میل دور ہو کر موتی کیطرح بنجاتے ہین گوشت خورہ اور مسوڑونکی خرابی دور ہو کر نیا گوشت پیدا ہوجاتا ہے ۲ تولہ (عہ)

حب بواسیر

خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی مسوںکا درد پیٹ کا قبض سب دور ہوجاتے ہین دو ہفتے کی قیمت دو روپیہ (عہ)

حب دافع طحال

پیٹ کی سختی کمی اشتہا ۔ کمزوری وغیرہ سب دور ہوجاتے ہین ۔ دو روپیہ (عہ)

نوٹس

یہ رسالہ ہر مہینے کی پہلی تاریخ ماہ ہلالی کو شایع ہوگا کل حقوق بحق پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار لکھنوی محفوظ ہین اسکا منافع عالیجناب مہاراجہ پیشکار صاحب بہادر نے پنڈت سرشار صاحب کو بطیب خاطر عطا فرمایا اور پنڈت صاحب نے قیمت سالانہ حسب ذیل قرار دی۔

(۱) امراے عظام سے عہ۵

(۲) پبلک سے . . . . ے؍

(۳) باہر والون سے اسکے علاوہ محصولڈاک . . ہر

ف۱ جو صاحب سب سے اعلیٰ مضمون یا ترجمہ روانہ فرمائینگے اونکو ایک اشرفی پیش کیجائیگی۔

ف۲ ناپسند مضمون نہ طبع ہوگا نہ واپس۔

اطلاع مضامین اور قیمت درخواست خریداری بنام راے ٹھاکر پرشاد صاحب۔ **شوق**۔ محبوب پریس علاقہ مہاراجہ بہادر پیشکار سرکار عالی پہونچنی چاہئے

نظمیت

عکس سرتاج کے افتخار سب بابد
خزانان شو و ابر بخشش پہ ابد
بنال الٰہی دولت عثمان کی کس شان
نغمۂ اے جی اتنی جوان صبح بہار

دبدبۂ آصفی

۱۳۱۶ھ

اعلیٰ حضرت نظام الملک آصفجاہ میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ
کی تقریب سالگرہ مبارک کی تہنیت مین یہ ماہواری رسالہ
جس مین
نظم و نثر کے اخلاقی علمی سوشیل ظریفانہ مضامین درج ہونگے اور جسکے بانی مبانی
عالیجناب راجہ راجایان مہاراجہ کشن پرشاد المتخلص بہ شاد پیشکار و وزیر
افواج ہندگان عالی تلمیذ حضور نظام خلد اللہ ملکہ زیر نگرانی ٹھاکر پرشاد
صاحب شوق

محبوب پریس حیدرآباد دکن علاقہ پیشکار
سے شایع ہوا

فہرست مضامین رسالہ دبدبۂ آصفی نمبر (۱۱)

طولِ امل

بعض مضامین نامہ نگاران ذیشان نے ایسے بھیجے جنکی نسبت عنوان مندرجہ بالا کی پھبتی ٹہیک عاید ہوتی ہی مضمون کیا ہین کہ طول امل سے بھی کہین زیادہ پڑہتے پڑہتے طبیعت اُکتا جائے ۔ اور ناظرین کو اِس کڑی منزل مین چلتے چلتے تہک کے زبانِ حال و قال دونون سے تدبیر الدولہ منشی مظفر علیخان اسیر لکھنوی برّد اللہ مضجعہ کا یہ مصرع پڑہنا پڑے ۔

ہین سُست قدم دن کوئی دو چار گھڑی ہے

پُرظاہر ہو کہ یہ ایک ماہواری رسالہ ہو اس رسالے مین ایک ورسالہ نکالنا یعنے رسالہ در رسالہ یعنے چہ ۔ اِس قسم کے مضامین جنکو نامہ نگاران دبدبہ آصفی بیحد طوالت دیتے ہین ہرگز درج دبدبۂ آصفی نہونگے ۔ آزمودہ کار نامہ نگار خوب جانتے ہین کہ ایجاز مخل اور اطناب مُمل دونون داخلِ عیب ہین اور مخل فصاحت مضمون ماقل و دل ہونا چاہئے کوزہ و دریا نوش ۔ نہ مختصر ایسا کہ مطلب غتربود ہو جائے نہ طویل ایسا کہ پڑہتے پڑہتے طبیعت بیزار ہو اگر در خانہ کس است یک حرف بس است ۔ اڈیٹر ۔

انطباع اشتہارات

اب بفضلہ ہمارے رسالہ دبدبۂ آصفی کی اشاعت روز افزون ترقی پر ہے اور آئندہ اور بھی امید ترقی کے سامان کی نظر آتی ہے لہذا تجارت کی ترقی کے لئے ہم دبدبۂ آصفی مین چند صفحے خاص اشتہارات تجارتی کے لئے اضافہ کرینگے اور اِس بات کا خیال رکھینگے کہ اجرت طبع اشتہارات معمولی اجرت سے بھی کم ہو۔

افسوس ہی کہ باوصف اشاعت اخبارات ابھی تک ہمارے ملک کے تاجرون کو اخبارون مین اشتہارون کے چھپوانے کا چندان شوق نہین ہی۔ اِس سے تو اہل امریکہ و یورپ ہی خوب واقف ہین اور اِسی ذریعے سے سیکڑون کی جگہہ ہزارون اور ہزارونکی جگہہ لاکھون اور لاکھونکی جگہہ کرورون روپئے پیدا کرتے ہین۔ کُل نامی نامی اخبارون رسالون صحیفون مین اشتہار موجود۔ ڑموے مین اشتہار چھپے ہوے چرٹ سگار سگرٹ کے ذرا ذرا سے بکسون پر اشتہار دیکھہ لیجیے۔ ریل کے اسٹیشنون پر موجود بیچم صاحب کی گولیان ہالوے کے حبوب اور مرہم تمام دنیا کے اخبارون مین

پڑھ لیجئے اور دوا کے اخبارون مین ممیرے کا سرمہ - یہ تہترکس ظالم نے مارا یعنے خضاب کا اشتہار زبدۃ الحکما حکیم غلام نبی لاہوری کا اشتہار یہ سب کثرت سے چہپتے ہین - اصغر علیصاحب و منشی نثار حسین صاحب نثار کے عطر کے اشتہارون نے اُنکو بڑا فائدہ بخشا - محمد علی اعظم علی کی دوکان خوب چمک گئی اور اشتہارون کے ذریعہ سے اُنکا خمیرہ اور دوسیر اتبنا کو خوب بکا - ناولون اور کتابون کے اشتہارات سے مصنفون نے فائدہ کثیر اُٹھایا - کانپور کے چرمی کارخانونکی بذریعہ اشتہارات دور دور تک شہرت ہوئی اور مال خوب بکا - ہمکو تحقیق طور پر معلوم ہوا ہے کہ جیبی گہڑیون اور سستی کلاک گہڑیون کے اشتہار چہپوا کر لوگون نے بڑا نفع حاصل کیا -

جن تاجرون کو اشتہارون سے بکثرت فائدہ ہوا اونکو اب ایسی چاٹ پڑ گئی کہ مختلف مقامون پر اُنہون نے ایجنٹ مقرر کر دئے کہ اِدہر نیا پرچہ شایع ہوا اور اُنہون نے اپنا اشتہار چہپوانا شروع کیا -

ناواقف آدمی اِس گُر کو نہین جانتے کہ اگر اشتہارون کے چہپوانے مین فی سال دو سو روپیہ صرف ہون گے تو دس ہزار کا فائدہ بھی ہو گا - لندن کے کسی اخبار مین لکہا تہا کہ ایک مشہور تاجر نے اِس زعم فاسد اور خیال باطل سے کہ مین خوب چمک گیا ہون تجارت کا

ستارہ چمکا ہوا ہی۔رتی بلند ہے۔ادنی اعلی سب نام سے واقف ہو گئے ہین پہر صدہا پونڈ کا فضول خرچ اپنے اوپر کیون گوارہ کرون ایک سال اشتہار نہین چہپوائے آخر کار اُنکو معلوم ہوا کہ اِس غلطی سے اُن کا اِسقدر نقصان ہوا کہ اگر اشتہارونکی اُجرت دیتے تو ذرا گہاٹا نہ پڑتا ہوتی۔

ہم حیدرآباد کے تاجرون سے اجرت اور مقام کے تاجرون کی نسبت کم لین گے۔

ادیٹر۔

علم مناظر و مرایا

دہنک یعنے قوسِ قزح جسکو کمان رستم بھی اہل عجم کہتے ہین علم مناظر و مرایا کے شعبون مین سے ایک اعلیٰ درجہ کا شُعبہ ہے - حدوث قوسِ قزح کے کیا اسباب ہین اِسمین علماے یورپ و ایشیا مختلف الرا ہین لیکن حال کی تحقیقات اپنی کو ہم بدلایل قاطعہ و براہین ساطعہ تحقیقات عتیق پر ضرور ترجیح دینگے -

جب مینہ برستا ہی تو اُس مقام پر جہان بارش ہوتی ہے تری پیدا ہو جاتی ہے - ہینڈی جو عربی کی مشہور کتاب علم طبیعات مین ہی اُسمین اور گینوز فزکس مین قوس قزح کے حدوث کی نسبت اختلاف خیالات ہے -

علماے یورپ کہتے ہین کہ جب ہوا مین مینہ کے سبب سے تری پیدا ہوتی ہے تو ایک رقیق ابر نہایت ہی صاف اور شفاف منعقد ہوتا ہے۔ اگر آفتاب اِس موقع پر پچھم کیطرف ہو۔ اور کوئی چیز درمیان مین حائل نہو تو آفتاب کا عکس اُن ابخرون پر پڑیگا۔ اور ایک کمان رنگین نظر آئے گی۔ اِسکا نام دہنک ہی۔

یہ قوس قزح اُسوقت بخوبی دکھائی دیتی ہے۔ جب آفتاب پس پشت ہو اور ہم قطرات ابر سے آفتاب کے رخ کھڑے ہون۔ زعفرانی۔ کبودی۔ نیلگون۔ سُرخ۔ عنّابی۔ زرد۔ سبز۔ یہ سات رنگ قوس قزح کے ہوتے ہین اگلے وقتون مین جب سائنیس نے کم ترقی کی تھی۔ لوگون کا مقولہ تھا۔ کہ جس طرح ستارہ دنبالہ دار نحوست کی نشانی ہی اسی طرح قوسِ قزح فال نیک ہی۔

اگر ہم قلۂ کوہ پر ہون۔ اور ابر دامنِ کوہ کے قریب برستا ہو تو پوری دہنک نظر آیگی۔ جب بارش کثرت سے ہوتی ہے تو ایک قوس قزح کے حلقے کے بعد دوسرا بھی بنجاتا اور نظر آتا ہے۔ بڑی دہنک پہلے ہوتی ہے اوسکے بعد چھوٹی قوس قزح کمان کے باہر۔ ان دونون کے درمیان مین ایک محراب منور نظر آتی ہے۔

جب آفتاب کے اشعہ زرنگار نہایت آب و تاب کے ساتھہ سمندر کی

موجون پر گرتے ہین۔ تو پانی پر بھی قوس قزح ایک قسم کی بنجاتی ہے۔ پہاڑ کے رہنے والون کو دھنک کا زیادہ لطف آتا ہے۔ کیونکہ کثرتِ بارش کے سبب سے وہان قوس قزح کا حدوث زیادہ ہوتا ہے۔

مختلف زمانون مین قوس قزح کے مختلف نام تھے۔ ایرانی اِسکو کمانِ خدا کہتے تھے۔ یونانی اِسکو بچۂ عجائب وغرائب پکارتے تھے۔ ٹھیٹھ اُترّ کے رہنے والے دیوتایون کا پُل کہتے تھے۔ اور ایرانی کمان شیطان اور کمان رستم۔

رات کے وقت بھی دھنک لوگون نے دیکھی ہے۔ مگر دن کی دھنک سے اُسکی روشنی اِس سبب سے کم ہوتی ہے کہ کُرہ قمر کُرۂ شمس سے نور اقتباس کرتا ہے۔

کپتان پیری صاحب نے جنکے نام سے سائینس کے طلبا خوب واقف ہین قطبِ شمالی کے سمندرون کا سفر کرتے ہوے ایک شب قوس قزح دیکھی جسمین پانچ دائرے اندر باہر تھے۔ اور سب انتہاسی زیادہ منوّر اور روشن۔ اِس قسم کی قوسِ قزح جو شبکو نظر آتی ہی دن کے وقت کی قوسِ قزح سے کہین شاذ و نادر ہوتی ہین۔ اور شاید فی صدی دو نے بھی نہین مشاہدہ کی ہونگی۔

قمر کی قوس قزح کا رنگ سفیدی مائل زیادہ ہوتا ہے کبھی کبھی رنگین بھی

ہوتی ہے - مگر کم -

ارسطو نے لکھا ہی کہ رات کے وقت قوس قزح سب سے پہلے مین نے دیکھی تھی - اور پچاس برس کے عرصہ مین صرف دو بار -

تھوربسے کے ایک دوست نے بھی رات کے وقت دھنک دیکھی تھی - شام کو مینہ برسا تھا - مگر شب کو موقوف ہوگیا تھا - اور چاندنی خوب نکھری تھی -

ڈاکٹر پلاٹ نے جو قوسِ قزح شبکو دیکھی تھی وہ سفیدی مین اور قوس قزح سے زیادہ تھی مگر آفتاب کی قوس قزح کے کل لون اُسمین موجود تھے -

مسٹر بک نے دو قوسِ قزح دیکھی تھین ایک گھاٹی کے نیچے دریا تیزی کے ساتھ موجزن تھا - اور اوپر ابر تیرہ - اور چاندکی روشنی سے ہوا مین قوس قزح نمودار - قدرت کاملہ صانع برحق آشکار -

دوسری قوس قزح اُنھون نے ایک قصر اثیر و مُرتفع سے دیکھی تھی جہان سے سبزہ زار - اور مرغزار خلیج کا مارتھن نظر آتا تھا -

دریا سے لوٹی پر ایک نصف دائرہ کی شکل کی قوسِ قزح جلوہ افگن تھی اور خلاق بے اشباہ کا جلوہ دکھاتی تھی -

علم مناظر و مرایا مین مغالطہ نظر سے اکثر انسان کو ہوا مین آدمی اور جانور

اور طرح طرح کی صورتین نظر آتی ہین جنکی اصلیت کچھ بھی نہین ہوتی -
جُہلا اور نا واقف لوگ اور متعصب آدمی اِن خیالی پیکرون کو بہوت پریت سمجھتے ہین - اور زمانہ جہالتمین اِس غلط خیال کی بڑی گرمی بازار تھی -
جزائر - ہیبر ڈ - ممالک سپینین - کوہ اماس کوہ اٹلاس - وغیرہ مین یہ خیالی شکلین زیادہ تر نظر آتی ہین -
افریقہ کے برّ اعظم مین سرین کے قریب بھی علیٰ ہذا القیاس جب سردی بہت زیادہ پڑتی ہے تو مختلف قسم کے جانورون کی صورتین کثرت سے دکھائی دیتی ہین - اور دیکھتے ہی دیکھتے غایب ہو جاتی ہین - یہ خیالی صورتین اکثر بے حس و حرکت نظر آتی ہین - مگر کبھی کبھی جُنبش کرتی بھی معلوم ہوتی ہین - اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بجیس و حرکت صورتین حملہ کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہین -

کشن پرشاد عفی عنہ

پانیکے بخارات

زمانہ سلف مین چار عناصر - خاک - آب - آتش - باد مانے جاتے تھے - آجکل کے یوروپین سائینس نے اس مسئلہ کو غلط ثابت کردیا کیونکہ مشاہدہ اور تجربہ سے اب یہ بات تحقیق طور سے معلوم ہوچکی ہیکہ یہ اشیا عنصر نہین ہین کیونکہ انکے بھی اجزا ہوسکتے ہین - چنانچہ ہوا کے دو اجزا - آکسیجن گیس اور نائٹروجن گیس ہین - جو ہوا کہ پورے طور سے صاف ہو - اوسمین ان دو چیزون کے سوا اور کچھ نہین ہونا چاہئے مگر جو ہوا کہ ہمارے گرد ہر وقت رہتی ہے اور جس سے ہم ہر لمحہ سانس لیتے ہین وہ صاف ہوا نہین ہے بلکہ اوسمین کئی اور اجزا علاوہ ان دو اجزا کے شامل ہین - اُسمین سے ایک "پانی کے بخارات" ہین -

بخارات کی موجودگی کی آزمایش بہت آسانی سے ہوسکتی ہے - ایک شیشے کا گلاس لیجئے اور اُسکو برف سے بھر کر ایک میز پر رکھئے تھوڑی دیر مین گلاس کی بیرونی سطح پر پانی کے قطرے نمودار ہونگے - یہ پانی

کے قطرے کہانسے آئے؟ ظاہر ہے کہ یہ گلاس کے اندر کا پانی نہین ہے کیونکہ شیشے مین پانی جذب ہوکر دوسری طرف نہین نکلتا ہے۔ یہ پانی ہمکو کمرے کی ہوا سے ملا ہے کمرے کی ہوا مین پانی بخارات کی شکل مین موجود ہے جب گلاس کا سطح برف کی وجہ سے ٹھنڈا ہوا اور کمرے کی ہوا اوس سے ٹکرانے تو اوس ہوا کے ٹھنڈ ہونے کی وجہ سے بخارات ٹھنڈے ہوکر پانی کی شکل مین نمودار ہوے۔

جس وقت تک یہ پانی بخارات کی شکل مین رہتا ہے اُسوقت تک دکھائی نہین دیتا مگر وقتاً فوقتاً یہی بخارات شبنم۔ کہرہ۔ بادل۔ اور مینہ کی شکل مین ظاہر ہوا کرتے ہین بخارات کی مقدار ہمیشہ ایک سی نہین رہتی۔ گرم ہوا مین بخارات زیادہ ہوتے ہین اور سرد ہوا مین کم۔ گرم ہوا کے ٹھنڈے ہونے پر یہ بخارات پانی کی شکل مین تبدیل ہوکر ہوا سے علٰحدہ ہوجاتے ہین۔ اِس بات کی آزمایش بھی آسانی سے ہوسکتی ہے۔ جب سانس باہر آتی ہے تو کچھ نہ کچھ حصہ بخارات کا اُسکے ساتھ آتا ہے۔ گرمیومین یہ بخارات نکلتے ہی ہوا سے ملجاتے ہین اور دکھائی نہین دیتے مگر سردی کی فصل مین چونکہ ہوا سرد ہوتی ہے اور بخارات کو زیادہ مقدار مین جذب نہین کرسکتی اسوجہ سے جو بخارات سانس کے ساتھ نکلتے ہین وہ فوراً ٹھنڈے ہوکر دہوان بنجاتے ہین اور اُسی شکل مین انسان کو دکھائی دیتے

ہین بچے سردی مین اکثر کھیل مین کہتے ہین کہ دیکھو ہمارے مُنہ سے دہوان نکلتا ہے یہ دہوان وہی بخارات ہین جواب سردی کیوجہ سے اِس شکل مین نمودار ہوتے ہین۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ پانی دبخارات کی شکل مین) ہوا مین کہان سے آیا۔ ایک گلاس مین پانی بہر کر رکھدیجئے اور تین چار گھنٹے کے بعد گلاس کو دیکھئے پانی کی مقدار کم ہوگئی ہوگی اگراسی گلاس کو خوب بند کرکے رکھئے تاکہ پانی کے سطح پر ہوا کا گذر نہو تو پانی کی مقدار نہوگی پانی کہان گیا؟ بخار بنکر ہوا مین ملگیا جس طرح اِس گلاس کا پانی بخار بنگیا اوسی طرح سے سمندر۔ جہیلون۔ تالابون۔ دریا ؤن سے پانی ہر وقت بخار بنکر اُڑا کرتا ہے۔ آفتاب کی گرمی ہوا کو اس کام مین بہت مدد دیتی ہے کیونکہ گرم ہوا زیادہ بخارات جذب رکہہ سکتی ہے اور ٹہنڈی ہوا کم۔ اسیوجہ سے دہوپ مین چیزین بہ نسبت سایہ کے جلد خشک ہوتی ہی۔

جس وقت کہ پانی رقیق حالت سے تبدیل ہوکر بخار بنتا ہے تو وہ کچہ مقدار گرمی کی اپنے ساتہہ لیجاتا ہی ایک بوند پانی کی اپنے ہاتہہ پر رکھو اور اوسکو سوکہنے دو پانی سوکہنے کے بعد ہاتہہ کا وہ حصّہ جسپر پانی تہا ٹہنڈا معلوم ہوگا اسکی وجہ یہ ہے کہ پانی جو بخار بنکر اُڑا وہ ہاتہہ کے اوس حصے کی گرمی اپنے ساتہہ لیتا گیا۔ اب جب پہر کبہی وہ بخار پانی کی شکل مین

بتدیل ہوگا تو وہ گرمی پانی سے الگ ہوکر ہوا مین مل جاویگی -

خیال کیا جاتا ہی کہ سال بہر مین اسقدر پانی زمین کے سطح سے بخار بنکر ہوا مین ملتا ہی کہ اگر وہ پہر ایک ہی جگہہ پر پانی کی شکل مین جمع کیا جاوے تو فرانس کے رقبہ کو ایک میل کی گہرائی سے لیگا -

پنڈت منوہر لال زتشی لکھنوی

جاپان

یہان پر اکثر جرمنی و فراسیسی قواعدونکی ہی نقل کی جاتی ہے۔ انگریزونکی بہت ہی کم۔

فوج بیس سال سے زائد عمر والے اشخاص فوج مین کم سے کم تین سال ملازمت اختیار کرنے لیے قید ہین ہر پانچوین سال اس قسم کے لوگ ایک جگہہ جمع کئے جاتے ہین اور اوسمین سے منتخب لوگونکی ایک فوج تیار کیجاتی ہی۔ جسے "نیاسنل گارڈین" کہتے ہین۔ اِس فوج سے کسی امر اہم کے سوا کام نہین لیا جاتا۔ اِس فوج کو قواعد و پریڈ سکہانے کے لئے فرانس و جرمنی کے لشکری لوگ مامور ہین۔ اِس فوج کا ڈریس وغیرہ بعینہ یوروپین فوج کے ہے۔

تجارت۔ تجارت بھی روز بروز ترقی پر ہے۔ ۱۸۹۰ع مین ۶ کرور کے قیمتی مال ورآمد اور سات کرور روپیہ قیمتی مال برآمد ہوا تہا۔

تعلیم۔ حال کے میکاڈو تخت نشین ہوتے ہی اونہون نے انگریزی

جرمنی۔امریکن۔پروفیسر مین مامور فرماکر کالج دارالعلوم قائم کئے ۱۹۰۶ء مین کل مدارس و کالج وغیرہ کی تعداد (۲۷۹۲۳) تھی اوسمین (۶۵۲۹۱) مرد اور (۳۴۷۳) نسوان مدرسین تھے (۲۱۶۴۹۶۳) لڑکے اور (۵۷۵۵۰۰) لڑکیان تعلیم پاتی تہین۔غیرملکی پروفیسرونکی تعداد (۲۴۷) تھی۔مدرسونمین اکثر انگیزی زبانمین تعلیم دیجاتی ہے۔

قوم۔جاپان مین بھی مختلف اقوام ہین جیسے ہندوستانمین ہین۔

۱۔سب مین اعلےٰ قوم شاموری یعنے لشکری لوگ۔

۲۔زمیندار۔

۳۔کاریگر۔

۴۔پیشہ ور۔یہ وہان چار قوم ہین لیکن ۱۸۶۹ء سے قومی لحاظ قانوناً منع کیا گیا ہے اور ۱۸۷۱ء مین جاپان مین کئی نیچ قومون کو وہی حقوق حاصل ہوئے جو اعلےٰ قوم کو حاصل تھے۔چونکہ جاپان کی پارلیمنٹ ابھی طفلِ مکتب ہی۔وہان کے باشندون مین ابھی مغربی تعلیم کثرت سے پھیلی نہین صرف بادشاہ کی توجہ و خواہش ایسی کہ مغربی سلطنتین جیسے شائستہ و مہذب گورنمنٹ کہلاتی ہے۔ویسی ہی اپنی سلطنت کی اصلاح و ترقی ہونی چاہئے۔اِس خواہش اور کوشش کا یہ نتیجہ نکلا کہ وہ سلطنت مہذب و شائستہ گورنمنٹونمین داخل ہون۔

اسمین نیک خواہش ہر ایک بادشاہ مین ہونا ممکن نہین۔ اگر اس قسم کی خواہش ہر ایک مین ہونا فرض بھی کرلیا جاے تب بھی صلاحیت حقیقی اور اونکے حاصل کرنیکی راہ کونسی ہین۔ یہ ہر ایک کو معلوم ہونا بہت ہی مشکلات سے ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ تمامی باتین موجود ہون لیکن ریاست کے امیر وزیر و رعایا فرمان بردار نہون تو کُل خواہشات بیکار ہو جاتی ہین۔

جاپانیون مین یہ باتین بہت ہی پسندیدہ ہین کہ وہ کسی کام کو بالاتفاق کرتے ہین۔ اور کسی قسم کی اصلاح وہ چاہین وہ کہین کی اور کسی ملک کے ہو بغیر لحاظ قوم و روح بعجلت عجلیہ عمل مین لاتے ہین۔ تعلیم نسوان کی طرف انکی توجہ زیادہ تر مبذول ہے یہ لوگ اپنے مان باپ و آقا سے بڑے ادب کے ساتھہ پیش آتے ہین۔ یہ صفات جن مین نہون اونکی ترقی و اصلاح ہرگز ممکن نہین! یہ بات ہمیشہ خیال رکھنی چاہیے۔

جاپانی لوگ اپنی اصلاح و ترقی کے لیے کسقدر نقصان سہنے کے لئے تیار ہین اسکی ایک تمثیل ذیل مین بیان کیجاتی ہے۔

جبکہ میکاڈو نے نئی طرز کی حکومت شروع کرنیکی تجویز پیش کی تب بڑے بڑے امیر امرا و سردار ایک ہی سلطنت مین مختلف حکومت رہنا تا مناسب تصور کرکے اپنے اپنے چھوٹے سنوستانون اور علاقون کو میکاڈو کو نذر کئے اس قسم کی تمثیل تمامی دنیا بھر مین ملنا مشکل تو ہندوستان مین

اور حال کے زمانہ مین ڈہونڈہنے کی کیا ضرورت باقی رہی۔

اِن سب باتون کے علاوہ زیادہ تر تعریف اور لایق تقلید کے یہ بات ہی کہ تہذیب کی حفاظت کی طرف میکاڈو کا زیادہ تر خیال مبذول ہی چنانچہ تہوڑے ہی دن گذر چکے کہ جزیرۂ فورموسہ مین یہ قانون جاری کیا گیا ہی کہ جو شخص نشہ کی چیزین (جیسے شراب۔ افیون۔ گانجا وغیرہ) استعمال کریگا وہ سزاو قتل کا مستوجب ہوگا۔ حال کے میکاڈو و ملک جاپان کے متعلق جسقدر معلومات دریافت ہوسکے اسقدر ہمنے بہت ہی اختصار کے ساتھہ بیان کیا ہے۔ لیکن اس چہوٹے سے بیان مین بھی ہم ہندوستان ورسیون کو بہت کچہ نصیحت آمیز و تقلید باتین مل سکین گی۔ بیان مذکورہ سے یہ بات تو صاف واضح ہی کہ جبتک ملک مین علوم فنون کے ترقی کے لئے کوشش اور علم کا چرچہ عوام جاری نہو۔ تہذیب و نیک تقلید کی طرف پبلک کے خیالات منتقل نہون اور ریاست کے وزیر امیر و رعایا فرمان بردار نہون ریاست کی اصلاح بہبودی ہونا بھی ممکن نہین۔!

رنگ راو وکیل

انسانیت

سُبحانک لاعلم لنا الّا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم

وہ شے کون ہی جو انسان کو انسان بناتی ہے اور بتاتی ہے کہ وہ حیوانیت مطلقہ کے حدود سے باہر اور حیوانیت ناطقہ کے ممالک محروسہ مین داخل ہی وہ شے علم ہے علم کے معنی لغوی جاننا ہی یہ معنی ایک محدود مدت تک اپنی حیثیت ناقصہ قائم رکھنے پر مجبور رہی - بعد اوسکے انسان اس مجبوریت کے زایل کرنے پر مجبور رہے - اسکے بالاستقصا بیان کا یہان مقام نہین اس بالاستقصا کا بالاستقصار بیان یہ ہو کہ ابتداے تخلیق سے انتہاے تمویت (پیدا ہو کر ناپیدا ہونے) تک علم نے اپنے رنگ بدلے ہین - کبھی سُنسان مقام کو چھوڑکر اپنا سناٹا دکھایا ہے اور پھر اوس سناٹے سے وہی سُنسان مقام پر رجعت کی ہے "ذالک تقدیر العزیز الحکیم" ایک محدود مُدّت تک انسان اور غیر انسان مین فرق ہے تو یہی کہ اسکی کچھ اور صورت ہے - اور اونکی کچھ اور ہیئت اگر بالفرض یہی حالت مستمر اور دائمی

ہوتی تو یہ بھی ایک قسم کا جانور ہوتا البتہ تمام حیوانات مین ممتاز اور مخصوص ضرور ہوتا اور دنیا کے بڑے بڑے عجائب خانون مین اور نمایش گاہون مین اسکی جاے ہوتی تو معلوم ہوا کہ انسان اور غیر انسان مین جو شے فارق ہے وہ ازقسم مادیات نہین بلکہ ازقسم معقولات ہے۔ اور وہ کیا ہے۔ علم علم علم۔ اس اشرف الموجودات کی جہانتک ترقی ہوتی جاے اور اخبث المخلوقات (جہالت) کا جہان تک تنزل انسانیت کے وسیع دارالملک جسکا نام فی الحقیقت وسعت آبادی مین وہین تک مداخلت ہوگی اور اسی حد تک قبضہ ہوگا۔

مگر یہ بھی خیال رہے کہ جہانتک انسانی حیثیت کا لحاظ رکھکر اس ناپیدا کنار بحر مین قدم رکھا جاے وہین تک سیدھا راستہ ہی ورنہ یہی اسرائیل سے کم نہین۔

فلسفہ کو دیکھئے کہ ہر زمانے مین گوناگون رنگ اور بوقلمون الوان بدلتا رہا۔ یورپ کے بعض حکما افلاک کے ہی منکر ہوے۔ مگر نیوٹن نے دوربین سے اسکو پایا۔ بعضے زمین کو سیار اور آفتاب کو غیر سیار کہتے ہین۔ اور بعض زمین کو غیر سیار اور آفتاب کو سیار کہتے ہین۔ اور یہی نیوٹن نے چاند کو دوربین سے دیکھکر اسمین کوہستان اور غار مین پایا اور تقریباً اسکی پیمایش بھی کرلی اس قیاس پر مانند زمین کے

اسکو اور دوسرے کواکب کو ذی محل موالید ثلاثہ ٹھرایا مگر آفتاب کو حرارت مفرطہ کی وجہ سے مستثنیٰ کردیا اور متاخرین نے تو آفتاب کی بھی یہی حالت بیان کی۔ ابوسعید المتوفی ۳۵۶ھ نے ایک ایسا فلسفہ قائم کیا کہ اسکے آگے کسی کو نہ سوجھا تھا۔

انہون نے اپنی راے قائم کی کہ فلک قمر کے نیچے دو فلک ہین کہ اونکو فلک المد والجزر رکھنا چاہئے اِسکے سواے بہت سے جدید رائین قائم کین چنانچہ ابوحیان نے کتاب مقابسات مین لکھا ہے اور حیرت وحیرت وتعجب ظاہر کی ہے۔ غرض مین کہانتک لکھون اگلے اور پچھلے فلسفہ کا یہی حال ہے اگر غور سے دیکھین تو وجدانیات فلسفہ کا تہافت الفلاسفہ ہی نام بہت موزون ہوگا اپنی حد سے باہر قدم رکھنے کا ثمرہ ہے کہ تمام علوم وفنون مین فن نجوم ہی نے اپنے عالم اور ماہر کو بے ثمرہ دبے بہرہ رکھا ہو ابوحیان توحیدی نے کتاب مقابسات مین لکھا ہے "لما خلا علم النجوم من الفائدة والثمرہ ولیس علم من العلوم کذلک" کیا وجہ ہے کہ علم نجوم فائدہ سے خالی ہے۔ بعد اسکے چند علوم کے فوائد بیان کرکر کہتے ہین "لیس علم النجم کذلک فان صاحبہ وان استقصے وبلغ الحد الاقصیٰ فی معرفت الکواکب وتحصیل مسیرہا واقتدائہا ورجوعہا ومقابلتہا وتربیعہا وتثلیثہا وتسدیسہا الی حتی اذا حکم اصاب واذا اصاب حقق واذا حقق جزم

واذا جزم حتم فانہ لایستطیع البتۃ قلب عن شئی ولا صرف امرٍ الی امرٍ ولا تبعید حال قد دنت ولا نفی بلمۃ قد کتب الخ" یعنے اگر نجومی اپنے فن مین اسدرجہ کا اہل ہو کہ جب کسی امر کے وقوع کی خبر دے بلا کم و کاست اتنا ہی واقع ہو اور اوسکا تبحر اس فن مین اتنا ہو کہ جب کسی امر کا جزم کرے تو ویسا ہی ہونا لازم ہو جاے تسپر بھی وہ ہرگز قدرت نہین رکھتا کہ کسی شے کی صفت منقلب کر دے یا کسی امر کو پھیر دے یا آنے والی مصیبت کو دفع کرے یا قریب الوقوع امر کو دور پر ڈالدے حاصل یہ کہ اس علم کا عالم اور اِس فن کا ماہر تصرفات سے بالکل عاجز ہے اور اِس فن کے جاننے سے اور اسمین مہارت کامل حاصل ہونے سے یہ قدرت نہین پیدا ہوتی کہ اِس ہی علم مین تصرف کر کر انتفاع پائے جیسے کہ دوسرے علوم وفنون کی تحصیل سے یہی غرض ہوتی ہے۔ ابوجیان بعد اِسکے فرماتے ہین کہ "عادت حالہ مع علمہ الکبیر وبصیرۃ الناقدۃ الی حال الجاہل بہذا العلم اللذی انقیادہ کانقیادہ" یعنے اِس فن کے ماہر کا حال بالکل اِس علم کے جاہل کا سا ہے جیسا اُسکا انقیاد ہے ویسا ہی اِسکا۔ اور جیسا اُسکا عجز ہے اِسی طرح اسکا ابوجیان نے کتاب موصوف مین طول وطویل بحث کے بعد فرمایا ہے "فلما کان الباحث عن العالم العلوی متیصفح سکانہ ومعرفتہ اماکنہ واثارہ ومواقہ واسرارہ متعرضا لان یکون مشابہا لبادیہ مناسبہا لرتبہ بہذا الرجد المعروف

استحال ان یستقیند لعلمہ کما استحال وبطل ان یستقیند خالقہ لعلمہ اعنی عالم علوی سے بحث کرنے والا اس عالم کے ساکنین اور اسکے اماکن و آثار و مواقع واسرار کی تجسس کرتا ہی گویا خدا تعالیٰ کے مشابہ اور اُس ذات مقدس جل جلالہ کے مناسب ہونا چاہتا ہے اسوجہ سے اپنے علم سے غیر مستفید و محروم ہے جیساکہ خالق عز شانہٗ کو اپنے علم سے دریافت کرنے والا بجز حرمان کے کچھ نہین پاتا اس تقریر سے میری یہ غرض ہی کہ قانون قدرت کوئی محدود شے نہین اور نہ انسان عقل سے محیط ہوسکتا ہی اور نہ اسپر پوری طرحسے اطلاع پاسکتا ہی ہر زمانہ مین نئی تحقیقات ہوتی آئی جس سے فلسفہ کی حالت بدل گئی اور اشیار کے خواص قرناً بعد قرنٍ رنگ برنگ ظاہر ہوئی جسپر جدید مصنوعات کی بنیاد قائم ہوئی اور ہوتی جاتی ہی اسی سے بڑے فلاسفرون کی گردنین نیچے اور اونکے زعم مٹیا میل ہوجاتے ہین کیونکہ اونکی تحقیقات کا کساد اور اونکی تدقیقات کا فساد ظاہر ہوتا ہے اسلیے محقق فلسفہ اور عالی ظرف حکما اپنے عجز کا اقرار اور احاطہ تامہ کا انکار کرتے آئے۔

سکندر نے افلاطون سے پوچھا کہ آیا تمہاری فہم اور تحقیق سے کوئی شے خارج ہی۔ یا تمنے سب پر احاطہ کرلیا ہے افلاطون نے کہا کہ اگر کہا جاے کہ متقدمین کے کمالات اور اونکے عجائب و غرائب

مصنوعات اور نادر تحقیقات کا سوان حصہ بھی ہمنے نہ پایا تو یہ کہنا بیجا نہوگا اور اسپر ایک نقل بیان کی جسکے ذکر کرنے سے طوالت ہوتی ہے

۴	بعقل نازی حکیم تا کے این رہ نمی شود سطے	

فلسفہ کے باہمی تناقض وتخالف سے کارخانہ قدرت کا بحر ذخار و ناپیدا کنار ہونا "اظہر من الشمس وابین الامس" ہے چاہیے کہ فلسفہ کا ماحصل انسان اسیکو سمجھے اور کارگاہ قدرت کے غیر متناہی ہونے کا پتا لگانے کے لئے اسکو پڑھے اور اس حقیقت مشحون شعر کے مضمونکو تعلّم فلسفہ کی علتِ غائی گردانے ۵

	چیست این سقف بلند سادہ بسیار نقش زین معما ہیچ دانا در جہان آگاہ نیست	

انسان اپنے افق انسانیت کی جانب بطبع مائل ومتحرک ہے اور اپنے مرکز پر بطبیعہ دائر ہے مگر بہیمی اخلاق اور حیوانی خصائل بھی اسکے ساتھ ممزوج وملحوظ ہین جب انسان اپنے کو خصائل اور اخلاق سے نہین کا اور ردی شہوات اور برے خواہشات کے میدان مین اپنے نفس کی باگ ڈھیلی چھوڑ دی تو انسانیت کے افق سے باہر اور بہایم سی بھی کمتر اور ارزل ہو گیا اسلئے کہ انہون نے اپنی جانب افق کے میلان

۴ سبحان اللہ بحمدہ۔ اڈیٹر

طبعی پر جانب بہیمیہ کو رجحان دیا ہ

آدمی زادہ طرفہ معجونست — کہ سرشتہ ز فرشتہ و ز حیوان
گر کند میل این شود بہ ازین — ور کند میل آن شود بہ ازان

یہ مضمون الوجیان کی کتاب المقابسات سے لکھا گیا ہے اور مرقوم الذیل عبارت کا ترجمہ ہے "قال ارسطاطالیس فیما ترجمہ من کلامہ عیسیٰ بن زرعۃ المنطقی البغدادی ابو علی الانسانیۃ افق والانسان متحرک الیٰ افقہ بالطبع و دائر علیٰ مرکزہ لانہ مرموقاً بطبیعتہ ملحوظاً باخلاق بہیمتہ ومن رفع عصاہ عن نفسہ والقی حبلہ وسیب ہواہ فی مرعاہ قط ولم یغبط نفسہ عما تدعو الیہ لطبعہ وکان لین العریکۃ لابتاع شہوات الردیہ فقد خرج عن افقہ وسار الیٰ ارذل من البہیمۃ لسوء التارد مقابسات الوجیان"۔ اس تقدیر کا ماحصل اور اس تحریر کا ملخص یہ ہے کہ علوم و فنون اور سعادات و کرامات کی تحصیل مین دو امر ضروری اللحاظ ہین (نگہداشت حیثیت انسانیہ) احتراز میلان جانب بہیمیہ۔

سید محمد میر منصب دار۔

مختصر حالات ملکہ وکٹوریہ

خلیفۃ المسلمین علیا حضرت قدر قدرت سلطان المعظم روم اور خدیو مصر کے معاملات مین ملکہ نے علیا حضرت سے اعانت فرماکر اپنے آپکو مفید روم ثابت کردکھایا۔ پہر ملکہ نے چین مین تجارت کے ذریعہ داخل اندازہوئین اور افیون کے معاملہ پر ملکہ اور چین مین جنگ ہوئی لیکن ۲۹ اگست ۱۸۴۲ء کو چین سے ملکہ نے صلح کرلی اور چین نے ملکہ کو ہانگ گانگ (جزیرہ) اور (۴) بندر دیدئے۔

۱۸۴۳ء مین سکاٹ لینڈ مین جو ملکہ کے قبضہ واقتدار مین تہا غدر ہو گیا ابھی سکاٹ لینڈ کا غدر فرو نہین ہوا تہا کہ آیرلینڈ[۵۱] مین بھی پارلیمنٹ کی منسوخی

[۵۱] آیرلینڈ یہ ملک ہنری دوم کے زمانہ مین ضمیمہ مملکت برطانیہ قرار دیا گیا تہا تفصیل سے دیکہو مضمون حاشیہ صفحہ (ر) ، ہذا۔ آجکل آیرلینڈ والونکی مفسدانہ کروٹین بھی تہذیب کا نمونہ دکہائی دیتے ہین وہ اپنے حقوق زراعت کے لئے بالکل بیجا ولیچ حرکات سے اپنے آپ کو مورد لعن وطعن کر رہے ہین مگر اقبال وسطوت ملکہ سے دن بدن اُن سبکی اصلاح ہو رہی ہے ۱۲

کے تدابیر رعایا مین جوش زن ہوئے اور سخت بدنظمی پہیل گئی۔ ادہر ویلیز مین بھی خوب دہما چوکڑی مچگئی۔ یورپ کی یہ حالت تھی کہ ادہر ہندوستان مین ملکہ نے سکہون سے جنگ شروع کردی اور آخر کل پنجاب مملکت برطانیہ مین داخل ہوگیا۔

ملکی معاملات مین لنکی شائر[۵۱] کی جماعت مخالف آمین غلہ" کی آزادی کا واقعہ مشہور ہی جو ۱۸۴۶ء مین ختم ہوا اور ملکہ نے اپنی مراعات خسروانہ سے رعایا کو محصول غلہ سے آزادی عطا فرمائی۔ ۱۸۵۱ء مین ملکہ کے شوہر قصر کرسٹل مین تجارت وحرفت کی نمایش گاہ قائم کیا یہ پہلی ہے جو برطانیہ مین ہوئی۔

ملکہ کے اقبال اور کوکب بخت نے اسقدر قوت سے کام لیا کہ ہندوستان مین دن بدن ملکہ کی حکومت بڑہتی گئی۔ آخر رنگون مین انگریزون نے اپنا قدم جمائے اور ۱۸۵۲ء مین برہما[۵۲] کے راج کے چند جزائر وغیرہ پر قبضہ کرہی لئے اور راجہ کو باجگزار بنالیا۔

---

۵۱ یہ ضلع انگلینڈ کے شمالی چھ ضلعون سے ایک ہی۔ عام تجارت کے لئے ضلع کے دوسرے شہرونمین سب سے بڑا شہر لنکاسٹر ہے اور تجارتی اغراض روئی کے لئے لورپول ہی۔ یہ وہی لورپول ہی جہان حالمین مسلمانونکی مسجد اور قبرستان بن چکی ہین حیدرآباد

بھی بہت ساچندہ ہوگیا تھا اور اشاعت اسلام کی وجہ یہ آجکل ہر ہر مسلمانونکی نوک زبان پر ہی۔ اخبار کرسنٹ بھی تایید اسلام پر یہان سے جاری ہوتا ہی۔ دیکھیئے ذیل کا مضمون۔

سلطنت برہما یہ ملک شمال مغرب مین ہندوستان کے واقع ہو اسکے تہوڑے سے حصے کو مغرب مین خلیج بنگالہ سیلاب کرتا ہی۔ ملکہ نے بلحاظ ملکی انتظام پہلا حصہ (شمال برہما) اور دوسرا جنوبی برہما قرار دیا ہے۔ اِس ملک کی وسعت ۲۸۰۰۰ میل مربع اور آبادی (۲۰) لاکھ یہ ملک چیف کمشنر کی ماتحتی مین ہی رنگون جنوبی برہما کا دارالحکومت اور برہما کی عالیہ عدالت کا مستقر مقام ہے شمالی برہما کی پایۂ تخت کا نام منڈالے ہی یہان راجہ اسکی پہلی حکومت کرتا تھا جو بودہ مذہب کا تھا۔ یہ حصہ ملک برہما مین بڑا ہے منڈالی مین راجہ کا محل نہایت خوبصورت اور بہت بلند واقع ہے۔

محمد رفیع الدین رفعت وکیل

قطعات تاریخ از طبع زاد محمد قاسم علیخان المتخلص بہ ارشاد تلمیذ عالیجناب مہاراجہ بہادر شاد پیشکار و وزیر افواج سرکار عالی

نوشت این مطلع خورشید ناول مشام جان معطر می نماید		مہاراجہ ادب آموز ارشاد زہی گلدستہ این از گلشن شاد ۱۳۱۵
حبذا مہاراجہ خاقان کلاہ سال لکھا حضرتِ ارشاد نے		خوب لکھی داستانِ بے بہا جام دانشِ گلستان دلکشا ۱۳۱۵

یہ قطعات بروقت نہ پہونچنے کیوجہ سے درج ناول نہو سکے۔ اڈیٹر

اقتباس

ولایت میں ایک اربپتی سوداگر مسٹر ہولی کا دیوالہ نکلا یہ شخص بڑے بڑے تجارتی کارخانونکا بانی تہا اور اتنا مالدار کہ ۱½ کرور روپیہ کا ایک چک خیراتی کامون کے لئے دیا تہا یہ معلوم نہین کہ گھاٹا کیونکر ہوا۔

رہبر

مہاراجہ فرید کوٹ نے راج کنیا کی شادی کے جہیز مین چار لاکھ روپیہ نقد زیورات قیمتی ایک لاکھ روپیہ دو ہاتھی معہ ہووج نقرئی - ۳۰۰ گھوڑے - گائین اور بہینس علاوہ بہت سی چیزون کے دی ہین اور گیارہ لاکھ براے خرید جائداد کل ۱۷ لاکھ روپیہ صرف ہوا -

انیس ہند

بہاگلپور مین ۳ محرم کو ۵ بجے شبکو قبل بارش ایک آسمانی بلا نازل ہوئی یعنے بہت بڑا بڑا پتھر پڑا اندازاً وزن آدہ سیر - ڈیڑہ پاؤ کا ہوگا - اور یہ پتھر خاردار تہا - پندرہ منٹ تک پڑتا رہا اسکے بعد بارش نہایت زور سے ہوئی - کئی درخت اُکھڑ گئے - شکر ہے کہ کوئی جان ضائع نہین ہوئی - ابنہ کو سخت نقصان ہوا - دوسرے روز ابنہ بیسہ کا چار پانچ سیر بکا اوسوقت ابنہ بکثرت ہوا تہا طوفان نے گرادیا - خداوند کریم اپنے عاصی بندونکو حفظ وامان مین رکھے -

نجم الاخبار

پشاور سے آتشزدگی کی خبر آئی ہے - منگل کے دن آٹھ بجے سے آگ لگنی شروع ہوئی تھی - دوسرے دن کی صبحکو بھی آتشزدگی فرو نہوئی - البتہ جب دن کے ۹ بجے تو ۲۵ گھنٹے کے بعد آگ بجھانے

مین کامیابی نصیب ہوئی۔ پشاور کے تار سے پایا جاتا ہو کہ ۳۱ تاریخکو
اندر شہر بازار مین اتفاقیہ کسی مکان سے آگ لگنی شروع ہوئی اور
ایک ہزار مکانات جلکر خاک سیاہ ہوگئے۔ نقصان کا اندازہ تیئس لاکھہ
روپیہ کے قریب ہوا ہو۔ آتشزدگی کے فرو کرنے مین دیسی اور گورہ
فوج پولیس نے مدد کی۔

رہبر
نوایجاد کشتی حال مین ایک کشتی ارگوناوٹ نامی مسٹر سیمن لیک
مقام بٹیلمور (امریکہ) نے تیار کی ہے۔ یہ سب سے عمدہ ہو۔ اسمین صرف
یہی نہین کہ اوسکے لوگ پانی کے اندر مثل جولزورن کی کشتی کے
رہ سکتے ہین بلکہ وہ اِس کشتی سے اُتر کر سمندر کے اندر ٹہر سکتے ہین
اور سرنگ لگی ہوئی دیکھکر توڑ سکتے ہین اور جدید سرنگ لگا سکتے ہین
اور بقول کسی کے دریائی حسینون سے تعلق پیدا کر سکتے ہین پس زمانہ حال
کے آہنی جنگی جہاز آئندہ بالکل بیکار ہو جاوینگے۔ کیونکہ آئندہ سے
سمندر کے اندر سے جنگ ہوگی۔

نجم الاخبار

وغیرہ سب دور ہو جاتے ہین عسہ

حب قایممقام افیون

افیون وچانڈو بلا تکلف چہوٹ جاتا ہے فی تولہ (عہ)

رعنا

یہ وہ لاجواب شے ہے کہ چہرہ کی کیل مہاسے۔ چہائیان کلف۔ بدنما داغ اور سیاہی کو دور کرکے چہرہ کو خوبصورت چہرہ کو نرم بنا دیتا ہے قیمت ایک چہٹانک عہ

حب دائمی قبض

ایک گولی کہانیسے ایک اجابت کہلکر آجاتی ہے جس سے پیٹ ہلکا ہو جاتا ہے درد سر دوران سر پیٹ کا گولہ۔ دل کا دہڑکنا سستی کہ آتر۔ یرقان وغیرہ دور ہو جاتا ہے ودرجن (عہ)

حب دیابیطس

باربار پیشاب کا آنا اور شکر کا پیدا ہونا رک جاتا ہے لاغری اور کمی باہ وغیرہ کی خرابیان دور فی تولہ عہ

ملذذ

حامل معمول پر قادر و قابض ہو سکتا ہے عورت فریفتہ و مفتون ہو جاتی ہے اور فریقین کو حو حظ آتا ہے وہ قابل بیان نہین فیتولہ۔ (عسہ)

پاکدامن

قاطع جوش شہوت بوڑہی خاوند نوجوان بی بی کے لئے یا بیوہ عورت کی عصمت قایم رکہنے کے لئے آزمائش کرین۔ فی تولہ۔ (عسہ)

جزر جان

مصنفہ ... قیمت ...

بقائے قوت انسانی کی قوت کی قوانین سے لوگ ناواقف نظر آتے حالانکہ سب اسکے حاجتمند ہین اگر آپ قوت باہ کو قایم رکہنا چاہتے ہین اور اولاد خوبصورت خوب سیرت خاندانی عادات وشہرہ آبائی پر پیدا کرنا مقصود ہے تو اسکو مطالعہ کیجئے ضخیم ۸۰۰ صفحہ (عہ)

حل المشکلات

مصنفہ ... (۱)

یہ کتاب بیکار ونکو نوکری بیمار ونکو راحت لاغر ونکو تنومندی تعلیم یافتہ حضرات کے دلی بہید ونکا فوٹو آجکل کے زمانہ کا فالنامہ اپنی اور دوسرونکے دلکے بہید بتلا بتلاتی ہے اور آپ کس طرح تندرست ہون۔

تمام درخواستین ڈاکٹر حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما میونسپل کمشنر واڈیٹر حافظ صحت لاہور موچی دروازہ اعوان منزل۔

نوٹس

یہ رسالہ ہر مہینے کی پہلی تاریخ ماہ ہلالی کو شایع ہوگا کل حقوق بحق پنڈت رتن ناتھہ صاحب سرشار لکھنوی محفوظ ہین اسکا منافع عالیجناب مہاراجہ پیشکار صاحب بہادر نے پنڈت سرشار صاحب کو اطیب خاطر عطا فرمایا اور پنڈت صاحب نے قیمت سالانہ حسب ذیل قرار دی۔

۱- امرائے عظام سے . . . . ۹ عہ

۲- پبلک سے . . . . ۲ عہ

۳- باہر والون سے اسکے علاوہ محصول ڈاک ۴ر

ف ۱ جو صاحب سب سے اعلی مضمون یا ترجمہ روانہ فرمائنیگے انکو ایک اشرفی [illegible]

ف ۲ ناپسند مضمون نہ طبع ہوگا نہ واپس۔

اطلاع مضامین اور قیمت درخواست خریداری بنام راے ٹھاکر پرشاد صاحب شوق محبوب پریس علاقہ مہاراجہ بہادر پیشکار و وزیر افواج سرکار عالے پہونچنی چاہیے

نمبر ۱۱　　ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۶ھ　　جلد ۱

[illegible] خاقان شعراے ابر [illegible]

[illegible] جمال الدولہ [illegible]

دبدبۂ آصفی

۱۳۱۶ھ

اعلیحضرت نظام الملک آصفجاہ میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ
کی تقریب سالگرہ مبارک کی تہنیت میں یہ ماہواری رسالہ —
نظم و نثر کے اخلاقی علمی سوشل ظریفانہ مضامین جسمیں درج ہونگے اور جسکے بانی مبانی
عالیجناب راجہ راجایان مہاراجہ کشن پرشاد المتخلص بہ شاد پیشکار و وزیر افواج
بندگانعالی تلمیذ حضور نظام خلد اللہ ملکہ ہیں زیر نگرانی ٹھاکر پرشاد صاحب شوق

محبوب پریس حیدرآباد دکن علاقہ پیشکاری
سے شایع ہوا

فہرست مضامین رسالہ دبدبۂ آصفی نمبر ۱۲

طول امل

بعض مضامین نامہ نگاران ذیشان نے ایسے بھیجے جنکی نسبت عنوان مندرجۂ بالا کی پھبتی ٹھیک عائد ہوتی ہی مضمون کیا ہین کہ طول امل سے بھی کہین زیادہ - پڑہتے پڑہتے طبیعت اُکتا جائے ! اور ناظرین کو اس کڑی منزل مین چلتے چلتے تھک کے زبانِ حال وقال دونون سے تدبیر الدولہ منشی مظفر علی خان اسیر لکھنوی بردالله مضجعہ کا یہ مصرع پڑھنا پڑتا ہے

ہین سُست قدم دن کوئی دو چار گھڑی ہی

پُر ظاہر ہے کہ یہ ایک ماہواری رسالہ ہی اس سلسلے مین ایک اور رسالہ نکالنا یعنی رسالہ در رسالہ لینے چہ - اِس قسم کے مضامین جنکو نامہ نگاران دبدبۂ آصفی بیحد طوالت دیتے ہین ہرگز درج دبدبۂ آصفی نہونگے - آزمودہ کار نامہ نگار خوب جانتے ہین کہ ایجاز مخل اور اطناب ممل دونون داخل عیب ہین اور مخل فصاحت مضمون ما قلّ و دلّ ہونا چاہیئے کوزہ دریانوش نہ مختصر ایسا کہ مطلب غت ربود ہو جائے نہ طویل ایسا کہ پڑہتے پڑہتے طبیعت بیزار ہو اگر در خانہ کس است یک حرف بس است -

اڈیٹر

انطباع اشتہارات

اب بفضلہ ہمارے رسالہ دبدبۂ آصفی کی اشاعت روزافزون ترقی پر ہے اور آئندہ اور بھی امید ترقی کے سامان کی نظر آتی ہو لہذا تجارت کی ترقی کے لئے ہم دبدبہ آصفی مین چند صفحے خاص اشتہارات تجارتی کے لئے اضافہ کرینگے اور اس بات کا خیال رکھین گے کہ اجرت طبع اشتہارات معمولی اجرت سے بھی کم ہو۔

افسوس ہے کہ باوصف اشاعت اخبارات ابھی تک ہمارے ملک کے تاجرون کو اخبارونمین اشتہارونکے چھپوانے کا چندان شوق نہین ہو۔ اس سے تو اہل امریکہ و یورپ ہی خوب واقف ہین اور اسی ذریعے سے سیکڑونکی جگہہ ہزارون اور ہزارونکی جگہہ لاکھون اور لاکھونکی جگہہ کرورون روپیئے پیدا کرتے ہین۔ کل نامی نامی اخبارون رسالون صحیفونمین اشتہار موجود رہتے ہین اشتہار چھپے ہوے چرٹ سگار سگرٹ کے ذرا ذرا سے بکسون پر اشتہار دیکھہ لیجیے ریل کے اسٹیشنون پر موجو بیچم صاحب کی گولیان

ہالوے کے حبوب اور مرہم تمام دنیا کے اخبارون مین پڑھ لیجئے اور دوا کے اخبارونمین میرے کا سُرمہ۔ یہ تہترکس ظالم نے مارا یعنے خضاب کا اشتہار زبدۃ الحکما حکیم غلام نبی لاہوری کا اشتہار یہ سب کثرت سے چھپتے ہین۔ اصغر علیصاحب و منشی نثار حسین صاحب نثار کے عطر کے اشتہارون نے اُنکو بڑا فائدہ بخشا۔ محمد علی و اعظم علی کی دوکان خوب چمک گئی اور اشتہارون کے ذریعہ سے اُنکا خمیرہ اور دوسیر اتنبا کو خوب بکا۔ ناولون اور کتابون کے اشتہارات سے مصنفون نے فائدہ کثیر اوٹھایا۔ کانپور کے چرمی کارخانونکی بذریعہ اشتہارات دور دور تک شہرت ہوئی اور خوب مال بکا۔ ہمکو تحقیق طور پر معلوم ہوا ہے کہ جیبی گھڑیون اور سستی کلاک گھڑیون کے اشتہار چھپوا کر لوگون نے بڑا نفع حاصل کیا جن تاجرونکو اشتہارون سے بکثرت فائدہ ہوا اُنکو اب ایسی چاٹ پڑ گئی کہ مختلف مقامون پر اُنہون نے ایجنٹ مقرر کر دئے کہ ادہر نیا پرچہ شایع ہوا اور اُنہون نے اپنا اشتہار چھپوانا شروع کیا۔

ناواقف آدمی اِس گُر کو نہین جانتے کہ اگر اشتہارون کے چھپوانے مین فی سال دو سو روپیہ صرف ہونگے تو دس ہزار روپیہ کا فائدہ بھی ہو گا۔ لندن کے کسی اخبار مین لکھا تہا کہ ایک مشہور تاجر نے اِس زعم فاسد اور خیال باطل سے کہ مین خوب چمک گیا ہون تجارت کا

ستارہ چمکا ہوا ہی۔ رتی بلند ہی۔ ادنی اعلی سب نام سے واقف ہوگئے ہین پہر صدہا پونڈ کا فضول خرچ اپنے اوپر کیون گوارہ کرون ایک سال اشتہار نہین چہپوائے آخر کار اُنکو معلوم ہوا کہ اس غلطی سے اُن کا اسقدر نقصان ہوا کہ اگر اشتہارونکی اجرت دیتے تو ذرا گہاٹا پڑتا ہوتی۔

ہم حیدرآباد کے تاجرون سے اجرت اور مقام کے تاجرونکی نسبت کم لین گے۔

اڈیٹر۔

معمولی سائنٹفک نوٹس

اِس لفظ کو نوٹس نہ پڑھیے گا جو اشتہار کے معنی پر مستعمل ہوتا ہے یہ نوٹس - ایک حرف ساکن اور ایک موقوف - یعنے معمولی باتین علوم کی نسبت -

واضح ہو کہ دبدبۂ آصفی طالب علمون کے پاس بھی جاتا ہی اور بعض وہ نوجوان بھی اسکے خریدار ہین جو معمولی باتین اجرام علوی اور اندرونی طبقات ارض اور مختلف قوتین اور سمندر و غیرہ کی نسبت دریافت کرنا چاہتے اور بعض صاحب مفصل ہین رہتے ہین وہ اِن امور کے سمجھنے مین عاجز ہین لہذا عالی جاہ مہاراجہ بہادر ارسطو تدبیر نے اس وقت کے رفع کرنے کے لئے یہ مضمون چھیڑ دیا - اِسکے بہت کم صفحے

چھپا کرینگے مگر مفید ہونگے - اس پرچے کے ساتھ ہم پہلا آرٹکل شایع کرتے ہین -

اڈیٹر

معمولی سائنٹفک نوٹس

متعلم۔ یہ مینہ کیا شے ہے۔ اسکی ماہیت سے فدوی کو مطلع فرمائیے۔

معلم۔ آفتاب اپنی گرمی سے بذریعہ اشعۂ زرنگار زمین اور سمندر کے بخارات کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ اور ہوا اون بخارات کو سبک پاکر اڑاکر چوطرفہ منتشر کرتی ہی تہوڑے عرصہ کے بعد سردی کے سبب سے وہ بخارات پگہل کر زمین پر گرتے ہین اسیکا نام مینہ ہے۔ باران رحمت الٰہی اسی کو کہتے ہین۔ مینہ کا پانی زمین پر گرکر میلان روش نشیب کی طرف رکہتا ہے اور زمین کی تہون اور پہاڑونکی کہوہون اور جگہ مین چلا جاتا ہے۔ اور پہر پہاڑونکے اندر سے خروج کرتا ہی۔

متعلم۔ دریا کی کتنی قسمین ہین۔

معلم - دو قسمین ایک بحری - ایک برّی - بحری دریا وہ جو سمندر مین گذرتے ہین - برّی وہ جو کسی جھیل مین گذرتے ہین - بحر ارطک مین - اوبی - میکنزی - لینا -

بحر ہند مین - گنگا - سندیعنے دریاے کٹک - برہم پترا - اراوودی -

بحر اطلانطک مین - رو دنیل مس سس پیّی - امیزان - نائیجر گرتی ہین دریاے برّی یہ ہین - جیحون و سیحون - یہ جھیل اریل مین گرتی ہین - دریاے جارون بحر المروار مین - دریاے والگا کیسپین جھیل مین گرتا ہے -

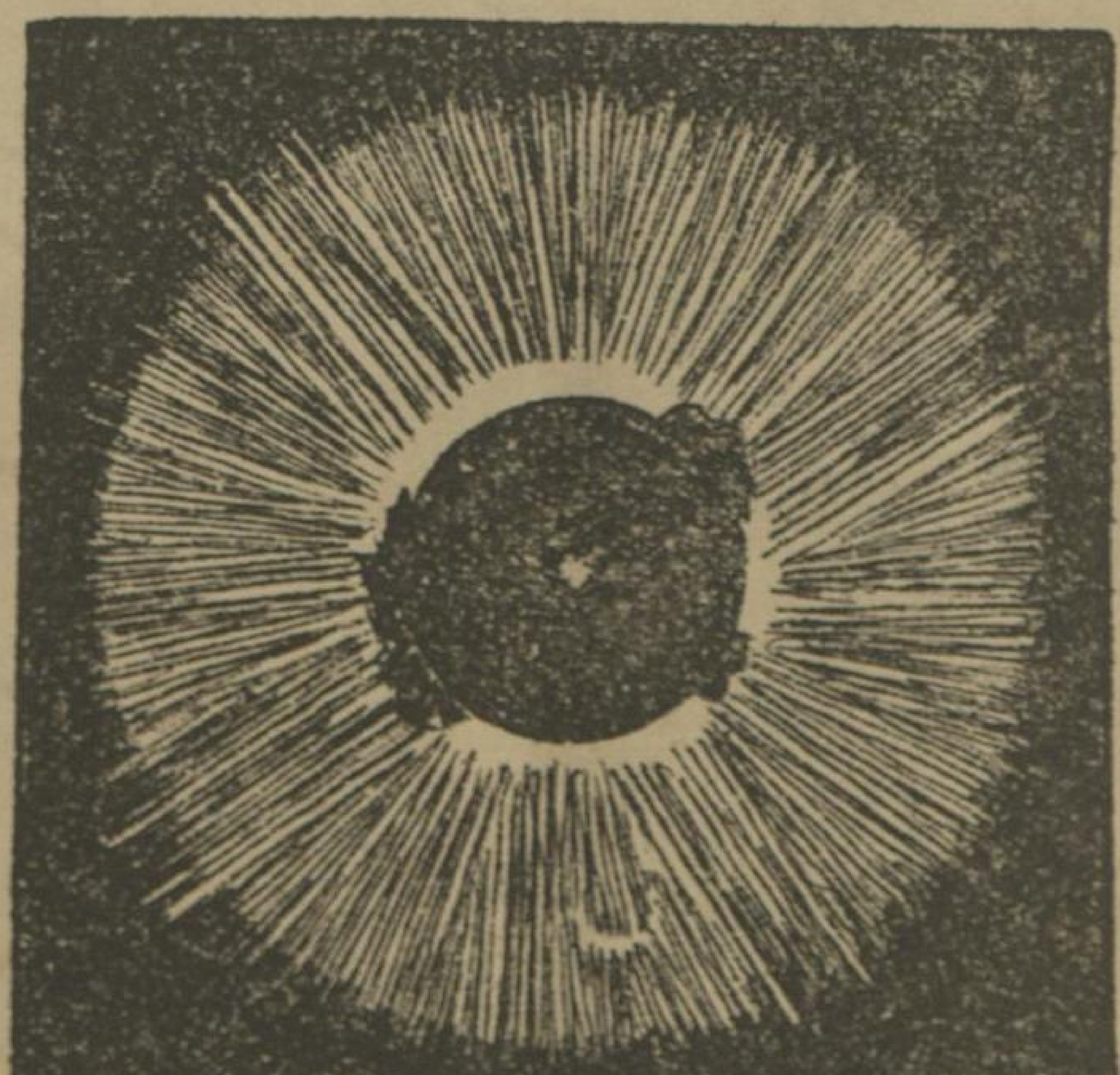
متعلم - سب سے بڑا پہاڑ دنیا مین کون ہے - اور سب سے متبرّک کون ہے -

معلم - سب سے بڑا پہاڑ کوہ - (ہما چل) ہے او ننتیس ۲۹ ہزار فٹ کی اسکی اونچی سے اونچی چوٹی ہے اور سب سے متبرّک پہاڑ دنیا مین وہ ہی - جسکو کوہ سینا اور کوہ طور بھی کہتے ہین -

متعلم - ابھی ابھی حال مین لوگ (راچی) گئے تھے جو لوگ وہان سے واپس آئے اونکی زبانی معلوم ہوا کہ تین منٹ تک لوگ سمجھتے تھے کہ تمام دنیا تیرہ و تاریک ہوگئی - اندہیری سی اندہیری رات

مین بھی اِسقدر تاریکی نہین ہوتی ہے یہ کیا بات تھی۔
معلم۔ آفتاب اور زمین کے درمیان مین ایک بڑا کُرہ آگیا تھا اور اسطرح بیچ مین حائل ہوگیا تھا کہ راچی کے مقام پر اور ایک جگہہ بنگال احاطہ مین بالکل تاریکی چھاگئی اور آفتاب کی روشنی بند ہوگئی کسوف کامل دیکھنے کے قابل ہوتا ہے۔ انسان کو اُسوقت ایک ہیبت سی معلوم ہوتی ہے۔ دیکھو ایک نقشہ بنا کے مین تمکو دکھاتا ہون۔

نقشہ



جب پوری تاریکی ہوجاتی ہے تو ایسی ٹھنڈی ہوا چلتی ہے کہ اور وقتون مین کسی نے کم کھائی ہو۔ اعلیٰ درجہ کے سائنٹفک باتونکو تم کیا سمجھوگے۔ مگر اتنا یاد رکھو کہ کسوف کامل مین جسکو ہندوستان

کہتے ہین - دو خاصیتین ہین - جو بادی النظر مین دکھائی دیتی ہین -
ایک تمام دنیا کے تیرہ و تار ہونے سے انتہا کی ہیبت
چہا جاتی ہے -
دوسرے خنکی دوہی ایک منٹ مین رونگٹے مین
جگہہ کرلیتی ہے -
تاریخ شاہد ہے کہ ایک مقام پر تمام دنیا - یونس اندر دہانِ ماہی شد -
نظر آنے لگی - نوبت باینجا رسید کہ لوگ جو میدان - یا کہیتون وغیرہ
مین تھے وہ مارے ڈر کے اِسطرح بہاگے جیسے نہتا آدمی کچہار مین شیر
کو دیکھکر جان بچانے کے لئے بے تہاشا بہاگتا ہے فقط

کشن پرشاد عفی عنہ

کہکشان

اصل مین کاہ کشان تہا تخفیف کرکے کہکشان کہتے ہین شعراے فارسی اسکو معشوق کی مانگ کے ساتہہ تشبیہہ دیا کرتے ہین ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

کہکشان یا سلک گوہر یا خطِ زریا شہاب
فرق یا برق است یا صبح شبِ موہاست این

دوسرے نے کہا ہے ؎

بفرقش سلک گوہر ہمچو انجم
تو گوئی شب در آمد ور تبسم
بُدر پر کرد فرقِ دلستان را
بشب بنمود راہ کہکشان را

برسات کا موسم ہے رات کا وقت اور مطلع صاف ہی ابر وغیرہ کچہہ نہین اسوقت مین عالیشان گنبد نیلی رواق کا نظارہ بڑا ہی دلچسپ ہے

تارونکی چمک دمک لطف دکھا رہی ہے۔ کوئی چھوٹا کوئی بڑا کسی کی روشنی صاف شفاف اور کسی کی واہیمی مدّہم غرض ہر ایک تارا ایک جُداگانہ شان کے ساتھہ جلوہ گر ہے انسان کی آنکھین جب اس حُسن خداداد کے مشاہدہ مین لگی رہتی ہین تو یکایک اوس چادر نیلگونمین اوسکو ایک ابر کا سا طولانی ٹکڑا اسفید اور روشن مگر مدّہم دکھائی دیتا ہی اور ستارونکی تیز اور براق روشنی سے دیکھنے والے کی نظر کو اپنی طرف متوجہ کرلیتا ہے۔ ذرا غور کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ ایک چھوٹا سا راستہ یا جادّہ اوس نیلے کھیت مین سے ہو کر گزرا ہے اسکے بعد ذرا اور غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس جادہ کی شکل آسمانمین حمایل کی سی ہے ایک سرا جنوب کی طرف اور دوسرا شمال کی جانب کھنچا ہوا چلا گیا ہے یہ کیا ہی کہکشان ہے۔

اِسکو فارسی مین کاہ کشان اسلئے کہتے ہین کہ گویا کسی نے گھاس کا گٹھا ڈوری مین باندہ کر ریتلی زمین پر کھینچتا چلا گیا ہے اور اِس کشش سے ایک خط نمودار ہو گیا ہی۔

عربی مین اسکو مجرّہ کہتے ہین اِس لفظ کا وجہ تسمیہ بھی اسکے لغوی معنی سے وہی نکل سکتا ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا اور شرج بھی اسیکا نام ہے شرج کے معنی اصل مین وادی کے ہین چونکہ کہکشان بھی مثل

وادی کے آسمان مین دکہائی دیتا ہے اسلئے اوسکو شرج کہتے ہین۔ اہل عرب کے نزدیک اِسکے اور نام بھی ہین۔ اُم السّماء اِسکی کنیت ہی اِسکو باب السماء اور درب التبّان بھی کہتے ہین۔

علماے ہئیۃ اسکو سدیم کہتے ہین۔ سدیم کے معنی لغتہ عرب مین ابر رقیق کے ہین۔ اسکو ابر رقیق کہنے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ کہکشان بادی النظر مین چند رقیق ابر کے ٹکڑون سے مرکّب معلوم ہوتا ہے لیکن غور غائر سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ ابر ہے اور نہ ابر کا کوئی ٹکڑا بلکہ بے شمار چھوٹے چھوٹے اور باریک ستارے باہم مجتمع ہونے سے یہ شکل پیدا ہوگئی ہے۔ زمان حال کے بڑی بڑی کلائین لگاکر دیکہنے سے معلوم ہوا ہے کہ اون ابر کے ٹکڑون کی شکلین اور اونکی ضخامت باہم مختلف ہے۔ بعضون کی شکل حلقی ہے بعض اہلیلجی اور بعض سیاری شکل کے ہین اور بعض ایسے ہین کہ کسی شکل کا اطلاق اونپر نہین ہوسکتا۔ بالآخر سپکٹراسکوپ Spectroscope یعنے نظارۂ تحلیل نور سے جانچنے پر معلوم ہوا ہے کہ وہ روشن اور شعلہ ریز گیس ہین علاوہ سدیم کے آسمان پر بہت سے مقامات ایسے ہین جو بظاہر سدیم کے مانند معلوم ہوتے ہین لیکن غور کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ فی الواقع چند ستارے مثل خوشۂ انگور کے

باہم نزدیک ملے ہوے ہین۔ علم ہئیتہ کی اصطلاح مین اوسکو قنوان (جمع قنو) کہتے ہین اِس لفظ کے لغوی معنی بھی خوشۂ انگور یا خوشہ خرما کے ہین مناسبت صوری کیوجہ سے یہ نام اون ستارون کے مجموعے کا تجویز کیا گیا ہے۔ ثریا بغیر کسی کلا ہین کے آنکھہ سے دیکھا جا سکتا ہے اہل ہئیتہ اسکو بھی قنوان مین شمار کرتے ہین۔

علمار طبعئین کی راے اِسوقت مین یہ قرار پائی ہے کہ یہ کائنات یعنے دنیا و مافیہا اور اوسکا نظام (مع اپنے سدیم اور قنوان اور ثوابت و سیارات کے) ابتدائی پیدائیش کے وقت ایک سدیم تھا اور فضاء کے اندر منتشر اور شدت حرارت سے شعلہ زن تھا رفتہ رفتہ اوس سے چند مجمعے الگ الگ منقسم ہونے لگے اور ایک دوسرے کے گرد گھومنے لگے اور بتدریج اونمین برودت آنے لگی حتیٰ کہ زمین اور چاند اور آفتاب کی تکوین ہو گئی۔ نظام شمسی کی تکوین بھی اسیطرح ہوئی ہے جسمین شمس اور اوسکے متعلق تمام سیارات شامل ہین بعض سیارات ابتک مثل آتش کے شعلہ زن ہین جیسے آفتاب اور بعضون مین سردی کا اثر ہوا ہے اور اس سبب سے ایک چھلکا اوپر پیدا ہو گیا ہے (اگرچہ اندر کی جانب کو ابتک مشتعل ہین) اور اس چھلکے مین نباتات اور حیوانات کے پیدا ہونے اور زندگی بسر کرنیکی

صلاحیت پیدا ہوگئی ہے جیسے زمین اور بعض اسقدر سرد ہوگئے ہین کہ اونمین صلاحیت پیدایش حیوانات ونباتات کی نہین رہی جیسے چاند وغیرہ اور منجملہ اور بے انتہا نظامات کے جن سے تمام فضا بہرا ہوا ہے۔ نظام شمسی بھی ایک نظام ہے شمس اور سیّارات اور ارض کے بعد قنوان واقع ہوے ہین اسطرحپر کہ پہلے سدیم ہے پہر قنوان ہے پہر اوسکے بعد کواکب ہین۔ پہر سدیم ہے۔ اور قنوانکی ضخامت اور کثافت متفاوت ہی اور وہ مشتعل وآتش ریز ہین اور بمرور دہور یہی قنوان اجرام متحرکہ کی صورت مین آجاتے ہین اور اسی سے ثوابت وسیارات مثل نظام شمسی کے پیدا ہوجاتے ہین۔

ابتداے خلقت کے وقت مین شمس اور اوسکے سیارات سدیم کی صورت مین تھے یعنے ایک مادّہ لطیف ابر رقیق کے مانند تہا جیسے خفیف سا دہوان جاڑون کے موسم مین ہوا کے اندر دکھائی دیتا ہے اور بدرجۂ اتم گرم ومشتعل تہا پہر اوس سدیم کی حرارت بتدریج کم ہونے لگی اور اوسکی لطافت مبدّل بکثافت ہونے لگی بعض مواد اوسکا جلد کثیف ہوگیا اور بعض بدیر کیونکہ اوسکے عناصر مختلف تھے یعنے بعض عناصر اوس سدیم کے خفیف حرارت کے متحمل تھے اور بعض شدید حرارت کے اور یہ امر ظاہر ہے۔ مثلاً اسوقت ہمارے جوّ کی حرارت

پانی کو بخار بنانے اور ہوا کو گیاس کی صورت مین محفوظ رکھنے کے لئے کافی ہے لیکن یہی حرارت معادن وغیرہ جامد اشیاء کو بخار کی حالت مین باقی رکھنے کے لئے کافی نہین ہے۔ مگر ابتدائی زمانہ سدیم مین زمین کا ہر ایک مادہ خواہ جامد ہو خواہ سیال شدت حرارت کی وجہ سے گیاس کی صورت مین تھا مثلاً چاندی یا سونے کو جب ہم گلاتے ہین تو شدت حرارت سے پہلے سیال بنجاتا ہو۔ اگر اور زیادہ حرارت دیجائے تو گیس بنکر اوڑنے لگتا ہے۔ اسی آخرالذکر حالت مین ہر ایک مادہ زمین کا تھا بعد اسکے جیسی جیسی حرارت کم ہوتی گئی اور برودت آتی گئی اوس مادہ مین مرکبات کی تولید ہوتی گئی اور اوسکے لطیف اور باریک اجزاء کثیف ہوتے گئے پہلے پہل اوس مادہ سے سیال پیدا ہوا۔ کیونکہ یہ امر اصول مسلمہ سے ہو کہ گیاس پر جب برودت کا اثر ہوتا ہو تو پہلے سیال کی صورت مین آجاتا ہو پھر جب اور برودت پہونچتی ہی تو وہ جامد ہو جاتا ہو الغرض اس سدیم سیال اور جوامد اکٹھے ہو کر مع مابقی آتش فشان گیسون کے ایک متحرک تودہ کی شکل مین آگئے اور چند اسباب سے جنکا یہان بیان کرنا طول چاہتا ہے یہ تودی ایک دوسرے کے گرد گھومنے لگے اور بالآخر نتیجہ یہ ہوا کہ تمام اس قسم کے تودی ایک بڑے مرکزی تودی (شمس) کے اطراف گردش کرنے لگے۔

بعض محققین نے اس موقع اختلاف کیا اور کہا ہے کہ چند متفرق تودے نہین بنے بلکہ کل مجموعہ سدیم کا ایک ہی تودہ بن گیا اور اپنے محور پر گردش کرنے لگا اور جب اوسپر برودت کا اثر ہوا تو اوسکا سطح ایک جامد چھلکے کی شکل بنکر اوس سے الگ ہو گیا۔ اور پھر ازمنہ مختلفہ مین متعدد چھلکے اوسی طرح پیدا ہوتے اور جدا ہوتے گئے یہانتک کہ ہر ایک چھلکے سے جو بتمادی ایام سدیم سے جُدا ہوتا گیا ایک ایک ستارہ اور قمر وغیرہ بنتا گیا اور کل وہ چھلکے (یا ستارات) بڑے تودے کے گرد جو مرکز مین واقع ہو (یعنے آفتاب کے گرد) گھومنے لگے۔

یہ چھلکے یا ستارات بڑے تودے سے جدا ہونے پر بھی حرارت ریز تھے اور بتدریج اونمین سردی اثر کرتی رہی بعضون کے سطح جلد اور بعضون کے دیر سے ٹھنڈے ہوے ازانجملہ زمین ہی جسکے سطح ٹھنڈی ہوتے ہوتے بالآخر منجمد ہوگیے اور پیدائیش نباتات کی صلاحیت اُسمین پیدا ہوگئی اِسکے ساتھہ ہی اُسپر نباتات کا ظہور ہوا بعد اِسکے حیوانات باقسامہا کی تولید ہوئی۔ بعد اوسکے حضرت انسان کی خلقت عمل مین آئی۔

اوپر کے بیانات پر غور کرنے سے نتیجہ یہ نکلتا ہی کہ ایک نہ ایک روز

آفتاب بھی سرد ہو جائیگا اور مثل ہماری اس زمین کے وہ بھی زمین بنجاوے گا۔ اسی طرح کل شموس بلکہ سدیم اور قنوان بھی آخرکار اجرام باردہ کی شکل مین آجاوینگے۔ لیکن اون سب کا وقت واحد مین سرد ہوجانا ناممکن ہو کیونکہ حرارت کا حلول کرنا ایک سے دوسرے مین ضرور ہو پس ظاہر ہوا کہ قدرت نے جسطرح بعض سدیم کو زمین اور شمس بنا دیا اور وہ اپنا دورہ پورا کر رہے ہین اسیطرح جب انکا وقت پورا ہوجائیگا تو پھر اپنی اصلی صورت یعنے سدیم بنجاوینگے اور وہ دورہ دوسری سدیم کی جانب منتقل ہوگا پھر یہ دوسرا سدیم اجرام بنجاویگا علیٰ ہذالقیاس الے غیر النہایۃ یہی دور دورہ ہوتا چلا جاوے گا۔

یہ ہی ماحصل تعلیم کاسموگرافیہ Cosmography (علم بدء خلق) کا بالآخر اس سے مادہ کا قدیم ہونا اور عالم کا غیر فانی ہونا لازم آتا ہو جو سراسر اصول مذہبی کے خلاف ہے۔ مین کہتا ہون کہ اگر غور کیا جائے تو خود علماء طبعئین کی اس راے سے مادہ کا حادث اور عالم کا فانی ہونا ثابت ہوتا ہے اوسکی تقریر یہ ہو کہ بموجب اصول علم طبعیات کے مادہ اور حرکت لازم وملزوم ہین اور ایک دوسرے سے منفصل نہین ہین کیونکہ مادہ گو بسیط سے بسیط حالت مین بھی صورت سے خالی نہین اعتبار کیا گیا ہے اور نہ کوئی عقل اسکو باور کر سکتی

کہ مادہ خالی صورت سے ہوسکتا ہی۔ اب ہم اجازت دیتے ہین کہ تم ترقی کرکے مادہ کے لیئے ایک صورت تجویز کرو اسطرحپر کہ اوس سے زیادہ بسیط کوئی اور شکل نہو سکے اسکے بعد ہم کہین گے کہ تمہاری مجوزہ انتہائی صورت بھی حادث ہی کیونکہ اوس نے عدم قبول کیا ہی مثلاً پہلے مادہ کی صورت گیس یا ابر رقیق یا سدیم کی تھی پہر اوسکی شکل سیال کی ہو گئی پہر جامد ہو گئی تو تمام یہ صورتین جو بدلتی اور معدوم ہوتی گئین حادث تہین جب مادہ کی صورت حادث ٹہیری تو مادہ بھی حادث ٹہیرا کیونکہ یہ بات مسلّم ہے کہ حادث کا محل بھی حادث ہوا کرتا ہی۔ پہر ہم پوچھتے ہین کہ تمنے جو بسیط سے بسیط صورت مادہ کے لئے تجویز کی ہی اوس صورت کے حادث ہونے سے پہلے مادہ کا کیا حال تھا۔ اب تم اگر کہو کہ مادہ بلا کسی صورت کے تہا تو یہ محال ہے یا اگر کہو کہ اس صورت سے پہلے اوس سے زیادہ بسیط صورت مین تہا تو ہم کہینگے کہ یہ خلاف مفروض ہی کیونکہ ہمنے پہلے ہی اجازت دی تھی کہ کوئی ایسی صورت تجویز کرو جو اوس سے زیادہ بسیط نہو سکے یا تم کہو گے کہ مادہ صورت کے ساتھ ہی حادث ہوا ہے تو تب بھی حادث ٹہیرا نہ قدیم۔ وہو المطلوب۔

ابھی ہمکو اس باب مین بہت کچھ کہنا ہے لیکن بقول اڈیٹر صاحب

دبدبۂ آصفی ایک خوف یہ بھی لگا ہوا ہے کہ مضمون شیطان کی آنت نہ ہو جائے۔ والسلام علیٰ من اتبع الهدا ے۔

غلام محمد منتظم کبنٹ کونسل

مختصر حالات ملکہ وکٹوریہ

عطا حضرت سلطان المعظم خلیفہ اسلام سے الکزنیڈر شہنشاہ روس [51] نے جنگ شروع کی تھی اور ملکہ نے ۱۸۵۴ء مین سلطان المعظم کی کمک کے لئے افواج روانہ کردی سلطان نے اوڈیسیہ [52] پر گولہ باری شروع فرماکر روسیونکو سلیسٹیر [53] سے نکالدیا اور لارڈ نیپر نے بالٹک مین روسیون کے جہازونکو تباہ کردیا۔ ملکہ اور سلطان المعظم پھر دریاے الیما کے کنارے روسیون پر حملہ کرکے پایۂ تخت کریمیا [54] تک فتح کرتے چلے گئے۔ اور کریمیا مین ۱۷۔ اکتوبر ۱۸۵۴ء

[51] یہ بادشاہ نیکولس کا بڑا بیٹا اور ۱۸۵۵ء مین تخت پر بیٹھا تھا۔ بڑا جوانمرد ثابت ہوا ہی

[52] اوڈیسیہ مملکت روسیہ یورپ کے علاقہ مین واقع ہی اسکا قلعہ بہت مشہور ہی اور تجارت کے لحاظ سے ایک بندرگاہ ہی جو دریاے ڈینیوب کے کنارے ہے۔

[53] یہ اوڈیسیہ کا ایک مشہور اور جنگی ہڈکوارٹرس تھا۔

[54] پایۂ تخت کریمیا کا سباسٹول تھا۔ سلطان عمر پاشا سپہ سالار کے ماتحتی مین افواج دی رکھی تھی عمر پاشا آناً فاناً اسکو فتح کرلئے اور قلب مملکت روسیہ تک گھس گئے تھے۔

سے ۸ ستمبر ۱۸۵۵ء تک عمر پاشا فتح سپہ سالار ترک قابض رہے سلطان کو انگزمان کے عجیب و غریب کھنڈرات و میدانون مین فتح حاصل ہونیکے بعد روسیونکو بالکل شکست فاش نصیب ہوئی۔ اور اسطرح پھر روس نے نمبت دب کر سلطان سے صلح کر لیا ملکہ کی اوالعزمی اور اونکی سلطنت کے خوفناک اقبالمندی کی اس جنگ سے ایک بے نظر شہادت پائی جاتی ہو۔

ملکہ نے پھر چین سے ۱۸۵۷ء مین جنگ شروع کردی اور آخر چین کو مغلوب ہونا پڑا۔ اب کی فتح کے صلہ مین ملکہ نے چین مین یورپ کے بیوپاریون کو آنے۔ جانے۔ رہنے۔ بسنے کی عام اجازت حاصل پائی ۱۸۵۲ء پورے طور بر گذرنے بھی نہین پایا تہا کہ ملکہ نے شاہ فارس سے جنگ چھیڑ دی۔ اور بوشہر۔ ہرات۔ (یہ اب امیر کابل کے قبضہ مین ہین) انگریزون کے قبضہ مین آگئے اور پھر شاہ ایران نے ملکہ سے صلح کرلی۔

اسکے بعد ملکہ کو بہت سے مختلف حادثے اور ناکامیابیان اوٹھانی پڑین لیکن اقبال کے سامنے سب دب ہی گئین۔ اور وہی ملکہ پھر شان و شوکت سے فرمانفرمائے سلطنت رہی ان حادثات کے پورے طور پر رفع دفع ہونے کی نوبت آئی تھی کہ ۱۸۵۷ء مین ہندوستان کا مشہور غدر چھڑ گیا۔ اور ملکہ پورے طور پر اسکا استیصال منظور تہا اور یہ بھی منظور تہا کہ بآسانی غدر فرو ہوکر امن و امان قائم ہوجاوے۔ بارے خدا خدا کرکے ۱۸۵۸ء

مین بریلی اور دہلی وغیرہ ممالک پورے طور پر ملکہ کے قبضۂ اقتدار مین آگئے۔ ادہر ہندوستان مین یہ حالت تھی کہ اُدہر انگلینڈ مین وزارت کی بتبدلی وتغیری عمل مین آئی۔ اور جدید قوانین جاری کردے گئے۔ جس سے ہندوستان کا پورا ملک زیرتحت ملکہ معظمہ ہوگیا۔

یہ انتظام ہوہی رہاتہا کہ ملکہ نے فرانس سے جدید عہدنامجات مرتب کروائی۔ ملکہ نے پہر ۱۸۶۰ء مین چین سے لڑائی شروع کردی۔ اِس بار بھی افواج ملکہ نے فتح وفیروزی حاصل کرتے ہوے دارالسلطنۂ چین کے فصیلون کے نیچے پہونچ گئی آخر چین نے مجبوراً صلح کرلی۔

محمد رفیع الدین رفعت وکیل

جاپان

گورنمنٹ انگریزی کے متعلق ہم اپنی کوئی راے قایم نہین کرسکتے ہین صرف اسقدر بیان کرنا کافی سمجھتے ہین کہ وہ ایک زبردست دوراندیش گورنمنٹ ہی اور اپنی رعایا مین حکمرانی کی طاقت پیدا ہونے کے لئے اونکی نیک کوشش جاری ہی۔ دیسی ریاستومنین ریاست برودڑا و میسور نے اچھی طرز حکومت اختیار کی ہی۔ تمام دیسی ریاستومنین جسکا اعزاز بڑھا ہوا ہے۔ اور جہان بہ نسبت اور ریاستون کے امن قایم ہی وہ ریاست ہمارے سرکار عالی کی ہے۔ اسکے متعلق تہوڑی گذارش کرکے ہم اس بیان کو ختم کرتے ہین۔

حال اس ریاست ابدپایدار کے روشن خیال حکمران اعلحضرت قوی شوکت رستم دوران ارسطوزمان حضرت بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی نواب میر محبوب علی خان فتح جنگ مظفرالدولہ نظام الملک آصفجاہ بہادر

ہین - حضور پر نور کی تخت نشینی سے جو کہ اس ریاست مین اصلاح و ترقی
ہوئی ہے وہ خارج از بیان ہے - جہان بڑے بڑے شہر و نمین
تعلیم کے لئے ایک بھی مدرسہ سرکاری نہین نظر آتا تھا وہان اب
دیکھتے ہین کہ ہر موضع مین بھی تعلیم کے لئے مدرسہ قایم ہے - جہان
انگریزی و مغربی تعلیم کے نام نشان تک نہین تھے وہان اب دیکھتے
ہین کہ اس تعلیم کے لئے بڑے بڑے کالج و دار العلوم قائم ہین -
جہان انصاف کا کام خود حاکم کے تفویض تھا وہان اب دیکھتے ہین
کہ حاکم و محکوم کا انصاف ایک پرای جگہہ (عدالت) ہوتا ہے جہان
پبلک کو رائے زنی کا موقع نہین ملتا وہان اب اسکے لئے لیجیلیٹو کونسل
و دیگر مجالس قایم ہین - قومی لحاظ و مذہبی تعصب کو یہان جائے نہین
ملتی ہے - ہندو - مسلمان - پارسی - عیسائی - سب ایک ہی نظر سے دیکھے
جاتے ہین - جہان پبلک کے امن و ترقی کے لئے ازبس کوششین
جاری ہین وہان کیون دن بدن ترقی و اصلاح نہو؟ یہی ذرایع
ترقی و اصلاح ہونے کے ہین - اچونکہ ہمارے اعلیحضرت حضور پر نور
بندگانعالی خلد اللہ ملکہ علم دوست روشن خیال حکمران ہین اور وہ
دل سے اپنی ریاست مہذب و شائستہ بنے کے لئے اور ملک کو روشنی
علم سے منور کرنیکے لئے متمنی اور خواہشمند ہین اور اسکے آثار ترقی پذیر

امور مندرجۂ بالا سے دکھائی دے رہے ہین لہذا اس ریاست کے متعلق ہم امید کرتے ہین اور دل سے یہی چاہتے کہ جیسی ملک جاپان کی ترقی و ناموری میکاڈو کی توجہ و کوشش سے ہوئی ویسی ہی ہماری ریاست سرکار عالی کی ترقی و ناموری اعلیحضرت حضور انور کی اس نیک کوشش و خواہش کا نتیجہ ہو۔ آخر اسپر بُشیر کے دربار مین دست بدعا ہین کہ پرمُشیر اس ریاست ابد پائدار کو قائم رکھے اور حضور انور جیسے مدبر حکمران کو تاقیام شمس و قمر سلامت باکرامت رکھے!!!۔ آمین۔

رنگ را و وکیل دفتر صدر محاسب سرکار عالی

اقتباس

لونے کا جوتا۔ چینی اپنی لڑکیون کو چھوٹی عمر سے پانو مین لوہے کے جوتے پہنا دیتے ہین جس سے پانون بڑے ہونے نہین پاتا ہم اپنی آنکھون سے رنگون مین تین چار ہزار چینیون کے وضع و چلن کو شب و روز دیکھ رہے ہین کہ اس بدرسم کی بدولت عالم شباب مین عموماً انکی عورتین چلنے پہرنے سے مجبور ہو جاتی ہین۔ بدشواری تمام کچھ چل پھر سکتی ہین سُنا گیا ہی کہ سفیرون کی بہ سفارش شاہ چین اس دستور کے اوٹھا دینے کی کوشش کی ہی اگر ایسا ہو تو بہت ہی بہتر ہے۔

نجم الاخبار

چین مین شادی کے رسومات ختم ہونے کے بعد سُسر اپنی بہو کے چہرے کو نہین دیکھتا اور اگر کبھی اتفاق سے اوس عورت پر نظر پڑ جائے تو وہ اپنے کو چھپا لیتا ہے۔ جزائر بورنیو اور فجی مین بھی یہی رسم مروّج ہے۔

معلومات کا لُب لباب۔ دنیا کا سب سے بڑا تار گھر جسمین زمین کے تمام حصون سے تار برقیان آتی جاتی ہین سینٹ مارٹن لی گرانڈ واقع

لندن ہی۔ اسکی تینون منزلونمین تار برقی کے آلات رکھے ہوئے ہین اور کام کے اوقات جو چل پہل وہان ہر روز رہتی ہے بیان سے باہر ہے۔ ہفتہ مین کم از کم ایک ملین تار آتے جاتے ہین۔ اور نہایت ہی معقول اسکا انتظام ہے۔ دفتر کے دروازہ دن رات۔ جاڑے گرمی۔ برسات کسی دن بند نہین ہوتے۔

انیس ہند

مہاراجہ قرولی۔ راجپوتانہ گزٹ سے ظاہر ہوا کہ مہاراجہ بہنوربال والی قرولی کی شادی بائیصاحبہ بنیڑہ (واقع اودیپور) کے ساتھ بڑی دہوم سے ۳۰ جون کو عمل مین آئی۔

مہاراج بنیڑہ میواڑ کے ایک بڑے سردار ہین اس تقریب مین اونہون نے اچھی طرح سامان جہیز دیا اور راجہ شاہپورہ شریک جلسہ تھے۔

دبدبۂ سکندری